يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ ط

الحمد لله الموفق اني كتبت هذه الرسالة والصحيفة العجالة لعلاج مرض المتنصرين الذي امتد مداه
وعرقتهم مداه واكلتهم نار انكار الفرقان والصول على كتاب الله القرآن - فاردنا ان ننجيهم
من مخلب الحمام - ونريهم سوء داءهم ونهديهم الى دواء السقام - فالفنا هذا
الكتاب مع انعام كثير لمن اجاب - وهو خمسة الاف من الدراهم لكل من
اتى بمثله وارى العجاب - وهو بفضل الله حسن وطيب والطف
وادق - وسميته الحصة الاولى من

نور الحق

عسى ربكم ان يرحمكم
وان عدتم عدنا وجعلنا جهنم
الكافرين حصيرا ان هذا القرآن يهدي
للتي هي اقوم ويبشر المؤمنين الذين يعملون الصالحات ان
لهم اجرا كبيرا ٥

قد طبع في المطبع المصطفائي بريس في لاهور سنة ١٣١١ هجري

قيمت في مجلد ١٢/

بار اول جلد ١٤٠٠

اعلان

عندنا كتب قد الفنا ها فمن اراد ان يشتريها فليطلب منا وهي هذه

شمار	نام کتاب	قیمت
۱	براهین الاحمدیہ حصہ چہارم	للعہ ۸/
۲	سُرمہ چشم آریہ	۶/
۳	آئینہ کمالات اسلام	۶/
۴	التبلیغ	۸/
۵	برکات الدعا	۲/
۶	شهادة القرآن	۶/
۷	حمامة البشری الی اهل مكة وصلحاء ام القری	عصہ
۸	كرامات الصادقین تفسیر سورة الفاتحہ	عصہ
۹	فتح اسلام ۳/ توضیح المرام ۴/ ازالہ اوهام	سے/
۱۰	تحفہ بغداد	۲/
۱۱	نور الحق حصہ ثانی	۶/
۱۲	اتمام الحجة علی الذی لج وزاغ عن المحجة فی رد حیات المسیح ..	۳/
۱۳	شحنۂ حق ۸/ - جنگ مقدس ۲/ - تحذیر المومنین -	۸/
۱۴	تصدیق البراهین الاحمدیہ تصنیف مولانا المولوی الحکیم نور الدین	عصہ ۸/
۱۵	فصل الخطاب لمقدمة اهل الكتاب تصنیف مولانا الموصوف	علمار/

راقم میرزا احمد من قادیان

[illegible] على كلمة الله [illegible] مرضاة الله [illegible]

مبارک وہ جو دین کی مدد کے لئے کھڑا ہو گیا اور ربانی

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد رسله وصفوة

تمام تعریفین خدا کے لئے ثابت ہین جو تمام عالمون کا پروردگار ہے اور درود اور سلام اُسکے نبیون کے سردار پر جو اُسکے دوستون میں سے

احبته وخيرته من خلقه ومن كل ما ذرء وبرء وخاتم انبيائه وفخر اوليائه

برگزیدہ اور اسکی مخلوق اور ہر ایک پیدائش مین سے پسندیدہ اور خاتم الانبیاء اور فخر اولیاء ہے - ہمارا سید ہمارا امام ہمارا نبی

سيدنا وامامنا ونبينا محمد المصطفى الذي هو شمس الله لتنوير قلوب اهل

محمد مصطفےٰ جو زمین کے باشندون کے دل روشن کرنے کے لئے خدا کا آفتاب ہے - اور سلام اور

الارضين - وآله وصحبه وكل من آمن واعتصم بحبل الله واتقى وجميع عباد الله

درود اُس کی آل اور اُسکے اصحاب اور ہر ایک پر جو مومن اور حبل اللہ سے پنجہ مارنیوالا اور متقی ہو اور ایسا ہی خدا کے

الصالحين - اما بعد فاعلموا ايها الاخوان بارك الله فيكم ولكم وعليكم ان فساد

تمام نیک بندون پر سلام بعد اسکے اے بہائیو خدا تم مین اور تمہارے لئے اور تم پر برکت نازل کرے تمہین معلوم ہو

زماننا هذا قد بلغ الى النهاية وسود الشرك والفسق والارتداد وجوه كثير

کہ ہماری اس زمانہ کا فساد انتہا تک پہنچ گیا اور شرک اور بدکاریون اور بے ایمانیون نے بہتون کے مونہہ کو سیاہ

من الناس وانتابت الفتن المبيدة والبدعات المسحتة ولم تخل تتابع الى ان ادر

کر دیا ہے اور ہلاک کرنیوالے فتنے اور بیخ کنی کرنے والی بدعتین یکے بعد از دیگرے ظاہر ہو رہی ہین ان کا

عطب الضلالة الذين كانوا سفهاء ابادي الراي وكانوا من تعاليم الله غافلين -

پے در پے آنا کم نہ ہوا یہانتک کہ ان لوگون کو موت نے گھیر لیا جو احمق اور موٹی عقل والے اور الٰہی تعلیمون سے غافل تھے -

وانتم ترون العواصف التي هبت في هذه الايام والشرور التي هاجت وماجت

اور تم دیکھہ رہے ہو کہ ان دنون مین کیسی تیز آندھیان چل رہی ہین اور کیسی ہر ایک طرف سے شرارتین برانگیختہ اور موجزن

من كل طرف وصبت كوابل على الاسلام حتى حل كلّ قلب حبّ الدنيا
ہوکر بارش کیطرح اسلام پر گر رہی ہین یہانتک کہ ہر یک دل مین دُنیا کی محبت اور دنیا کی شہوات گھر کر گئین
وشهواتها الا الذي عصمه رحم الله فانشى بفضل منه ورحمه وكان من المحفوظين
اور اُن سے کوئی نہین بچ سکا بجز اُسکے جسکو خدا کے رحم نے بچا لیا پس جس پر رحم ہوا وہ فضل اور رحم الٰہی کے ساتھ ان تمام بلاؤن سے باہر نکل آیا
وترون كيف ذهبت ريح عامة المسلمين وتفرقوا وانتشروا انتشار الجراد
اور تم دیکھ رہے ہو کہ کیسے عام لوگون کی ہوا نکل گئی اور اُنمین نا اتفاقی اور تفرقہ پیدا ہو گیا اور وہ ٹڈیون کیطرح
واستنّت نفوسهم الامارة استنان الجياد وتركوا سير المتقين المتواضعين
الگ الگ جا پڑے اور اُن کے بیراہ نفسون نے خودرو گھوڑون کیطرح توسنے شروع کئے اور پرہیزگارون اور فروتنون کی خصلتیں
هذه احوال العامة واما حال علماء هذه الديار فهو شر من ذلك ما بقي لاكثرهم شغل
اُنہون نے چھوڑ دین یہ تو عام لوگون کا حال ہے مگر اِس ملک کے اکثر عالمون کا حال اس سے بھی بدتر ہے انمین سے بہتون کا شغل
من غير ان يكذّبوا صدوقا او يكفروا مومنا وليس معهم من العلم الا كنغبة طير اصغر
بجز اسکے اور کچھ نہین کہ کسی سچے کو جھوٹا قرار دین یا کسی مومن کو کافر ٹھہرا دین انکا علم تو فقط اِس قدر ہے جیسے کہ چھوٹے
الطيور او اقل منها ولكن الكبر اكبر من كبر الشياطين يعلون انفسهم بغير
بلکہ بہت سے کم قدر پرند کی چونچ مین پانی سما سکتا ہے مگر تکبر شیطان کے تکبر سے بھی زیادہ ہے - یہ لوگ اپنے تئین بے وجہ اونچا پہنچتے
حق ومن كان تبوء ذروة في الفضل والعلم فهو ليس في اعينهم الا جاهل غبي
ہین اور جو شخص درحقیقت فضل اور علم کے بلند ٹیلے پر جا گزین ہو وہ انکی نظر مین ایک جاہل غبی ہے اور جو شخص
ومن ملاء قلبه ايمانا ومعرفة فهو ليس عندهم الا كافر دجّال فانظروا كيف
درحقیقت ایمان اور معرفت سے بھر گیا وہ انکے نزدیک ایک کافر دجال ہے - سو دیکھو کیسی حقیقتین
عميت عليهم الحقايق وكذلك يجعل الله مآل الزائغين المعتدين - وقد رأيتم
ان پر چھپ گئین اور خدا ایسا ہی اُن لوگون کا انجام کرتا ہے جو ٹیڑھی چلتے اور حد سے گذرتے ہین - اور آپ لوگون نے دیکھا
اننا كيف اوذينا من لسنهم انهم كذبونا شتمونا - لعنونا وما كان لهم علينا ذنب
کہ ہم کیسے ان لوگونکی زبانون سے ستائے گئے اُنہون نے ہمین جھٹلایا گالیان نکالین لعنتین کین اور ہمنے کوئی انکا گناہ نہین کیا تھا
وما كنا مجرمين - ثم ما اقتصروا عليه بل جاؤا يهرعون الينا مشتعلين وسموّنا
اور نہ کوئی جرم سرزد ہوا تھا - پھر اُنہون نے اِسی پر قناعت نہ کی بلکہ اشتعال طبع سے ہماری طرف دوڑے اور ہمارا نام

كافرين - وما كان لهم ان يتكلموا في مسلمين الا خائفين ولكنهم لا يبالون
كا فر كہا اور انہیں نہیں چاہئے تہا کہ بے ڈر ہوکر مسلمانوں کے حقمین ایسے کلمات منہ پر لاتے مگر وہ لوگ خدا تعالی کی ممانعت

نهي ذي الجلال بل لهم اعمال دون ذلك يقولون للمسلم لست مومنا
کی کچہہ پروا نہیں کرتے بلکہ وہ تو اور ہی کاموں میں لگے ہوئے ہیں مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ تو مومن نہیں

ويعلمون انهم تركوا القرآن بقولهم هذا واتخذوه مهجورا فبعدوا عن الحق فقست
اور جانتے ہیں کہ ایسا کہنے سے وہ قرآن کو چھوڑتے ہیں اور قرآن کو تو وہ چھوڑ ہی بیٹھے ہیں سو اسی وجہ سے وہ سچائی سے دور جا پڑے

قلوبهم يفعلون ما يشاؤن ولا يتقون افتراءً ولا زورا وكذلك افتروا علينا وحشوا
اور انکے دل سخت ہو گئے جو چاہتے ہیں کرتے ہیں نہ افترا سے کچہہ پرہیز اور نہ جہوٹہہ سے کچہہ خوف اور اسی طرح انہوں نے ہم پر افترا کیا

ناسا كثيرا من ذوي سفه على ايذائنا وكفرونا من غير علم ولا برهان مبين -
اور بہت سے نادان لوگوں کو ہمارے ستانے کیلئے اٹہایا اور ہمیں کافر ٹہرایا حالانکہ کوئی بہی وجہ کفر نہیں تہی -

وامامهم في هذه الفتاوى شيخ عاري الجلدة من الحلل الانسانية والديانة الايمانية
اور ان فتووں میں پیشوا ان کا ایک شیخ ہے جو انسانیت کے پیرایہ سے بے بہرہ اور برہنہ اور ایمانی دیانت سے عاری ہے

وتبعوه امثاله جهلا وحمقا وما كنا مجهول لا يعرف بل كانوا على اسلامنا مطلعين -
اور اسکے پیرو اسی کی مانند ہیں جو محض جہل اور حمق سے اسکے پیچہے ہو لئے اور ہم ایسے نہیں تہے جو ہمارا حال انسے پوشیدہ ہو بلکہ ہمارے اسلام پر مطلع تھے

وما صرنا بتكفيرهم كافرين عند الله ولكن سبر ايمانهم وتقواهم ومبلغ فهمهم وعلمهم
اور ان کے کہنے سے ہم خدا کے نزدیک کافر نہیں ہو گئے مگر ان کا ایمان اور ان کا تقوی اور ان کا اندازہ فہم اور علم سب آزمایا

وتبين ما كانوا يسترون وبان انهم كانوا حاسدين - يا حسرتا عليهم ما عطف
گیا اور جو کچہہ وہ چہپاتے تہے وہ سب ظاہر ہو گیا اور کہل گیا کہ وہ حاسد ہیں - ان پر افسوس کہ انہیں سے ایک بہی ہماری طرف

الينا احد منهم ليسئل ما اشكل عليه حلما ورفقا وما سمعنا صكة مستفتح من المسترشدين
متوجہ نہ ہوا تا اپنی مشکلات کی نسبت حلم اور رفق سے سوال کرتا اور ہمنے کسی کہٹکہٹانیوالے کا کہٹکا نہ سنا جو رشد حاصل کرنیکا طالب ہو

وما جاءنا احد منهم بصدق القلب وصحة النية بل بادروا الى التكفير وكفروا قبل
اور کوئی انہیں میں ہمارے پاس صدق قلب اور صحت نیت سے نہ آیا بلکہ جہٹ پٹ تکفیر کی طرف دوڑے اور قبل اسکے جو ہمارا کفر

ان يثبت كفرنا ثم ما اقتصروا عليه بل قالوا ان هؤلاء مرتدون خارجون من الدين
ثابت ہو کافر ٹہرایا اور پھر اسی پر بس نکیا بلکہ یہ کہا کہ یہ لوگ مرتد اور دین سے خارج ہیں

وفي قتلهم اجر عظيم ونهب اموالهم حلال طيب ولو بالسرقة واخذ نساءهم

اور ان کا قتل کرنا بڑے ثواب کی بات ہے اور ان کا مال لوٹنا اگرچہ چوری سے ہی کیوں نہ ہو حلال طیب ہے، اور انکی عورتوں کو

وسبي ذراريهم عمل صالح حسن ومن انسل بسحرة وسقط على احد من مسافريهم

پکڑ لینا اور انکی اولاد کو غلام بنا لینا عمل صالح میں داخل ہے اور جو شخص فجر کو پہلے وقت اٹھے اور جنگل میں نکل جائے اور انکی مسافروں میں سے

كاللصوص فهو من نخب الصالحين - هذه اقوالهم وفتاواهم وما امتنعوا الى

کسی پر چوروں کیطرح ڈاکہ مارے تو وہ بڑا ہی نیکبخت اور چنی ہوئی نکوکار ہے - یہ انکی باتیں اور یہ انکے فتوے ہیں اور اب تک ان

هذا الوقت من هذه الفتن الصماء وما فاؤا الى الارعواء وما كانوا متندمين -

نہایت پرشر فتنوں سے باز نہیں آئے اور حیا کی طرف رجوع نہیں کیا اور نہ نادم ہوئے -

ولولا خوف سيف الدولة البرطانية لمزقونا كل ممزق ولكن هذه

اور اگر انگریزی سلطنت کی تلوار کا خوف نہ ہوتا تو ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے لیکن یہ دولت

الدولة القاهرة السائسة المباركة لنا جزاها الله منا خير الجزاء تؤوي

برطانیہ غالب اور با سیاست جو ہمارے لئے مبارک ہے خدا اسکو ہماری طرف سے جزاء خیر دے کمزوروں کو اپنی مہربانی

الضعفاء تحت جناح التحنن والترحم فما كان لقوي ان يظلم الضعيف فنعيش

اور شفقت کے بازو کے نیچے پناہ دیتی ہے پس ایک کمزور پر زبردست کچھہ تعدی نہیں کر سکتا سو ہم اس سلطنت

تحت ظلها بالامن والعافية شاكرين - وان هذا فضل الله علينا واحسانه

کے سایہ کے نیچے بڑے آرام اور امن سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور شکر گذار ہیں اور یہ خدا کا فضل اور احسان ہے جو اس نے ہمیں کسی ایسے

ما فوض امرنا الى ملك ظالم يدوسنا تحت الاقدام ولا يرحم بل اعطانا

ظالم بادشاہ کے حوالہ نہیں کیا جو ہمیں پیروں کے نیچے کچل ڈالتا اور کچھہ رحم نہ کرتا بلکہ اس نے ہمیں ایک

ملكة راحمة التي تربينا بوابل الاحسان والاكرام وتنهضنا من حضيض

ایسی ملکہ عطا کی ہے جو ہم پر رحم کرتی ہے اور احسان کی بارش سے اور مہربانی کے مینہ سے ہماری پرورش فرماتی ہے اور ہمیں ذلت اور کمزوری کے

الضعف والهوان فجزاها الله خير ما جازى ملكا عادلا عن رعيته واجزل لها الاجر

پستی سے اوپر کیطرف اٹھاتی ہے سو خدا اسکو وہ جزا خیر دے جو ایک عادل بادشاہ کو اسکی رعیت پروری کیوجہ سے ملتی ہے اور اسکو بہت ہی بدلہ

وبارك فيها ولها وتفضل عليها بنعماء التوحيد والاسلام ورحمها كما هي رحمتنا

دے اور ہمیں اور اسکے لئے برکت نازل کرے اور اسپر احسان یہی کرے کہ وہ مسلمان ہو جائے اور توحید اور اسلام کی نعمت اسکو ملے اور اسپر رحم کرے جیسا کہ اس نے

وهو ربنا ارحم الراحمين +
ہمپر رحم کیا اور وہ ہمارا خدا رحم مین سب سے بڑہکر ہے -

وانتم تعلمون ايها الاخوان ان فتاوى التكفير ما كانت
اور بہائیو آپ لوگ جانتے ہین کہ تکفیر کے فتوے کسی تحقیق پر مبنی نہین تہے

مبنية على تحقيق وما كان فيها رائحة صدق بل نسجوا كلها بمنسج الكيد
اور اُن مین سچائی کی بو بہی نہین تہی بلکہ وہ سب فتوے مکر اور ظلم اور جہوٹھ کی تہ

والظلم والزور افتراء وحسدا من عند انفسهم وكانوا يعرفوننا ويعرفون ايماننا
پر بُنے گئے تہے لیکن محض افترا اور نفسانی حسد سے اور یہ لوگ خوب جانتے تہے کہ ہم مومن ہین اور

ويرون باعينهم انا نحن مسلمون نومن بالله الفرد الصمد الاحد قائلين لا اله الا
اپنی آنکہون سے دیکہتے تہے کہ ہم مسلمان ہیں خدائے واحد لاشریک پر ایمان لاتے ہین اور کلمہ لا اله الا الله کے قایل ہین

هو ونؤمن بكتاب الله القران ورسوله سيدنا محمد خاتم النبيين ونؤمن
اور خدا کی کتاب قرآن اور اُسکے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم الانبیا ہے مانتے ہین - اور فرشتون

بالملائكة ويوم البعث والجنة والنار ونصلي ونصوم ونستقبل القبلة ونحرم
اور یوم البعث اور دوزخ اور بہشت پر ایمان رکہتے ہین اور نماز پڑہتے اور روزہ رکہتے ہین اور اہل قبلہ ہین اور جو کچہہ

ما حرم الله ورسوله ونحل ما احل الله ورسوله ولا نزيد في الشريعة ولا ننقص منها
خدا اور رسول نے حرام کیا اسکو حرام سمجہتے اور جو کچہہ حلال کیا اسکو حلال قرار دیتے ہین اور نہ ہم شریعت مین کچہہ بڑہاتے اور نہ کم کرتے ہین

مثقال ذرة ونقبل كلما جاء به رسول الله صلى الله عليه وسلم وان فهمنا او لم
اور ایکذرہ کی کمی بیشی نہین کرتے اور جو کچہہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہمین پہنچا اسکو قبول کرتے ہین چاہے ہم اسکو سمجہین یا سمجہہ

نفهم سره ولم ندرك حقيقته وانا بفضل الله من المومنين الموحدين المسلمين
بہید کو سمجہہ سکین اور اسکی حقیقت تک پہنچ نہ سکین اور ہم اللہ کے فضل سے مومن موحد مسلم ہین -

وما خالفنا المكفرين الا في وفات عيسى ابن مريم عليه السلام
اور جن لوگون نے ہمین کافر ٹہرایا ان سے ہم صرف اس بات مین اُنکے مخالف ہین کہ ہم حضرت عیسے کی وفات

فاغتاظوا غيظا شديدا وملئوا منه كانهم لا يومنون باية يا عيسى اني متوفيك
کے قایل ہین وہ لوگ بہت غضبناک ہوئے اور غصہ سے بہر گئے گویا انہین اس بات پر کچہہ ایمان نہین کہ اے عیسے مین تجہے وفات دون گا

ورافعك

بوعد الوفات الذي قد صُرّح فيها وكانهم لا يعرفون اية فلما توفيتني التي فيها

اور نہ وعدہ وفات پر ایمان ہے جسکی اس آیت میں تصریح ہے اور گویا وہ لوگ اِس آیت کو بھی پہنچانتے نہیں جسمین حضرت عیسیٰ کا اقرار

اشارة الى انجاز هذا الوعد ووقوع الموت والايات بينة منكشفة فلعلّهم في شك

ہے کہ تونے مجھے وفات دی یہ وہی آیت فلما توفیتنی ہے جسمین اس وعدہ موت کے پورے ہونے کیطرف اشارہ ہے جو آیت انی متوفیک

من كتاب مبين - فنبذوا كتاب الله وراء ظهورهم بعد ما كانوا مؤمنين -

مین ہو چکا تہا آیات کہلے کہلے ہین مگر شاید یہ لوگ قرآن پر یقین نہین رکہتے اور شک مین ہین اور کتاب اللہ کو انہون نے ایمان لانیکے بعد اپنی پس پشت پہینکدیا

وتعجّبتُ ولا تعجّب من ختم الله واضلاله ان اكثر علماء هذه الديار

اور مینے تعجب کیا اور خدا کے قہر اور اُس کے گمراہ کرنے سے کچہہ تعجب بہی نہین کہ اِس ملک کے اکثر مولوی

فسدوا حتى عُطّلت حواسهم وسُلبت عقولهم وغُمرت مداركهم وكدّرت آراءهم

بگڑ گئے یہانتک کہ اُن کے حواس بیکار اور معطل ہو گئے اور اُنکی عقلین مسلوب ہو گئین اور انکی دماغی قوتین گم ہو گئین

وغشيت اعينهم فيا عجبا لفعل الله وقهره كيف اخذ كلما كان عندهم من البصيرة

اور اُنکی رائون پر تاریکی چہا گئی اور آنکہون پر پردے پڑ گئے سو دیکہو خدا کا کام اور اُسکا قہر کس طرح اُسنے انکی بصیرت اور معرفت اور دانائی لے لی

والمعرفة والدراية وتركهم في ظلماتٍ لا يبصرون لا ياخذهم رقّة على مصائب

اور ان کو اندہیرے مین چہوڑ دیا اُن کا دل اسلام کی مصیبتین دیکہہ کر کچہہ بہی نرم نہین ہوتا

الاسلام يكفروننا ويكفرون كلّمن خالفهم من المسلمين في ادنى امر ولو في بعض مسايل الاستنجاء

ہمین کافر ٹہراتے ہین اور نہ صرف ہمین بلکہ ہر ایک مسلمان اُنکے نزدیک کافر ہے جب کہ وہ ایک ادنی بات مین بہی انکا مخالف ہو

ويدّعون المسلمين بايديهم ويريدون ان يقللوا الاسلام ويرون باعينهم ان النصارى

اگرچہ کسی استنجا کے مسئلہ مین ہی اختلاف ہو مسلمانون کو دہکے دیدیکر دین سے باہر نکالتے ہین اور چاہتے ہین کہ اسلام بہت کم رہجائے اور اپنی آنکہون سے

قد غلبوا وكثر مذهبهم وامتد الى اقطار الارض وهم ينسلون من كل حدب واتخذوا

دیکہتے ہین کہ نصاری غالب آگئے اور اُن کا مذہب زمین پر بہت بڑہ گیا اور زمین کے کنارون تک پہیل گیا اور ہر ایک بلندی اُنہین کے حصہ مین آگئی

العبد العاجز الٰها ونحتوا ابنا وابا ورسوا على خزعبلاتهم امثال الجبال والربا وعلماءنا

اور ایک عاجز بندہ کو انہون نے خدا ٹہرایا اور اپنی طرف سے باپ اور بیٹا تراش لیا اور اپنی باطل باتون پر پہاڑون اور ٹیلون کی

هؤلاء عقدوا الجهلاتهم الحبا وصارت كلماتهم لزهر فريتهم كالصبا وجمعوا رواة

طرح استحکام پکڑ گئے اور یہ ہمارے مولوی لوگ اُنکے آگے اُنکی باطل باتون کے سننے کیلئے زانو بزانو مکر بیٹہ گئے اور اُنکی باتین عیسائیون کے شگوفون کیلئے ہوا کے حکم مین ہو گئین

واهية كحاطب ليل او طالب سيل ونصروا النصارى بكلماتهم و

اور بیہودہ اور سست روائتین انہون نے جمع کین جیسے کوئی رات کو ہر ایک قسم کی خشک تر لکڑی جمع کرتا ہے یا جیسے کوئی طوفان کا طالب ہوتا ہے اور انہون نے

قالوا ان المسيح منفرد ببعض صفاته وما وجد فيه من كمال وجلال وعظمة فهو

نصاریٰ کو اپنی باتون سے مدد دی جیسا کہ انہون نے کہا کہ مسیح ابن مریم اپنی بعض صفات مین بے مثل ہے اور جو کمال اور بزرگیان اُس مین پائی جاتی ہین

لا يوجد في غيره انه كان على اعلى مراتب العصمة ما مسه الشيطان عند تولده

اُس کے غیر مین نہین پائی جاتین وہ اعلیٰ ایک ہے جو اعلیٰ درجہ پر گنا ہون سے پاک ہے شیطان نے اسکی پیدائش کے وقت اُسکو

ومس غيره من الانبياء كلهم ولا شريك له في هذه الصفة حتى خاتم النبيين

چھوا نہین اور بجز اسکے سب نبیون کو چھوا اور کوئی شیطان کے مس سے بچ نہ سکا مگر ایک مسیح اور اس صفت مین نبیون مین سے اُسکا کوئی بھی شریک نہین یہانتک کہ

وقالوا انه كان خالق الطيور كخلق الله تعالى وجعل الله شريكه باذنه والطيور التي

اور خدا تعالیٰ کی طرح وہ پرندون کا بھی خالق تھا اور خدا تعالیٰ نے اپنے اذن سے اُسکو اپنا شریک بنا یا سو وہ سب پرندے

توجد في هذا العالم تنحصر في القسمين خلق الله وخلق المسيح فانظر كيف جعلوا

جو دنیا مین پائے جاتے ہین دو قسم کے ہین کچھ خدا کی پیدائش اور کچھ مسیح کی سو دیکھو کیونکر

ابن مريم من الخالقين ـ ويشيعون في الناس هذه العقائد ولا يدرون ما فيها

ابن مریم کو خالق بنا دیا ـ اور لوگون مین یہ عقاید شائع کرتے ہین اور نہین جانتے کہ ان عقیدون

من البلايا والمنايا ويؤيدون المتنصّرين ـ وهلك بها الى الآن الوف من

مین کیا کیا بلائین اور موتین ہین اور نصاریٰ کو مدد پہنچا رہے ہین ـ اور ان عقاید کی شامت سے ابتک ہزارون انسان

الناس ودخلوا في الملة النصرانية بعد ما كانوا مسلمين ـ وما كان في القرآن

ہلاک ہو چکے اور نصرانی مذہب مین داخل ہو گئے بعد اسکے جو وہ مسلمان تھے اور قرآن مین مسیح کے پرندے

ذكر خلقه على الوجه الحقيقي وما قال الله تعالى عند ذكر هذه القصة فيصير

بنانے کا ذکر حقیقی طور پر کہین بھی نہین اور خدا نے اس قصہ کے ذکر کرنے کے وقت یہ نہین فرمایا کہ فیصیر

حيا باذن الله بل قال فيكون طيرا باذن الله فانظروا لفظ فيكون ولفظ طيرا

حیا باذن اللہ بلکہ یہ فرمایا کہ فیکون طیرًا باذن اللہ سو لفظ فیکون اور لفظ طیرًا مین غور کرو کہ

لم اختارهما العليم الحكيم وترك لفظ يصير وحيا فثبت من ههنا

کیون اس علیم حکیم نے انہین دونون لفظون کو اختیار کیا اور لفظ فیصیر حیا کو چھوڑ دیا سو اس جگہ ثابت ہوا کہ

ان الله ما اراد ههنا خلقا حقیقیا کخلقه عزوجل ویؤیده ما جاء فی کتب
کہ اس جگہ خدا تعالی کی مراد حقیقی خلق نہیں ہے اور وہ خالقیت مراد نہیں ہے جو اسکی ذات سے مخصوص ہے اور اسکی تائید وہ بیانات

التفسیر من بعض الصحابة ان طیر عیسیٰ ما کان یطیر الا امام اعین الناس
کرتے ہیں جو بعض صحابہ سے تفسیروں میں بیان ہوئے ہیں اور وہ یہ کہ عیسی کا پرندہ اسی وقت تک پرواز کرتا تہا جبتک کہ وہ لوگوں کی

فاذا غاب سقط علی الارض ورجع الی اصله کعصا موسیٰ وکذلك کان احیاء عیسی
نظروں کے سامنے رہتا تہا اور جب غائب ہوتا تہا تو گر جاتا تہا اور اپنی اصل کیطرف رجوع کرتا تہا جیسے عصا موسیٰ کا اور عیسی کا مُردوں کو زندہ کرنا

فاین الحیات الحقیقی فلاجل ذلك اختار الله تعالی فی هذا المقام الفاظا تناسب
بہی ایسا ہی تہا سو اس جگہ حیات حقیقی کہاں ثابت ہوئی سو اسی لئے خدا تعالی نے اس مقام میں وہ لفظ اختیار کئے جو استعارات کے مناسب

الاستعارات لیشیر الی الاعجاز الذی بلغ الی حد المجاز وذکر مجاز البینّ اعجازا
حال تہے تاکہ اس مجاز کی طرف اشارہ کرے جو اعجاز کی حد تک پہنچا تہا اور مجاز کو اسلئے ذکر کیا کہ تا اُن کے معجزہ کو

فحمله الجاهلون المستعجلون علی الحقیقة وسلکوه مسلك خلق الله من غیر تفاوت مع
جو خارق عادت تہا بیان فرماوے پس اس مجاز کو جاہلوں نے حقیقت پر حمل کر دیا اور ایسے مرتبہ میں داخل کیا جو الٰہی پیدائش کا مرتبہ ہے حالانکہ

انه کان من نفخ المسیح وتاثیر روحه من غیر مقارنته دعاء فهلکوا واهلکوا کثیرا من
وہ صرف نفخ مسیح اور اسکی روح کی تاثیر سے تہا اور اسکے ساتھ کوئی دعا نہیں تہی سو ایسے سمجھنے والے ہلاک ہوئے اور بہتوں کو

الجاهلین - والقرآن لا یجعل شریکا فی خلق الله احدا ولو فی ذباب او بعوضة
جاہلوں میں سے ہلاک کیا - اور قرآن تو کسی کو خدا کی خالقیت میں شریک نہیں کرتا اگرچہ ایک کہی بنانے یا ایک مچھر بنانے میں شراکت ہو

بل یقول انه واحد ذاتا وصفاتا فاقرؤا القرآن کالمتدبرین - فالامر الذی ثبت
بلکہ وہ کہتا ہے کہ خدا ذاتاً وصفاتاً واحد لاشریک ہے سو تم قرآن کو ایسا پڑہو جیسا کہ تدبر کرنیوالے پڑہتے ہیں - سو جو امر عقلاً و نقلاً

عقلا ونقلا واستدلالا لا ینکره احد الا الذی ما بقی فی راسه مرة انسانیة
واستدلالاً ثابت ہوگیا اسکا کوئی انکار نہیں کرسکتا بجز ایسے شخص کے جسکو سر میں انسانی دانشمندی کا مادہ نہیں رہا

ویلحق بالاخسرین السافلین - ولا یقول احد کمثل هذه الکلمات الا الذی نسی
اور زیاں کاروں اور تحت الثری جانیوالوں کے ساتھ جاملا - اور ایسی باتیں کوئی منہہ پر نہیں لائیگا مگر وہی جو توحید کی

طریق التوحید ومال الی الجاهلیة الاولی وما بلغ نظره الی نتائجها الضروریة ومفاسدها
راہ کو بہول گیا اور پہلی جاہلیت کیطرف مائل ہوگیا اور اسکی نظر ان عقیدوں کے لازمی نتیجوں اور چہپے ہوئے فسادوں تک

(الفائدہ) کان الاحیاء بالنفخ کالاماتة بالنظر
پہونک سے زندہ کرنا ایسا تہا جیسے نظر سے مارنا - منہ

المخفية او الذي رسا على جهله عمداً وغرق في لجة التقليد غرقاً حتى فقد اثر

نہین پہنچ سکے یا وہ شخص ایسے کلمات کہیگا جو جہالت کی باتون پر اڑ بیٹھا اور تقلید کے دریا مین غرق ہوگیا یہانتک کہ انسانی

حرية الانسانية وسقط في شبكة لا تخلص منها وتابع اثر ابليس اللعين

آزادی کے نام و نشان کو کہو بیٹھا اور ایسے جال مین پہنس گیا جسمین سے نجات نہین اور ابلیس لعین کے نشان قدم کا پیرو ہوگیا

والذي آمن بالقرآن ولم يلق نفسه تحت هداياته فلن يرضى بمثل هذه العقا

اور وہ شخص جو قرآن پر ایمان لایا اور اسکی ہدایتون کے نیچے اپنے تئین ڈالدیا سو وہ ایسے عقائد پر کبھی راضی

بل لا يسوغ له قول يخالف القرآن بالبداهة ويعارض بيناته ومحكماته صريحا

نہین ہوتا بلکہ وہ ایسی باتونکو جو صریح قرآن کے مخالف اور اسکی محکم آیتون کے کہلے کہلے معارض ہین ناجائز

واي ذنب اكبر من ذلك ان احد ايومن بالقرآن ثم يرجع وينكر بعض هداياته

سمجہیگا اور اس سے بڑہکر اور کونسا گناہ ہوگا کہ ایک شخص قرآن پر ایمان لاکر پہر رجوع کرے اور اسکی بعض ہدایتون سے انکار

ويتبع المتشابهات ويترك المحكمات ويحرف القرآن ويغير معانيه من مركزها

ہوجاے اور متشابہات کی پیروی کرنے لگے اور محکمات کو چہوڑدے اور قرآن کی تحریف کرے اور اُسکے معانی کو اُن کے مرکز مستقیم

المستقيم ويؤيد باقواله قوماً مشركين - ولكن الذي تمسك بكتاب الله وآمن

سے پہیر دے اور اپنی باتون سے مشرکون کو مدد دے - مگر وہ شخص جسنے کتاب اللہ سے پنجہ مارا اور جو کچہ اُسمین

بما فيه صدقا وحقا فاي حرج عليه واي ضير ان ترك روايات أخرى التي

ہے اُن سب باتون پر ایمان لایا اور سچ اور حق سمجہہ لیا پس اسپر کونسا حرج اور کونسا مضایقہ ہے اگر وہ ایسی روایتون کو

تخالف بينات القرآن وليست ثابتة من رسول الله بثبوت قطعي يقيني الذي يساوي

چہوڑدے جو قرآن کے کہلے کہلے بیانات کی مخالف ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی قطعی اور یقینی طور سے ثابت نہین

ثبوت القرآن وتواتره او ترك مثلاً معان تخالف نصوصه واختار الموافق ولو

جو قرآن کے ثبوت اور تواتر سے برابری کرسکے یا مثلاً کوئی ایسے معانی ترک کرے جو نصوص قرآنیہ کے مخالف ہین اور وہ معنے اختیار

بالتاويل بل هذا من سير الصالحين المتقين - ومن سير الصديقة رضي الله عنها

کرے جو اسکے موافق ہین اگرچہ تاویل سے ہی سہی بلکہ یہ تو نیکبختون اور متقیون کا طریق ہے - اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

أم المؤمنين - فالواجب على المؤمن المسلم المتورع الذي يتقي الله حق التقات

اور مومنان کو طریق اور خصلت مین سے ہے پس ایسے شخص پر جو مومن مسلمان پرہیزگار ہے اور خدا سے جیسا کہ حق ڈرنیکا ہے ڈرتا ہے واجب ہے

ان یعتصم بحبل الله القرآن ولا یبالی غیره الذي یخالفه واذا رای وانکشف

جو حبل اللہ سے جو قرآن ہے پنجہ مارے اور اسکے غیر کی کچھہ پروا نہ کرے جو اسکا مخالف ہے اور جب دیکھے اور جب اسپر کھلے کہ

علیه ان بعض العلماء من السلف او الخلف غلطوا في فهم امر فلیس من دیانته

بعض علماء سلف مین سے یا خلف مین سے کسی بات کے سمجھنے مین غلطی مین پڑگئے ہین تو اسکی دیانت

ان یتبع اغلاطهم ویقبلها بغض البصر ولا یفارقها بتفهیم مفهم ویرسو علیها

سے بعید ہوگا کہ انکی غلطیونکی پیروی کرے اور آنکھہ بند کرکے انکو قبول کرلیوے اور کسی سمجھانیوالیکے سمجھانے سے باز نہ آوے

ابدًا او لا یلتفت الی الحق الذي حصحص والرشد الذي تبین فان امرًا اذا ثبت

او ہمیشہ انہین غلطیون پر اڑا رہے اور اس سچائی کیطرف جو کھل گئی اور اس ہدایت کیطرف جو ظاہر ہوگئی التفات نکرے کیونکہ جب ایک امر ثابت

فلا بد من قبوله ولا مفر منه مثلا جاء في حدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم

ہوگیا تو اس کے قبول کرنیسے چارہ نہین اور اس سے کوئی گریزگاہ نہین مثلًا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

لا عدوی ای لا یتجاوز علة من مریض الی غیره ولا یعدی شيء شیئا ولکن التجارب

لا عدوی یعنے ایک مرض دوسرے کو نہین لگتی یعنی تجاوز نہین کرتی ایک چیز دوسری تک لاکن طبی تجارب سے

الطبیة قد اثبتت خلاف ذلك ونحن نری باعیننا ان بعض الامراض مثلا

اس کے مخالف ثابت ہوگیا اور ہم اپنی آنکھون سے دیکھتے ہین کہ بعض مرضین مثلا

داء الجمرة التي یقال لها في الفارسیة آتشك یعدی من امراة مبتلاة بهذا المرض

آتشک کی بیماری ایک سے دوسرے کو لگجاتی ہے اور ایک آتشک زدہ عورت سے

رجلا ینکحها او بالعکس وکذلك نری في عمل الابرة الذي مبني علی تخمیر مادة مجدر فانه

مرد کو آتشک ہوجاتی ہے اور ایسا ہی مرد سے عورت کو اور یہی صورت ٹیکا لگانے مین بھی مشاہدہ ہوتی ہے کیونکہ جسپر چیچک والے کے خمیر

یبدی آثار الجدري في المعمول فیه فهذا هو العدوی فکیف ننکره فان انکاره

سے ٹیکا کا عمل کیا جاوے تو اگر بدن پر بھی آثار چیچک ظاہر ہو جاتے ہین پس یہی تو عدوی ہے سو ہم کیونکر اسکا انکار کرسکتے ہین کیونکہ

انکار علوم حسیة بدیهیة التي ثبتت عند مجربي صناعة الطب وما بقي فیها شك

اسکا انکار علوم حسیہ بدیہیہ کا انکار ہے جو تجارب طبیہ سے ثابت ہوچکے ہین اور ان مین ان بچون کو

للاطفال اللاعبین في السکك فضلا عن رجال عاقلین فلا بد لنا من ان نؤول

بھی شک نہین رہا جو کوچون مین کھیلتے پھرتے ہین چہ جائیکہ عقلمند مردونکو کچھ شک ہو پس ہمارے لئے ضروری ہے

هذا الحديث ونصرفه الى معاني لاتخالف الحقيقة الثابتة وان لانفعل كذلك فكانا

کہ ہم اس حدیث کی تاویل کریں اور ان معانی کی طرف پھیریں جو ثابت شدہ حقیقت کے مخالف نہیں اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو گویا ہم ہر ایک

دعونا کل مخالف ليضحك علينا وعلى مذهبنا فاذن ايدنا الساخرين - فنقول في تاويل

مخالف کو بلائیں گے تا وہ ہمپر اور ہماری مذہب پر ٹھٹھا کرے اور اس صورت میں ہم ٹھٹھا کرنیوالوں کے مددگار ٹھہرینگے - پس ہم اس حدیث کی تاویل

هذا الحديث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اراد من قوله لا عدوى نفيا لسراية

یوں کریں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول لا عدوی میں ہرگز یہ ارادہ نہیں کیا کہ

من كل الوجه وكيف وقد حذر من المجذوم في حديث اخر فما كان مراده من هذا

من کل الوجوہ ایک کی مرض دوسری میں سرایت نہیں کرتی اور کیونکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کہہ سکتے

القول من غير ان التاثيرات كلها بيد الله تعالى ولا موثر في هذا العالم الدائر بالكون و

تھے جبکہ آپنے ایک دوسری حدیث میں مجذوموں سے پرہیز کرنیکے لئے ممانعت فرمائی ہے اور اُن کے چھونیسے ڈرایا پس آنحضرت صلعم کی اس حدیث

الفساد الا بحكمه وارادته ومشيته واذا اولنا كذلك فتخلصنا من شبهات المعترضين

سے بجز اسکے کوئی مراد نہیں تھی کہ تمام تاثیریں عدوی وغیرہ کی خدا تعالی کے ہاتھہ میں ہیں اور بجز اسکے حکم اور ارادہ اور مشیت کے اس عالم کون اور فساد میں

والذي نفسي بيده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اراد قط في هذا المقام وامثاله

کوئی موثر نہیں اور جبکہ ہمنے یہ تاویل کی تو ہمنے اعتراض کرنیوالوں کے اعتراضوں سے رہائی پائی اور مجھے اس ذات کی قسم ہے کہ جسکے ہاتھہ میں میری جان ہے کہ رسول اللہ صلعم

من نزول عيسى وغيره الا معاني تاويلية فلا نعجل ولا نعن فتن المفسدين - هذا

نے اس مقام اور اسکے مشابہ دوسری مقاموں میں جیسے نزول حضرت عیسیٰ وغیرہ میں بجز تاویلی معنوں کے اور کبھی مراد نہیں لئے پس تم مفسدوں کے فتنوں کے مددگار مت بنو

هو القول الحق فاقبلوا كلمة الحق ولو خرج من فم طفل فان السعادة كلها في

یہی سچی بات ہے سو سچ کو قبول کرو اور اگرچہ ایک بچہ کے منہہ سے نکلا ہو کیونکہ تمام سعادت حق کے قبول کرنے میں ہے

قبول الحق فطوبى للذين يقبلون الحق خاضعين - والذين عادونا فلا يقبلون

سو مبارک وہ لوگ جو حق کے قبول کرنیکے لئے جھک جاتے ہیں اور وہ لوگ جو ہمسے عداوت رکھتے ہیں وہ حق کو

الحق مع انه ليس فيه دقة واغماض بل هم يعلمون في قلوبهم انه الحق المبين

قبول نہیں کرتے باوجودیکہ کچھہ اسمیں دقت نہیں بلکہ اپنے دلوں میں خود جانتے ہیں کہ وہ صریح اور صاف حق ہے —

واذا قيل لهم آمنوا بالحق الذي تبين وبالمعاني التي صحت صحتها قالوا انؤمن

اور جب انکو کہا جائے کہ حق تو کھل گیا اب تم اسکو قبول کرو اور ان معانی پر ایمان لاؤ جنکا صحیح ہونا ثابت ہو گیا تو کہتے ہیں کیا ہم ایسی باتوں کو

+ (القائم) لو كان المراد من نزول عيسى نزوله بذاته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه سيرجع وما قال انه سينزل فان لفظ الرجوع ...

اگر نزول عیسیٰ سے مراد حقیقت عیسیٰ کا ہی آنا ہوتا تو آپ یہ فرماتے کہ واپس آئیگا نہ یہ کہ اُترے گا کیونکہ جانیکے بعد جو شخص آوے اسکو واپس آنا کہتے ہیں نہ اُترنا — منہ

[illegible] منہ

بامورنخالف اقوال اسلافنا وان کان اسلافنا فہم من الخاطئین المخطئین۔ ونری
جو ہمارے متقدمین کے اقوال کے مخالف ہین اور اگرچہ اُن کے متقدمین نے اپنی راؤ نہین خطاہی کی ہو اور ہم دیکھتے ہین
انہم قد خنقوا وان ثلوج البخل قد تساقطت علی ارض قلوبہم بشدتہا ومدکانہا
کہ یہ لوگ دبائے گئے ہین اور بخل کی برفین کثرت کے ساتھ اور شدت کے ساتھ انکے دلونپر گرین اور اُن کے سبزہ کو
فخنفت شطاءھا وردفہا حصا التعصب فسحقت الاستعدادات تحتہا کالحدید
دبا لیا اور پیچھے سے تعصب کے سنگریزے اُنپر پڑے سو اُنکی استعدادین انکے نیچے ایسی پیسی گئین جیسے
تحت مطرقة القین او القطن تحت مطرقة الطارقین۔ والعجب منہم من عقلہم
لوہا لوہار کے ہتھوڑے کے نیچے پس جاتا ہے یا روئی دھنیے کے دھنکی کے نیچے دھنی جاتی ہے اور اُنپر اور اُنکی عقل پر تعجب آتا ہے کہ وہ
انہم یرون باعینہم ان کلماتہم الباطلة المضلة قد اضرت الاسلام اضرارًا
اپنی آنکھون سے دیکھتے ہین کہ اُنکے کلمات باطلہ اسلام کو سخت نقصان پہنچا رہے ہین
عظیمًا والناس باستماعہا یخرجون من دین اللہ افواجا ویلحقون بالنصاری بما
اور لوگ اُنکی باتون کو سنکر دین اسلام سے نکلتے جاتے ہین اور نصاری مین داخل ہوتے جاتے ہین کیونکہ
سمعوا من صفات المسیح وعصمتہ الخاصة وخلودہ الی ہذا الوقت وقدرتہ الکاملة
وہ مسیح کی عصمت خاصہ اور اس کا ابتک زندہ رہنا اور اُسکی قدرت کاملہ خالقیت مین
فی الخلق والاحیاء علی قدر ما وجد مثلہ فی احد من النبیین۔ ویشاہدون
اور زندہ کرنے مین اس مبالغہ سے سنتے ہین جسکی نظیر اور نبیون مین نہین پائی جاتی۔ اور یہ مولوی لوگ
ہذہ العلماء) ہذہ المفاسد کلہا ثم لا یتنبہون ولا یرتجف فوادہم ولا تذوب اکبادہم
ان تمام فسادون کو دیکھ رہے ہین پھر خبردار نہین ہوتے اور ان کے دل نہین کانپتے اور انکے جگر نہین پگھلتے
ولا یاخذہم رحم ورفق علی امة النبی ونبکی علیہم ونصرخ صرخة متموجة فلا یسمع
اور انکو امت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ بھی رحم نہین آتا ہم اُنپر گریہ کرتے اور پھوٹ پھوٹ کر روتے ہین سو کوئی ہمارے گریہ کو
احد بکاءنا ولا صراخنا بل یکفروننا مغتاظین۔
نہین سنتا اور نہ ہماری فریاد کو بلکہ وہ غصہ مین آکر کافر کہتے ہین۔
وانما مثلنا فی ہذہ الایام ایام غربة الاسلام کمثل خابط فی واد فی اللیلة
اور ہماری مثل ان دنون مین جو غربت اسلام کے دن ہین اُس مسافر کیطرح ہے جو جنگل مین اور اندھیری رات

المظلمة او صارخ فی اللظی المضرمة فلا نجد مغيثا من قومنا الا الواحد
مین بھکتا پھرتا ہے یا اسکی مثل جو بھڑکتی ہوئی آگ مین فریاد کر رہا ہے سو ہم کوئی فریاد رس اپنی قوم مین نہین پاتے مگر
الذي هو رب العالمين - وانا يئسنا منهم غاية الياس كانا وضعناهم
وہی ایک جو رب العالمین ہے اور ہم ان لوگون سے نہایت درجہ نا امید ہو گئے گویا ہمنے ان کو انکی
فی قبورهم قلنا مرارا فما سمعوا وايقظنا انذارا فما استيقظوا وخضعنا
قبرونمین دفن کر دیا ہمنے بہت کہا مگر اُنہون نے نہین سُنا ہمنے خوف دلانے کے لئے جگایا پر وہ نہ اُٹھے ہم کئی
اطوارا فما خضعوا فقلنا اخسئوا خسئا ان الله غني عنكم ولا يعباء بكم وسياتي
مرتبہ جھکے پر وہ نہ جھکے آخر ہمنے کہا دور ہو جاؤ دفع ہو جاؤ خدا کو تمہاری کچھ بھی پرواہ نہین اور وہ ایسی قوم کو لائیگا
بقوم ينصرون دينه ويحبون الصادقين -
جو اسکے دین کے مددگار ہونگے اور صادقون سے پیار کرینگے -
فحاصل الكلام اني اذا رئيت هذه الامراض والسموم سارية
اب حاصل کلام یہ ہے کہ جب مینے یہ بیماریان اور یہ زہرین اس ملک کے اکثر مولویون
في عروق اكثر علماء الهند ورئيتهم في غنية من كتاب الله ورسوله بل رئيتهم ضاربين
مین دیکھین جو انکی رگون مین پُہنچ چکی تہین اور دیکھا انکو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول سے لاپروا پایا بلکہ مینے دیکھا کہ وہ تو
بعود ومزمار آخر وكل احد منهم زمار بما عنده من الخيالات الباطلة
اور ہی بانسلی بجا رہے ہین اور ہر ایک بانسلی بجانیوالا اپنے خیالات باطلہ کے طرز پر بجانے مین مشغول ہے
وارتضى بمعازفه النفسانية متمسكا بها ولا يتوبون ولا يتندمون بل اراهم
اور ہر ایک شخص اپنے نفسانی آلات سرود لئے بیٹھا ہے اور ان سے خوش ہے نہ توبہ کرتے اور پچھتاتے ہین بلکہ مین دیکھتا ہون
يصرون ويفخرون على جهلاتهم ويصفقون بالايادي فرحين - ويكفرون
کہ وہ اپنے خیالات باطلہ پر اصرار کرتے اور ناز کرتے ہین اور خوشی سے تالیان بجاتے ہین اور بڑی دلیری سے مومنون کو
المومنين مجترئين كانهم في مامن من مواخذة الله ومحاسباته وكان الله لا يسئل
کافر ٹھہراتے ہین گویا اُن کو خدا تعالی کے مواخذہ سے بکلی امن ہو اور اسکے محاسبے سے بیغم ہین گویا خدا ان سے
عنهم ولا يقول لم تقفوتم ما لم يكن لكم به علم ولا ينبئهم بما في صدورهم في يوم كلا
سوال نہین کریگا اور نہیں کہیگا کہ تم کیون ایسی بات کے پیچھے پڑے جسکا تمہین قطعی اور یقینی علم نہین تہا اور ان کے دلی ارادے انپر ظاہر نہین کریگا ہرگز نہین

بل انهم من المسئولين -

بلکہ اُن سے باز پرس ہوگی -

ورئيت ان الفتن ليست محدودة الى انفسهم بل العامة قد

اور مینے دیکھا کہ فتنے اُنہین کے ذات تک محدود نہین رہے بلکہ عوام الناس انکی سیٹی پہ جمع ہوگئے

اجتمعوا على صفيرهم واغتروا بتقاريرهم اليابسة الملمعة فاشتعل غيظ العامة

ہین اور اُن کی خشک اور ملمع باتون پر فریفتہ ہوگئے سو عام لوگون کا غصہ ہمپر بھڑکا اور اُنکا

علينا وتبوّغ دمهم بتهييج المفترين - وحسبوهم عالمين متدينين صادقين -

خون بباعث افترا پردازون کی انگیخت کے جوش مین آیا - اور انکو سمجھ لیا کہ یہ لوگ صاحب علم اور دیانت دار اور سچے ہین

فلما زلزلت ارض الهند كلها واحسست من العلماء البخل والحسد وضممت في

پس جب ہند کی زمین مین ایسا زلزلہ آیا کہ ساری زمین ہلگئی اور علمار مین مینے بخل اور حسد پایا تو مینے اپنے دل مین ٹھان

نفسي ان اعرض عنهم فاراً الى مكة وان اتوجه الى صلحاء العرب ونجباء ام القرى الذين

لیا کہ ان لوگون سے اعراض کرون اور مکہ کیطرف بھاگون اور صلحاء عرب اور مکہ کے برگزیدون کیطرف توجہ کرون کیونکہ وہ

خلقوا من طينة الحرية ونفوقوا در الاهلية فالقى الله في قلبي عند مسّ هذه

آزادی کی مٹی سے پیدا کئے گئے اور اہلبیت کے دودھ سے پرورش پائے ہین سو خدا تعالی نے اس حاجت کے پیدا ہونیکے وقت

الحاجة ان اولف كتبا في لسان عربي مبين - فالفت بفضل الله ورحمته وتوفيقه

میرے دلمین یہ القا کیا کہ مین کھلی کھلی عربی مین چند کتابین تالیف کرون - سو مینے خدا کے فضل اور اسکی رحمت اور اسکی توفیق

كتابا اسمه التبليغ ثم كتابا اخر اسمه التحفة ثم كتابا آخر اسمه كرامات الصادقين

سے ایک کتاب تالیف کی جسکا نام تبلیغ ہے پھر دوسری تالیف کی جسکا نام تحفہ ہے پھر تیسری تالیف کی جسکا نام کرامات الصادقین ہے

ثم الفت بعدها حمامة البشرى فيه بشرى الذين يطلبون الحق وتفصيل كل

پھر چوتھی تالیف کی جسکا نام حمامة البشری ہے اور حمامة البشری مین ان لوگون کے لئے بشارتین ہین جو حق کے طالب ہین

ما قلنا من قبل والتي تنهال من تلك الرسائل متفرقا ليعطي هذا الكتاب مجتمعا

اور نیز ہر ایک اس امر کی تفصیل ہے جسکو ہم پہلی کتابون مین بیان کر چکے ہین اور جو کچھ پہلی کتابون سے متفرق طور پر فوائد علمیہ کی بارش

للجائعين - ونسبته اليها كنسبة شجرة الى بذرها وجاء بحمد الله حسنا مبسوطا

چوتھا یہ کتاب حمامة البشری ہے گویا ان بھوکون کیلئے ایک ہی جگہ پر پیش کر دی ہے اور اسکی نسبت دوسری کتابون کی طرف ایسی ہے جیسی درخت کی اپنے بیج کیطرف اور خدا کی حمد اور شکر ہے کہ یہ کتاب خوب اور مبسوط ہے

مباركًا وامّا ثمن هذه الكتب فهي هدية لبلاد الحجاز وبلاد الشام والعراق و

اور قیمت کے بارہ مین حال یہ ہی کہ یہ کتابین ملک حجاز اور بلاد شام اور عراق اور

للمصريين والافريقيين كلهم ولكل من كان عالمًا منصفًا مع صفر اليد واما غيرهم

مصریون اور افریقیون کیلئے تو مفت بطور ہدیہ ہین اور ایسا ہی اُسکے لئے بہی جو عالم اور منصف مزاج اور تہیدست ہو اور دوسرے اُن

فعليهم ان ارادوا اشتراءها ان يرسلوا روبية في ثمن الحمامة وكذلك في ثمن الكرامات

کو قیمت سے ملینگی سو اگر وہ خریدنا چاہین تو لازم ہے کہ حمامۃ البشری کی ایک روپیہ قیمت بہیجین اور ایسا ہی ایکروپیہ کرامات الصادقین

ونصفها في ثمن التبليغ وآنتين للتحفة ان كانوا مشترين - وانا نقصنا آنة من ثمن

کے لئے اور آٹھ آنہ تبلیغ کی قیمت اور دو آنہ تحفہ کی اگر خریداری کا ارادہ ہو اور ہمنے ایک آنہ تحفہ کی قیمت سے

التحفة رعايتًا للشائقين -

باستحاظر شائقان کم کر دیا ہے -

وما الفت هذه الكتب الا لاكباد ارض العرب وكان اعظم مرادي

اور مینے ان کتابون کو صرف زمین عرب کے جگر گوشون کے لئے تالیف کیا ہے اور میری بڑی مراد یہی تہی

ان تشيع كتبي في تلك الاماكن المقدسة والبلاد المباركة فرئيت ان شيوع

کہ ان مقدس جگہون اور مبارک شہرون مین میری کتابین شائع ہو جائین پس مینے دیکہا کہ کتابون کا

الكتب في تلك البلاد فرع لوجود رجل صالح يشيعها وايقنت ان شهرة كتبي وانتشارها

ان ملکون مین شائع ہونا ایک ایسے نیک انسان کے وجود کی فرع ہے جو شائع کرنیوالا ہو اور مینے یقین کیا کہ میری کتابونکا

في صلحاء العرب امر مستحيل من غير ان يجعل الله من لدنه ناصرًا منهم ومن اخوانهم فكنت

صلحاء عرب مین شائع ہونا ایک امر محال ہی بجز اس صورت کے کہ خدا تعالی اپنی طرف سے میرے لئے اُنہین سے اور اُن کے بہائیون

ارفع اكف الضراعة والابتهال لتحصيل هذه المنية وتحقيق هذه البغية حتى اجيبت

مین سے کوئی مدد دینے والا مقرر کرے سو مین تضرع کے ہاتھ اٹہاتا اور دعائین عاجزی سے کرتا تہا کہ یہ آرزو اور مراد میری لئے حاصل

دعوتي واعطيت لي بغيتي وقاد اليّ فضل الله رجلًا ذا علم وفهم ومناسبة ومن علماء

اور متحقق ہو یہان تک کہ میری دعا قبول کیگئی اور میری مراد مجہے دیگئی اور میری طرف خدا کا فضل ایک ایسے آدمی کو کہینچ لایا جو صاحب

العرب ومن الصالحين - ووجدته طيب الاعراق كريم الاخلاق مطهرة الفطرة لوذعيا

علم اور فہم اور مناسبت تہا اور علماء عرب اور نیکبختون مین سے تہا اور مینے اسکو پاک اصل اور پسندیدہ خلق والا اور پاک فطرت والا اور دانا اور پرہیزگار پایا

المعبا من المتقين - فابتهجت بلقائه الذي كان مرادي ومدعائي وحسبته باكورة
سو مینے اُسکی ملاقات سو جو میری عین مراد تھی خوش ہوا اور اپنی دعا کا پہلا پھل مینے اُس کو

دعائي وتفاءلت به بخير يأتي وفضل يجي وازدهاني الفرح وصرت يومئذ من المستبشرين
خیال کیا اور آنیوالی خیر اور بچانے والے فضل کیلئے مینے اسکو ایک نیکفال سمجھا اور کثرت خوشی نے مجھکو ہلا دیا اور سیدنا

فهنيت نفسي هنالك وشكرت الله وقلت الحمد لك يارب العالمين -
مین اُن لوگون مین سے ہوگیا جو خوش ہوتے ہین سو مینے اپنے نفس کو اُسوقت مبارکباد دی اور خدا کا شکر کیا اور کہا کہ ای تمام جہانون کے خدا تیرا

وتفصيل ذالك ان شابا صالحا وسيما جاءني من بلاد الشام اعني من
اور اس مجمل بیان کی تفصیل یہ ہے کہ بلاد شام سے ایک جوان صالح خوشرو میرے پاس آیا یعنی

طرابلس وقاده الحكيم العليم اليّ ولبث عندي الى سبعة اشهر اعني الى هذا الوقت
طرابلس سے اور حکیم وعلیم اُسکو میری طرف کھینچ لایا اور قریب سات مہینہ کے یعنی اسوقت تک میرے

فتوسمت فيه الخير والرشد ووجدت في ميسمه انوار الصلاح ورئيت فيه سمت
پاس رہا اور مینے فراست سے اُسکے وجود کو بالخیر دیکھا اور اُسمین رُشد پایا اور اسکے چہرہ مین صلاحیت کے انوار پائے اور صلحا کے

الصالحين - ثم امعنت في حاله وقاله وتفحصت من ظاهره وباطن احواله بنور اعطي
نشان پائے - پھر مینے اُسکے حال اور قال مین غور کی اور اُس کے ظاہر اور باطن مین تفحص کیا اور اُس نور اور

لي والهام قُذف في قلبي فآنست حسن نقاته ورزانة حصاته ووجدته رجلا صالحا
الہام کے ساتھ دیکھا جو مجھکو عطا کیا گیا ہے سو مینے مشاہدہ کیا کہ وہ حقیقت مین نیک ہے اور متانت عقل اسکو حاصل ہے اور آدمی نیکوقت

تقيا راكلا على جذبات النفس وطاردها ومن المرتاضين - ثم اعطاه الله حظا من
ہے جس نے جذبات نفس پر لات ماری اور اُن کو الگ کر دیا ہے اور ریاضت کش انسان ہے - پھر خدا نے اُسکو کچھ حصہ میری

معرفتي فدخل في المبائعين - وقد انفتح عليه باب عجيب من معارفنا والف كتابا
شناخت کا عطا کیا سو وہ بیعت کرنے والون مین داخل ہوگیا اور خدا تعالی نے ہماری معرفت کی باتون مین سے ایک عجیب دروازہ اُسپر

وسماه ايقاظ الناس وهو دليل واضح على سعت علمه وحجت منيرة على اصابة رايه
کھولدیا اور اُسنے ایک کتاب تالیف کی جسکا نام ایقاظ الناس کہا اور وہ کتاب اُسکے وسعت معلومات پر دلیل واضح ہے اور اسکی رائے صائب پر ایک

ويكفي لكل مضمار في مضمار ولما افضى في تاليف ذلك الكتاب جمع عنده كثيرا من كتب الحديث
روشن حجت ہے اور وہ کتاب ہر ایک مباحث کیلئے ہر ایک میدان مین کفایت کرتی ہے اور جب اُسنے اس کتاب کا تالیف کرنا شروع کیا تو بہت سی کتب حدیث مین سے

والتفسير وفكر فكرا عميقا في كل امر فهو درّ افكاره و نور انظاره ولبس علامة

التفسیر کی جمع کین اور ہر ایک امر مین پوری پوری غور کی سو یہہ کتاب اسکے فکرون کا ایک دودہ اور اسکی نظرون کا ایک نور ہی

العارف من دون المعارف واني اذا قرءت كتابه وتصفحت ابوابه ورفعت جلبابه

اور عارف کی علامت اسکی معرفت کی باتین ہی ہوتی ہین اور جب مینے اسکی کتاب کو پڑہا اور صفحہ صفحہ کرکے اسکے باب دیکھے اور اسکی چادر

فاستملحت بيانه ومدحت شانه وما وجدت فيه شيئا شانه وادعوا ان يشيع

اٹھائی تو مینے اسکے بیان کو ملیح پایا اور اسکی شان کی مینے تعریف کی اور مینے اسمین کوئی ایسی بات نہ پائی کہ جو اسکو بٹہ لگادے

الله كتابه مع كتبي ويضع فيه قبوليتا ويدخل فيه روحا منه ويجعل افئدة من

اور مین دعا کرتا ہون کہ خدا اسکی کتاب کو میری کتابون کے ساتہہ شایع کرے اور اسمین قبولیت کہدیوے اور اسمین اپنی طرف سے

الناس تهوي اليه وجزاه في الدارين وبارك في مقاصده ويدخله في المقبولين

ایک روح داخل کرے اور بعض دل پیدا کرے جو اسکی طرف جہکجاوین اور اسکے مولف کو دونون جہان مین بدلہ دے اور اسکے مقاصد مین برکت ڈالے

ولما فرغ من تاليف كتابه حمله اخلاصه على ان يكون مبلغ معارفنا الى علماء وطنه

اور اسکو مقبولون مین داخل کرے اور جب وہ اپنی تالیف سے فارغ ہوا تو اسکے اخلاص نے اسکو اس بات پر آمادہ کیا کہ ہماری معرفت کی باتون کو

ويخبرهم عن اخبارنا ويكون مناديا ويطلق نداء في كل ناحية ويشيع الكتب

اپنے وطن کے علماء تک پہنچادے اور ہماری خبرین انہین پہنچاوے اور منادی بنکر ہر ایک طرف آواز پہنچادے اور کتابون کو شایع کرے

ليتضح الامر على اهل تلك البلاد وهذا هو المراد الذي كنا ندعوله في الليل

تا ان لوگون پر حقیقت کہل جاوے اور یہ وہی مراد ہے جس کے لئے ہم دن رات دعائین کرتے تہے۔

والنهار واري انه رجل صادق القول والوعد يتقي الفضول في الكلام ولا يترع اللسان

اور مین دیکہتا ہون کہ یہ شخص اپنے قول اور وعدہ مین مرد صادق ہے بیہودہ کلام سے پرہیز کرتا ہے اور زبان کو ہر ایک

في كل مرتع باطلاق الزمام ولقد ادخل الله حبنا في قلبه فيحبنا ونحبه وكلما وعد هذا الرجل فنحكم

چراگاہ مین مطلق العنان نہین چہوڑتا اور خدا تعالی نے ہماری محبت اسکی دل مین ڈالدی سو ہم سے وہ محبت رکہتا ہے اور ہم اس سے اور جو کچہہ

فانتيقن انه هو اهله وسينجز كما وعد وارجو ان يجعله الله سببا لربيع بذرنا وسوغ

اسنے کہا اور وعدہ کیا مین یقین کہتا ہون کہ وہ اسکا اہل ہے اور جیسا کہ کہا ویسا ہی کریگا اور مین امید رکہتا ہون کہ خدا اسکو ہماری بیج کی نشو ونما اور

حلبنا وهو احسن المستيقين ورايت انه رجل مرتاض صابر لا يشكو ولا يفزع و ثبت

تر و تازگی کا باعث کرے اور ہمارا دودہ اسکی ذریعہ سے خوشگوار ہو جاوے اور خدا سب سبقون سے نیک تر ہے اور مینے دیکہا کہ یہ شخص ریاضت کش اور صابر ہے شکوہ اور جزع فزع

مرارًا انه يقنع على ادنى الماكولات والملبوسات ولو لم يكن لحاف فلا يطلبه بل يدفع البرد
اسکی سیرت نہین اور مینے بارہا دیکھا کہ یہ شخص ادنی چیزون کے کہانے پر کفایت کرتا ہے اور ایسا ہی ادنی لبوسات پر اگر لحاف ہو تو اسکو مانگتا نہین
من التضحي واصطلاء الجمر ولا يسئل تعففا ووجدت فيه اثار الخشوع والحلم والانابة
بلکہ دہوپ مین بیٹھنے اور آگ سیکنے سے گذارہ کر لیتا ہے اور تکلیف اٹھا کر اپنے تئین سوال سے باز رکھتا ہے مینے انمین فروتنی اور حلم اور انابت اور نرمی
ورقة القلب والله اعلم وهو حسيبه وما قلت الا ما رئيت فلا تعجبوا من رحمة الله ان تكشف
دل کو پایا اور خدا بہتر جانتا ہے اور وہ اسکا حسیب ہے مینے جو دیکھا سو کہا پس خدا کی رحمت سے کچھہ تعجب مت کرو کہ وہ اس شخص کی سعی
ما دهمنا من حرج بسعي هذا الرجل والله يفعل ما يشاء لا مانع لما اراد ولا راد لما جاد
سے ان حرجون کو اٹھا دے جو ہمین پہنچ گئے اور خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے جس بات کو وہ چاہے کوئی اسکو روک نہین سکتا اور جو کچھہ
وهو حافظ دينه وناصر كل من ينصر الدين -
وہ دیوے کوئی اسکو رد نہین کر سکتا وہ اپنے دین کا حافظ ہے اور تمام ان لوگونکی مدد کرتا ہے جو اسکے دین کی مدد کرین -
واعلموا ايها الاخوان ان امر اشاعة الكتب في ديار العرب وتبليغ معارف
اور بہائیو یہ بہی تمہین معلوم رہے کہ دیار عرب مین کتابونکے شایع کرنیکا معاملہ اور ہماری کتابون کے عمدہ مطالب عرب کے
كتبنا اليهم ليس بشيء هين بل امر ذو بال لا يتمه الا من هو اهله فان هذه المسائل الغامضة
لوگون تک پہنچانا کچھہ تھوڑی سی بات نہین بلکہ ایک عظیم الشان امر ہے اور اسکو وہی پورا کر سکتا ہے جو اسکا اہل ہو کیونکہ یہ باریک مسائل
التي كفرنا وكذبنا لها لا شك انها تصعب على علماء العرب كما صعبت على علماء هذه
جنکے لئے ہم کافر ٹہرائے گئے اور جہٹلائے گئے کچھہ شک نہین کہ وہ عرب کے علما پر بہی ایسی ہی سخت گذرینگے جیسا کہ اس ملک کے مولویون پر
الديار لا سيما على اهل البوادي الذين لا يعلمون دقائق الحقيقة ولا يتدبرون حق
گذر رہی ہین بالخصوص عرب کے اہل بادیہ کو تو بہت ہی ناگوار ہونگے کیونکہ وہ باریک مسایل سے بیخبر ہین اور وہ جیسا کہ حق سوچنے کا
التدبر انظارهم سطحية وقلوبهم مستعجلة الا قليل منهم الذين انار الله فطرتهم وهم من النادرين
ہے سوچتے نہین اور انکی نظرین سطحی اور دل جلد باز ہین مگر انمین قلیل المقدار ایسے بہی ہین جنکی فطرتین روشن ہین اور ایسے لوگ کم پائے جاتے ہین
فلاجل تلك المشكلات التي سمعتم اقتضت المصلحة الدينية ان نتخير
سو ان مشکلات کیوجہ سے جو تم سن چکے مصلحت دینی نے تقاضا کیا جو اس کام کے لئے ہم عالم
لهذا الامر عالما مذكورا الذي اسمه محمد سعيدي النشار الحميدي الشامي ولا شك ان وجوده
مذکور کو منتخب کرین جس کا نام محمد سعیدی النشار الحمیدی الشامی ہے اور کچھہ شک نہین کہ اسکا وجود

* الحاشية - مسكنه طرابلس شام ملك سيريه ويقال لها باللغة الانكليزيه تربولي وهي مدينة عظيمة على ساحل بحر الروم بينها وبين بيروت ثلثون الوا سامنه

لهذا المهم من المغتنمات ومجیئه عندنا من فضل قاضی الحاجات وهو خیر قلبا ونعم
اس مہم کے لئے ازبس غنیمت ہی اور اس کا اس جگہ آنا خدا تعالی کے فضل مین سے ہے اور وہ نیکدل اور بہت اچھا آدمی
الرجل مع ان الضرورة قد اشتدت فلعل الله یصلح امرنا علی یدیه وهو هذا التقریب
ہے اور اس طرف ضرورت بہی سخت ہو پس شاید خدا اُسکے ہاتھ پر ہماری کام کی اصلاح کرے اور وہ اس تقریب سے
یصل وطنه وینجو من تکالیف السفر العنیف ویتخلص من مفارقة المالف والالیف
اپنے وطن مین پہنچ جاوے اور سفر کی سخت مشقتون سے نجات پاوے اور وطن اور دوستون کی جدائی سے بہی رہائی ہو اور تم کو خدا تعالی
وتوجرون علیه من الله الرحیم اللطیف وما قلت الا لله وما انا الا ناصح امین -
سے اجر ملے اور مینے صرف اللہ کے لئے یہ باتین کی ہین اور مین امانت سے نصیحت کرنیوالا ہون -
والذین یظنون ان اهل العرب لا یقبلون ولا یسمعون فلیس عندنا جواب هذا الحمق
اور وہ لوگ جن کا یہ گمان ہے کہ عرب کے لوگ قبول نہین کرین گے اور نہ سنین گے پس ہمارے پاس اس نادانی کا
من غیر ان نحولق علی قولهم ونسترجع علی فهمهم الا یعلمون ان العربیین سابقون
بجز اسکے اور کوئی جواب نہین کہ ہم اُنکے اس خیال پر لاحول پڑہین اور انکی سمجھ پر انا للہ کہین کیا نہین جانتے کہ عرب کے لوگ حق
فی قبول الحق من الزمان القدیم بل هم کالاصل فی ذلك وغیرهم اغصانهم
کے قبول کرنے مین ہمیشہ اور قدیم زمانہ سے پیشدست رہی ہین بلکہ وہ اسبات مین جڑ کیطرح ہین اور دوسری اُنکی شاخین ہین -
ثم نقول ان هذا فعل الله رحمة منه والعرب احق واولی واقرب برحمته وانی اجد
پہر ہم کہتے ہین کہ یہ سارا کاروبار خدا تعالی کیطرف سے ایک رحمت ہی اور عرب کے لوگ الہی رحمت کو قبول کرنیکے لئے سب سے زیادہ حقدار اور
ریح فضل الله فلا تتکلموا بکلمات الیاس ولا تکونوا من القانطین - ولا تظنوا ظن السوء
قریب اور نزدیک ہین اور مجہے خدا تعالی کے فضل کی خوشبو آرہی ہی سو تم نومیدی کی باتین مت کرو اور ناامیدون مین سے مت ہو جاؤ اور بدگمانیون
وان بعض الظن اثم فاتقوا الظنون الفاسدة التی تنزع منها ارض ایمان الظانین
مین مت پڑو اور بعض ظن گناہ ہین - سو تم ایسے ظن مت کرو جن سے بدگمان انسان کی ایمانی زمین ہلجاتی ہے اور نیت صالحہ
وتنزع النیة الصالحة ویکثر وساوس الشیاطین - وقوموا متوکلا علی الله وقدموا
مین جنبش آتی ہے اور شیطانی وساوس بڑہتے ہین - اور خدا اسکے توکل پر کہڑے ہو جاؤ اور
من خیر ما استطعتم واعدوا لاخیکم من زاد یکفیه لسفره البحری والبری وکان
اور کوئی نیکی کرلو جو کرسکتے ہو اور اپنے بہائی کیلئے کچہ زاد سفر بہم پہنچاؤ جو اُسکے سفر بحری و بری کیلئے کافی ہو

الله معكم ووفقكم وهو خير الموفقين +

خدا تمہارے ساتھ ہو اور تمہیں توفیق دے اور وہ بہتر توفیق دہندہ ہے -

فنرجو من اخلاص اهل الثروة والمقدرة ان يتوجهوا الى اهتمام

پس ہم اہل مقدور دوستوں کے اخلاص سے امید رکھتے ہیں کہ اس کام کے اہتمام کیطرف ساری دل

هذا الامر بكل القلب وكل الهمة ولا حاجة الى ان نكثر القول ونبالغ فی الكلام ونستنهض

اور ساری ہمت سے مصروف ہوں اور ہمیں کچھ حاجت نہیں کہ ہم زیادہ کہیں اور کلام میں مبالغہ کریں اور پر تکلف

همم الاحباء والمخلصين ببيانات مملوة من التكلفات فانا نعلم ان الاشارة كافية

بیانوں سے اپنے دوستوں اور مخلصوں کو تحریک دیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اُنکے لئے اشارت کافی ہو گی

لاحبائنا المتصدقين - فليعط كل احد منهم بقدر قدرته التی اعطاه الله ولا يستحيی

صدقہ کرنا اُنکی عادت ہے - پس چاہیئے کہ ہر ایک اُنمیں سے بقدر خدا داد استطاعت دیوے اور اس بات سے شرم نہ کرے

ولا يحتشم من ان ينفح بالقليل وليعلم ان الغرض ان يعطى ولو كانت فلسة او ربعه او قل

کہ وہ کچھ تھوڑا دیتا ہے اور اس بات کو معلوم کرے کہ غرض اصلی یہی ہے کہ دیوے اگرچہ ایک پیسہ یا اُسکا چوتھا حصہ یا کھجور

من الفتيل ومن كان ذا عيشة خضراء فليعط بقدر حيثيته ان شاء - وما هذا الا عمل

کے اندر کے چھلکے سے بھی تھوڑا ہو اور جو شخص خوش اوقات کھاتا پیتا ہو سو اگر چاہے تو اپنی حیثیت کے مناسب دیوے اور یہ کام محض اللہ

طلاب وجه الله ومن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ويبارك الله فی ماله واهله وعياله وما تنفقون

اور اسکی خوشنودی کے لئے ہے اور جو شخص ایک ذرہ کے موافق بھی بھلائی کرے گا وہ اُسکا اجر پائیگا اور خدا اُسکے مال اور اہل اور عیال میں

فی سبيل الله فهو عائد اليكم فی الدنيا والآخرة ولا ترون خسرا فان اعطيتم بذرا فلكم زرعت

برکت دیگا اور جو کچھ تم خدا کی راہ میں خرچ کرو گے وہ تمہاری طرف دنیا اور آخرت میں پھر لوٹ کر واپس آئیگا اور تم نقصان نہیں اُٹھاؤ گے پس اگر تم

وان اعطيتم قطرة فلكم بحر فضل من عند الله والله لا يضيع اجر المحسنين - ام حسبتم ان تغفروا

ایک بیج دو گے تو تمہارے لئے ایک زراعت ہو گی اگر قطرہ دو گے تو تمہارے لئے دریا ہو گا اور خدا نیکوکاروں کا کبھی اجر ضائع نہیں کرتا - کیا تم جانتے ہو کہ یونہی

ويرضى عنكم ربكم ولما يجد كم ساعين لمرضاته والطائعين كالمخلصين - ايها الرجال اتقوا الله

بخشے جاؤ اور خدا تم سے راضی ہو جائے اور ہنوز اُس نے تمکو اپنی رضامندی کی راہوں میں سرگرم نہ پایا ہو اور تم فرمانبردار اور مخلص اسکی نظر میں ٹھہرے ہو

وكونوا من الذين يؤثرونه على انفسهم واعلموا ان الله مع المتقين - انما اموالكم واولادكم فتنة

اے لوگو خدا سے ڈرو اور ان لوگوں کی طرح ہو جاؤ جو خدا کو اپنے نفسوں پر مقدم کر لیتے ہیں اور یقیناً جانو کہ خدا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش کی

وینظر الله اتحبونه او تحبون اشیاء أخری وستبعدون عن هذه اللذات ولا تبقی هذه المجالس

جگہ میں اور خدا دیکھتا ہے کہ تم اس سے پیار کرتے ہو یا دوسری چیزوں سے اور وہ وقت آتا ہے کہ تم ان لذتوں سے دور کردیئے جاؤ گے اور یہ مجلسیں باقی نہیں رہینگی

ونظارتها ثم ترجعون الی الله وتسئلون عما عملتم وعما جاهدتم فی سبیله فقوموا ایها الناس

اور انکے دیکھنے والے پھر تم خدا تعالی کے سامنے حاضر کیے جاؤ گے اور تمسے تمہارے اعمال کا سوال ہوگا اور یہ کہ تمنے اسکی راہ میں کیا کیا کوششیں کیں پس اٹھو

قوموا الوقت یذهب قوموا سریعا ولا تقعدوا مع المترفین ۔ ولسنا بالموجب حقا لمن لا یوجب

اے لوگو اٹھو وقت جاتا ہے جلد اٹھو اور آرام پسندوں کے ساتھ مت بیٹھو اور ہم کسی ایسے شخص پر کوئی حق واجب نہیں کرتے جو اپنے نفس پر ثابت واجب

الحق علی نفسه ولا یکلف الله نفسا الا وسعها وما انا من المتکلفین ۔ وما اتوجه الا الی الذی یمحضنی

نہیں کرتا اور خدا کسی جان کو اسیقدر تکلیف دیتا ہے جو اسکی وسعت میں ہے اور میں تکلف والوں میں سے نہیں ہوں ۔ اور میں صرف ایسے شخص کیطرف توجہ کرتا ہوں جو مجھ

الودّ واترك الذی منعه البخل قصد ویلحق بالذین بخلوا فرد وعُدّ من المخذولین ۔

سے دوستی خالص رکھتا ہے اور میں اسکو ترک کرتا ہوں جسکو بخل نے کار خیر سے منع کردیا اور بخیلوں سے ملگیا اور ردّ کیا گیا اور محروموں میں سے شمار کیا گیا ۔

ولیعجل المرسلون للارسال فان الوقت ضیق والضیف العزیز مستعد

اور چاہیئے کہ بھیجنے والے بھیجنے کیلئے جلدی کریں کیونکہ وقت تنگ ہے اور مہمان عزیز سفر کو تیار ہے اور ہم پر واجب

للسفر وقد وجب علینا اعلام المتغافلین باسرع اوقات فلا ینبغی ان تقعدوا متکاسلین بعدما بیّنت

ہو چکا ہے کہ جو غفلت میں ہیں انکو بہت جلد متنبہ کریں پس مناسب نہیں کہ تم سستی کرکے بیٹھے رہو بعد اسکے جو میں نے اس امر کی ضرورت

لکم ضرورة هذا الامر فقدموا للمعاضدة ولا تاخروا وانفضوا ایدیکم توجروا وکونوا فی سبیل الله

بیان کردی پس تم مدد کے لیئے آگے قدم بڑھاؤ اور پیچھے مت ہٹو اور ہاتھوں کو جھاڑو تا مدد دیئے جاؤ اور خدا تعالی کے راہ میں

سابقین ۔ ولیرسل هٰهُنا فی قادیان من کان مرسلا من درهم او دینار ولیبیّن فی مکتوبه

ایک دوسرے سے سبقت کرو اور چاہیئے کہ بھیجنے والا اسی جگہ قادیان میں بھیجے جو کچھ درہم یا دینار بھیجتا ہو اور اپنے خط میں بیان کردے کہ یہ روپیہ

انه ارسل له بل الاولی ان یرسل الیه باسمه بلا واسطتی لیجمع عنده کلما یجیٔ ولیطمئن به قلبه

اسکے لئے بھیجا گیا ہے بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ اسیکے نام سے بغیر میری واسطہ کے بھیجے تا کہ جو کچھ آوے وہ سب اسیکی پاس جمع ہوتا رہے اور تا کہ اسکو دل

وان نفس القربات اعلاء کلمة الاسلام وهذا وقتها فلا تضیعوا وقتکم وقوموا کالخادمین ۔

اس سے اطمینان ہو اور سب للہی عملوں سے جو خدا تعالی کی قربت کے لئے کئے جاتے ہیں کلمہ اسلام کی بلندی چاہنا زیادہ ثواب کا موجب ہے پس اپنے وقتوں کو ضائع مت کرو

ایها المسلمون فرّوا الی الله واتقوا الفتن التی هاجت وماجت حولکم وفیکم واعملوا

اے مسلمانوں خدا کیطرف بھاگو اور ان فتنوں سے بچو جو تمہارے آگے آئے ہیں اور تم میں موجیں مار رہی ہیں اور اٹھ رہی ہیں

عملاً يرضاه ليكون لكم زلفى لديه ولتاخذكم رقة على دينكم فانه ضعف وبدء الشيب بفوديه

اور وہ عمل کرو جس سے خدا راضی ہو جاوے تا تمہیں خدا تعالی کے نزدیک درجہ ملے اور چاہیئے کہ تمہیں اپنے دین پر کچھ شفقت پیدا ہو کیونکہ وہ ضعیف ہو گیا ہے

والشيب غير طبعي حدث من نوازل الحادثات والتكاليف المتتابعات ولينظر كل احد منكم

اور اُسکی کنپٹیوں میں بڑھاپے کے آثار پیدا ہو گئے ہیں اور یہ بڑھاپا غیر طبعی ہے جو حوادث نازلہ کے سبب سے اور تکالیف متواترہ کی باعث سے ظاہر ہو گیا اور چاہیئے

عمله وليفتش خطراته وليزن بضاعته التي اعدها للآخرة ولينقد دراهمه التي جمعها لذلك

کہ ہر ایک شخص اپنے عملوں کو دیکھے اور اپنے دل کے خیالات کو ٹٹولے اور اپنی اُس بضاعت کو تولے جو آخرت کیلئے تیار کی ہے اور اپنے

السفر هل هي وازنة جيدة او مغشوشة ناقصة ولا يخدع نفسه ولا يغرّ بنفسه من المغشوشات

اس روپیہ کو کھرا کرے جو اس سفر کیلئے تیار کیا ہے کیا وہ پوری وزن کا اور کھرا ہے یا کھوٹا اور کم وزن کا ہے اور چاہیئے کہ اپنے نفس کو دھوکا نہ دیوے

وليتدارك قبل ذهاب الوقت ولا يقعد كالغافلين۔

اور اسکو خطرہ میں نہ ڈالے اور چاہیئے کہ وقت سے پہلے تدارک کرے اور غافلوں کی طرح مت بیٹھا رہے

ايها الناس زكوا نفوسكم وطهروا صدوركم ولا تفرحكم جيفة الدنيا وشحومها

اے لوگو اپنے نفسوں کو صاف کرو اور اپنے سینوں کو پاک بناؤ اور تمہیں دنیا کا مُردار اور اُسکی چربی بے ہوش

ولا تجلبكم اليها كلابها ولا تموتوا الا مسلمين مطهّرين۔ ولا تتّقوا لعن المخلوق فانه سهل هيّن

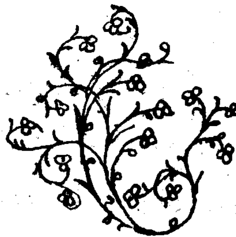
وہ خوش نہ کرے اور اُسکے کتے تمہیں اُس گوشت کیطرف نہ کھینچیں اور بجز پاک مسلمان ہونیکی حالت کے مت مرو اور خلقت کی لعنت سے مت ڈرو

واتقوا لعن اللاعن الذي يسود الوجوه لعنه ويلقي في هوة السافلين هذا ما اوصيناكم

کیونکہ وہ سہل اور آسان ہے اور اُس خدا کی لعنت سے ڈرو جسکی لعنت مونہوں کو کالا کر دیتی ہے اور نیچے گرنیوالوں کے گڑھے میں ڈالتی ہے ہماری یہ نصیحت ہے

فتذكروا ما اوصينا واشهدوا انا بلغنا والله خير الشاهدين وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

سو اس نصیحت کو یاد رکھو اور گواہ رہو کہ ہمنے نصیحت کو پہنچا دیا اور خدا سب گواہوں سے بہتر ہے اور آخری دعوت ہماری یہی ہے کہ تمام تعریفیں خدا کو ہیں



اعلان

نرجو ان تتوجه الدولة البريطانية برحمتها العظمى الى هذا

ہم امید رکھتے ہیں کہ سرکار انگریزی اپنے عظیم الشان رحم کی وجہ سے اس

الاعلان وتحملق بعد لهيا الى الصل الذي يلدغ

اعلان کیطرف توجہ کریگی اور اس مارسیرت کو مورد نظر عتاب فرمائیگی جو اُسکے خیر خواہوں کو

نصحاءها وينضنض نضنضة الثعبان

کاٹتا ہے اور سانپوں کی طرح زبان ہلاتا ہے

يا قيصرة الهند صانك الله عن الآفات وكان لطفه معك في كل ارادات الخيرات

اے قیصرہ ہند خدا تجھ کو آفتوں سے نگہ رکھے اور ہر یک خیر کے ارادہ میں اُسکا

وحفظك عن الدواهي والحادثات جئناك مستغيثين بما اوذينا من لسان رجل وكلمه

لطف تیرے ساتھ ہو اور خدا تجھ کو حوادث سے بچاوے ہم مستغیث بنکر تیرے پاس آئے ہیں کیونکہ ہم ایک شخص کی زبان اور

المحفظات وقد سمعنا انك تحليت بمحاسن الاخلاق ۔ وتخليت في عدلك مما يسم

اُسکے رنجدہ کلمات سے ستائے گئے ہیں اور ہمنے سنا ہے کہ تو نیک خلقوں سے آراستہ ہے اور اپنے عدل میں ان باتوں سے خالی ہے

بالاخلاق وما زلت آخذة نفسك بالرحم والاشفاق ولا ترضى بجور الجائرين ۔

جن پر داغ عیب ہے اور رحم اور شفقت کو تونے اپنے نفس کیلئے ایک خصلت لازمی ٹھہرادی ہے اور ظلم کرنیوالوں کے ظلم پر راضی نہیں ۔

هذا خُلقك ونحن مع ظل حمايتك نُلدغ من شر بعض المعادين

یہہ تیرا خلق ہے اور ہم باوجود ظل حمایت تیری کے بعض دشمنوں کے نیش شرارت سے نیش زدہ اور

ونعضّ من انياب العاضين ـ ويصول علينا كل ضلّ بن ضُلّ ويسبّ نبينا الكريم

اُن کاٹنے والوں کے دانتوں سے کاٹے جاتے ہیں اور ہر ایک شخص ہم پر حملہ کرتا ہے جسکی باپ دادوں کو کوئی نہیں پہچانتا اور ہر ایک جاہل ذلیل

كل جهول مهين ـ ويسعى أن نعدّ من الباغين ـ

ہماری نبی کریم کی اہانت کر رہا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ ہم باغیوں سے گنے جائیں ـ

وامّا تفصيل هذا المجمل فاعلم يا قيصرة تزاد اقبالك وبارك الله في

اور اگر اس مجمل کی تفصیل چاہو تو اے قیصرہ تیرا اقبال زیادہ ہو اور خدا تیری دنیا میں برکت دے

دُنياكِ واصلح مآلك ان رجلا من الذين ارتدوا من دين الاسلام ودخلوا في

اور تیرا انجام بہی بخیر کرے تجہے معلوم ہو کہ ایک شخص نے ایسے لوگوں میں سے جو اسلام سے نکلکر عیسائی ہو گئے ہیں

الملة النصرانية اعني النصراني الذي يسمّي نفسه القسيس عماد الدّين الف كتابا

یعنی ایک عیسائی جو اپنے تئیں پادری عماد الدین کے نام سے موسوم کرتا ہے ایک کتاب

في هذه الايام لخدع العوام وسمّاه توزين الاقوال وذكر فيه بعض حالاتي بافتراء بحت

ان دنوں میں عوام کو دہوکہ دینے کے لئے تالیف کی ہے اور اسکا نام توزین الاقوال رکہا ہے اور اسمیں ایک خالص افترا

لا اصل له وقال ان هذا الرجل رجل مفسد ومن اهل العداوة واني وجدت في طريقته

کے طور پر میرے بعض حالات لکہے ہیں اور بیان کیا ہے کہ یہہ شخص ایک مفسد آدمی اور گورنمنٹ کا دشمن ہے اور مجہو اسکے طریق چال چلن

مشيه آثار البغاوة وليس من نصحاء الدولة واتيقّن انه سيفعل كذا وكذا وانه

میں بغاوت کی نشانیاں دکہائی دیتی ہیں اور میں یقین رکہتا ہوں کہ وہ ایسے ایسے کام کرے گا اور وہ

من المخالفين ـ

مخالفوں میں سے ہے ـ

فالملخص انه حث الحكومة في ذلك على ايذائي ومع ذلك فرّغ اناءه

پس خلاصہ کلام یہہ ہے کہ اس شخص نے حکام کو میری ایذا کے لئے برانگیختہ کیا ہے اور ساتہہ اسکی مجہو گالیاں

في سبّي وازدرائي وافرغ قذر لسانه على بعض احبائي واكثر القول في ديانتنا المقدسة

دینی اور تحقیر کرنے میں ہر طرح سب اللہ کیا کہ جو کچہہ اسکے برتن میں تہا سب باہر نکال دیا اور نیز اپنی زبان کی پلیدی میری بعض دوستوں پر ڈالی اور ہمارے

[illegible]

وشتم خير الرسل صلى الله عليه وسلم وبالغ في التوهين۔ وتكلم بكلمات ترتجف
اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیں اور توہین میں مبالغہ کیا۔ اور ایسی باتیں کہیں جن سے
منها القلوب وتهيج في الافئدة الكروب وسوف نكتب قليلاً منها ونجوب استار
دل کانپ اُٹھتے ہیں اور انہیں بے قراریاں جوش مارتی ہیں اور ہم کسیوقت انہیں سے کچھ تھوڑا سا لکھیں گے
الجاهلين۔
اور جاہلوں کے پردے پھاڑینگے

والان ننبّه الدولة العالية مما افترى علينا وزعم كانا من اعداء الدولة
اور اب ہم گورنمنٹ عالیہ کو ان باتوں کی اصل حقیقت سے مطلع کرتے ہیں جو ہمپر اُسنے افترا کیں اور گمان کیا
البرطانية فليعلم الدولة ان هذه المقالات كلها من قبيل صوغ الزور ونسج الشرور
کہ گویا ہم دولت برطانیہ کے بدخواہ ہیں سو گورنمنٹ کو معلوم ہو کہ یہ تمام باتیں از قبیل آرائش دروغ اور شرارت بافی ہیں
وليس فيها رائحة الصدق مثقال ذرة وما حمله على ذلك الا بعض المصالح التي
اور ایک ذرہ بھی سچائی کی بو اُنہیں نہیں اور ان باتوں پر اسکو صرف اسکے بعض مصالح نے آمادہ کیا جو اُس نے ان
رأى في نفس تلك المكائد وليبشّر بها اكابر القسيسين۔ والحمد لله ان كلماته المفتريات
فریبوں کے اندر دیکھے ہیں اور ایک یہہ بھی اُسکی غرض ہے کہ تا اپنے بڑے پادریوں کو خوش کرے اور شکر خدا کا اُس کے خود ساختہ کلمات
شيء لا تخفى على الدولة حقيقته فنحن في مأمن من شره ونرى خدماتنا اللامعة للرد
ایک ایسی چیز ہے جسکی حقیقت اس گورنمنٹ پر پوشیدہ نہیں اور ہم اُسکی شرارت سے امن میں ہیں اور ہم اپنی روشن خدمات کو اُسکی
عليها كالشهب للشياطين۔ ولا يخفى على الحكام طريقتي وشأني ولا ممشى مُوارياً
باتوں کے رد کرنیکے لئے ایسی سمجھتے ہیں کہ جیسے شہاب ثاقب شیاطین کے دفع کرنیکے لئے اور حکام پر میرا طرز اور طریق پوشیدہ نہیں اور میں اُنسے چھپکے
عنهم عياني بل الحكومة البرطانية تعرفني وتعرف آبائي وتنظر مهيعي ومدعائي وتعرف
چلتا نہیں بلکہ گورنمنٹ برطانیہ مجھے اور میرے باپ دادوں کو خوب پہچانتی ہے اور میری راہ اور میری مدعا کو دیکھ رہی ہے
اصلي ومنبعي ولا تجهل بيتي ومربعي وتعلم انا لسنا من المفسدين المعادين ولا البغاة
اور میرے اصل اور سرچشمہ کو جانتی ہے اور میرے خاندان سے بیخبر نہیں اور جانتی ہے کہ ہم مفسدوں اور دشمنوں اور باغیوں اور
الطاغين۔ وما خرجت الان من مغارة لتكون الدولة من امري في غرارة
طاغیوں میں سے نہیں۔ اور میں ابھی کسی غار میں سے نہیں نکلا تاکہ گورنمنٹ میرے معاملہ سے غافل ہو۔

بل الدولة على امثالنا من المباهين ـ ومن توسّم اقوالنا واستشف افعالنا

بلکہ یہ گورنمنٹ ہماری جیسے خیر خواہوں پر ناز کرتی ہے اور جو شخص ہماری باتوں کو بنظر غور دیکھے گا اور ہماری افعال پر

فلا تخفى عليه اعمالنا وانا من الصادقين ـ والدولة تغوص الى اعماقنا وليس عليها

ایک عمیق نگاہ دوڑائیگا سو اسپر ہماری کارگذاریاں چھپی نہیں ہینگی اور ہم سچے ہین اور یہ گورنمنٹ ہماری گہراؤ تک غوطہ مارہی ہے اور اسپر ہمارے

الخفاء ـ ولها افكار عاديات لا تواهقها وجناء اذا ما تركض آراءها في ارض مقاصدها

امر پوشیدہ نہین ـ اور اس گورنمنٹ کی فکرین تیز دوڑنیوالی ہین کہ کوئی تیز اور مضبوط اونٹنی اُن کا مقابلہ نہین کرسکتی جبوقت گورنمنٹ

فتفري اديم الارضين ـ وكل عقل عندها الا عقل الدين ـ ونرجوان يفتح الله عليها

اپنی رایون کو مقاصد کے زمین مین دوڑاتی ہے تو وہ رائین روئے زمین کو کاٹتی ہوئی چلی جاتے ہین اور ہر ایک عقل بجز دینی عقل کے

هذا الباب ايضاً كما فتح ابواباً اُخرى والله ارحم الراحمين ـ

اس گورنمنٹ کو حاصل ہے اور ہم امید رکھتے ہین کہ یہ دروازہ بھی اُسپر کہل جائے اور خدا ارحم الراحمین ہے

ولا يخفى على هذه الدولة المباركة انا من خدّامها ونصحائها ودواعي

اور گورنمنٹ پر پوشیدہ نہین کہ ہم قدیم سے اُسکی خدمت کرنیوالے اور اسکو ناصح اور خیر خواہ ہین سے ہین

خيرها من قديم وجئناها في كل وقت بقلب صميم وكان لابي عندها زلفى وخطاب التحسين

اور ہر ایک وقت پر دلی عزم سے ہم حاضر ہوتے رہے ہین اور میرا باپ گورنمنٹ کے نزدیک صاحب مرتبہ اور قابل تحسین تہا

ولنا لدى هذه الدولة ايدي الخدمة ولا نظن ان تنسها في حين ـ وكان والدي

اور اس سرکار مین ہماری خدمات نمایان ہین اور مین گمان نہین کرتا کہ یہ گورنمنٹ کبھی ان خدمات کو بہلادیگی اور میرا والد

الميرزا غلام مرتضى ابن ميرزا عطا محمد القادياني من نصحاء الدولة وذوي الخلة و

میرزا غلام مرتضیٰ ابن میرزا عطا محمد رئیس قادیان اس گورنمنٹ کی خیر خواہون اور مخلصون سے تہا اور

عندها من ارباب القربة وكان يصدّر على تكرمة العزة وكانت الدولة تعرفه غاية المعرفة

اس کے نزدیک صاحب مرتبہ تہا اور صدر نشین بالین عزت سمجہا گیا تہا اور یہ گورنمنٹ اُسکو خوب پہچانتی تہی

وما كنا قط من ذوي الظنة بل ثبت اخلاصنا في اعين الناس كلّهم وانكشف على الحاكمين ـ

اور ہمپر کبھی کوئی بدگمانی نہین ہوئی بلکہ ہمارا اخلاص تمام لوگون کی نظرون مین ثابت ہوگیا اور حکام پر کھل گیا ـ

ولتستطلع الدولة حكّامها الذين جاؤنا ولبثوا بيننا كيف عشنا امام اعينهم وكيف سبقنا

اور سرکار انگریزی اپنے ان حکام سے دریافت کرلیوے جو ہماری طرف آئے اور ہم مین رہے اور ہم نے انکی انکھون کے سامنے کیسی زندگی

فی کل خدمة مع السابقین۔

پس کی اور کس طرح ہم ہر ایک خدمت مین سبقت کرنیوالون کے گروہ مین رہے۔

ولا حاجة الی تفصیل هذه الحقائق فان الدولة البريطانية مطلعة

اور ان حقیقتون کے مفصل بیان کرنیکی کچھہ حاجت نہین کیونکہ سرکار انگریزی ہماری مراتب خلوص

علی مراتب خلوصنا وشئون خدماتنا والاعانات التی کانت تتری منا وقتا بعد

اور انواع خدمات پر اطلاع رکھتی ہے اور ان اعانتون کو جانتی ہے جو وقتاً فوقتاً ہم سے ظہور مین آئین خاصکر

وقت وفی ایام فساد المفسدین۔ وتعلم الدولة انّ ابی کیف مدّها فی حین محاربات

دہلی کے مفسدہ کے وقت مین۔ اور اس گورنمنٹ کو یہہ معلوم ہے کہ میرے والدنے کیونکر اسکو ایسے وقت مین

مشتدة الهبوب وفتن مشتعلة اللهوب وانه آتا الدولة خمسین خیلا مع الفوارس

مدد دی کہ جب لڑائیون کی ایک سخت آندھی چل رہی تہی اور فتنے بہڑک رہے تہے اور حد سے تجاوز کر گئے تہے سو میرے والدنے اس مفسدہ

مددًا منه فی ایام المفسدة وسبق السابقین فی امدادات المال عند حلول

کے دنون مین پچاس گہوڑے معہ سوار اس گورنمنٹ کو امداد کی طور پر دیئے اور اپنی حیثیت کے لحاظ سے امداد مین سب سے بڑھ گیا باوجودیکہ

الاهوال مع ایام العسر والاقلال وذهاب عهد الامارت الآبائیة وانقلاب الاحوال

زمانہ تنگی اور ناداری کا زمانہ تہا اور آبائی ریاست کا دور ختم ہوکر گردش کے دن آگئے تہے پس جو شخص ایک نظر صحیح اور

فلینظر من کان له نظر صحیح او قلب امین۔

دل امین رکھتا ہے اسکو چاہیئے کہ سوچے ۔؟۔

ولم یزل کان ابی مشغوف الخدمات حتی شاخ وجاء وقت الوفاة ووجب الارتحال ولو قصدنا

اور میرا باپ اسیطرح خدمات مین مشغول رہا یہانتک کہ پیرانہ سالی تک پہنچگیا اور سفر آخرت کا وقت آگیا اور اگر

ذکر خدماته لضاق بنا المجال وعجزنا عن التدوین۔ فالمخلص ان ابی لم یزل کان شائم

ہم اسکی تمام خدمات لکھنا چاہین تو اس جگہ سما نسکین اور ہم لکھنے سے عاجز رہجائین۔ پس خلاصہ کلام یہہ ہے کہ میرا باپ سرکار انگریزی کے

برق الدولة وقائماً علی الخدمة عند الضرورة حتی اعزته الدولة بمکاتیب رضاءها وخصته

مراحم کا ہمیشہ امیدوار رہا اور عند الضرورت خدمتین بجا لاتا رہا یہانتک کہ سرکار انگریزی نے اپنی خوشنودی کی چٹھیات سے اسکو

فی کل وقت بعطاءها واسعفته بمواساتها وتفضلت علیه بمراعاتها وحسبته من دعاتها

معزز کیا اور ہر ایک وقت اپنی عطاؤن کے ساتھہ اسکو خاص فرمایا اور اسکی غمخواری فرمائی اور اسکی رعایت رکھی اور اسکو اپنی خیرخواہون

الخير ومن المخلصين۔ ثم اذا توفي ابي فقام مقامه في هذه السير اخي الميرزا غلام قادر وهما
اور مخلصون مین سے سمجھا۔ پھر جب میرا باپ وفات پا گیا تب ان خصلتون مین اسکا قائم مقام میرا بھائی ہوا جسکا نام میرزا غلام قادر تھا

وغمرته مواهب الدولة كما غمرت والدي وتوفي اخي بعد ابي في بضع سنين۔ ثم بعد وفاتهما
اور سرکار انگریزی کی عنایات ایسی ہی اسکے شامل حال ہوگئین جیسی کہ میرے باپ کے شامل حال تہین اور میرا بھائی چند سال بعد اپنے والد کے فوت ہوگیا

قفوت اثرهما واقتديت سيرهما وذكرت عصرهما ولكني ما كنت ذا خصب ونعمة وسعة وثروة
پھر ان دونون کی وفات کے بعد مین انکے نقش قدم پر چلا اور انکی سیرتون کی پیروی کی اور انکے زمانہ کو یاد کیا لیکن مین صاحب مال اور

ولا ذا املاك وارضين۔ بل تبتلت الى الله بعد ارتحالهما ولحقت بقوم منقطعين۔
صاحب املاک نہین تھا بلکہ مین انکی وفات کے بعد اللہ جل شانہ کیطرف جھک گیا اور انہین جا ملا جنہونے دنیا کا تعلق توڑ دیا

وجذبني ربي اليه واحسن مثواي واسبغ علي من نعماء الدين۔ وقادني من تدنسات
اور میرے رب نے اپنی طرف مجھے کہینچ لیا اور مجھے نیک جگہ دی اور اپنی نعمتون کو مجھ پر کامل کیا اور مجھے دنیا کے آلودگیون اور مکروہات

الدنيا الى حظيرة قدسه واعطاني ما اعطاني وجعلني من الملهمين المحدثين۔
سے نکال کر اپنی مقدس جگہ مین لے آیا اور مجھے اسنے دیا جو کچھ دیا اور مجھے ملہمون اور محدثون مین سے کر دیا

فما كان عندي من مال الدنيا وخيلها وافراسها غير اني اعطيت جياد الاقلام
سو میرے پاس دنیا کا مال اور دنیا کے گہوڑے اور دنیا کے سوار تو نہین تہے بجز اِس کے کہ عمدہ گہوڑے قلمون

ورزقت جواهر الكلام واعطيت من نور تؤمنني العثار ويبين لي الآثار فهذه
کے مجھکو عطا کئے گئے اور کلام کے جواہر مجھکو دئے گئے اور وہ نور مجھکو عطا ہوا جو مجھے لغزش سے بچاتا اور بد روی کے آثار مجھ پر

الدولة الالهية السماوية قد اغنتني وجبرت عيلتي واضاءتني ونورت ليلتي وادخلتني
ظاہر کرتا ہی پس اس الہی اور آسمانی دولت نے مجھے غنی کر دیا اور میری افلاس کا تدارک کیا اور مجھے روشن کیا اور میری رات کو منور کر دیا اور مجھے

في المنعمين۔ فقصدت ان اعين الدولة البرطانية بهذا المال وان لم يكن لي
منعمون مین داخل کیا سو مینے چاہا کہ اس مال کے ساتھ گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کرون اگرچہ میرے پاس

من الدراهم والخيل والبغال وما كنت من المتمولين۔
روپیہ اور گہوڑے اور خچرین تو نہین اور نہ مین مالدار ہون۔

فقمت لامدادها بقلمي ويدي وكان الله في مددي وعاهدت الله تعالى
سو مین اسکی مدد کیلئے اپنی قلم اور ہاتھ سے اٹھا اور خدا میری مدد پر تھا اور مینے اسی زمانہ سے خدا تعالی سے یہ عہد کیا

مُنذ ذلك العهد ان لا اؤلف کتاباً مبسوطاً من بعد الا واذکر فیه ذکر احسانات

کہ کوئی مبسوط کتاب بغیر اسکے تالیف نہیں کرونگا جو اسمین احسانات قیصرہ ہند کا ذکر نہو اور نیز اُسکے ان

قیصرة الهند وذکر منّنها التی وجب شکرها علی المسلمین ومع ذلك کان فی خاطری

تمام احسانوں کا ذکر ہو جن کا شکر مسلمانون پر واجب ہی اور باوجود اسکے میرے دل مین یہہ بھی تھا کہ مین

اَنْ ادعوا القیصرة المکرمة الی الاسلام واهدیها الی الرب الذی هو خالق

قیصرہ مکرمہ کو دعوت اسلام کرون اور اُس ربّ کیطرف اُسکو رہنمائی کرون جو درحقیقت مخلوقات کا رب ہے کیونکہ

الانام فانّها احسنتْ الینا والی اٰباءنا وما کان جزاء الاحسان الا ان ندعولها فی

اُس کا احسان ہم پر اور ہمارے باپ دادون پر ہے اور احسان کا عوض بجز اسکے اور کچھہ نہین کہ ہم اُس کی

الدنیا دعاء الخیر والاقبال وفوز المرام ونسئل الله لعقباها ان ترزق توحید

دُنیا کی خیر اور اقبال کے لئے دعا کرین اور اُسکی عقبیٰ کے لئے خدا تعالیٰ سے یہ مانگین کہ اسلامی توحید

الاسلام وتنتهج سبل الحق وتؤمن بعظمة الملیك العلام وتعرف الرب الذی احد صمد ما ولد وما

کی راہ اُس کے نصیب کرے اور حق کی راہون پر چلے اور اُس بادشاہ کی بزرگی کی قائل ہو جو غیب کی باتین جانتا ہی اور اُس رب کو پہچانے

وُلد وتعطی نعماء ابد الآبدین

جو اکیلا اور تمام مخلوق کا مرجع اور نہ مولود اور نہ والد ہی اور اُسکو ابدی نعمتین ملین۔

فالّفتُ کتبا وحرّرت فی کل کتاب ان الدولة البریطانیة محسنة الی مسلمی

سو مینے کئی کتابین تالیف کین اور ہر یک کتاب مین مینے لکھا کہ دولت برطانیہ مسلمانون کی محسن ہی اور مسلمانون کی اولاد

الهند وتنتجعها ذراری المسلمین۔ فلا یجوز لاحد منهم ان یخرج علیها ویسطو کالبُغاة

کی ذریعہ معاش ہے پس کسیکو مین سے جائز نہین جو اُس پر خروج کرے اور باغیون کی طرح اُسپر حملہ آور ہو

العاصین۔ بل وجب علیهم شکر هذه الدولة واطاعتها فی المعروف فانها تحمی دماءهم

بلکہ اُن پر اِس گورنمنٹ کا شکر واجب ہے اور اُسکی اطاعت ضروری ہے کیونکہ یہ گورنمنٹ مسلمانون کے خونون اور

واموالهم وتحفظهم من سطوة کل ظالم وقد نجّتنا من انواع الکروب وارتجاف القلوب

مالون کی حمائت کرتی ہے اور ہر یک ظالم کے حملہ سے اُنکو بچاتی ہی اور درحقیقت ہمین اُسی نے بیقراریون اور دل کے لرزون سے

فان لم نشکر فکنّا ظالمین۔ فالشکر واجب علینا دینا ودیانتا ومن لا یشکر الناس

بچایا سو اگر شکر نکرین تو ظالم ٹھہرین گے۔ پس شکر ہمپر ازروے دین و دیانت کے واجب ہے اور جو شخص آدمیون کا شکر نہین کرتا

ما شكر الله والله يحب المقسطين - وانا لن ننسى اياما وازمنة مضت علينا قبلها
اُسنے خدا کا بھی شکر نہیں کیا اور خدا اُنہیں کو دوست رکھتا ہے جو طریق انصاف پر چلتے ہیں اور ہم اُن دنوں اور اُن زمانوں کو بھول نہیں
ووالله ما كان لنا امن فيها الى دقيقتين فضلا عن يوم او يومين وكنا نمسي ونصبح متخوفين
گئے جو اس گورنمنٹ سے پہلے ہم پر گذرے اور بخدا ہمیں اُن وقتوں میں دو منٹ بھی امن نہیں تھا چہ جائیکہ ایکدن یا دو دن ہو اور ہم ڈرتے ڈرتے شام کرتے اور صبح کرتے تھے
فاشعت تلك الكتب المحتوية على تلك المضامين فى كل ديار وفى
سو مینے اس مضمون کی کتابوں کو شایع کیا ہے اور تمام ملکوں اور تمام لوگوں میں انکو شہرت دی ہے اور ان کتابوں کو
الناس اجمعين - وارسلتها الى ديار بعيدة من العرب والعجم وغيرها لعل الطبائع الزائغة
یعنی دور دور کی ولایتوں میں بھیجا ہے جنمیں سے عرب اور عجم اور دوسرے ملک ہیں تا کہ کج طبیعتیں ان نصیحتوں سے
تكون مستقيمة بمواعظها ولعلها تكون صالحة لشكر الدولة وامتثالها وتقل غوائل
براہ راست آجائیں اور تا کہ وہ طبیعتیں اس گورنمنٹ کا شکر کرنے اور اسکی فرمانبرداری کے لئے صلاحیت پیدا کریں اور
المفسدين - ولعلهم يعلمون ان هذه الدولة محسنة اليهم فيحبونها طائعين - هذا
مفسدوں کی بلائیں کم ہو جائیں اور تا کہ وہ لوگ جانیں کہ یہ گورنمنٹ انکی محسن ہے اور محبت سے اسکی اطاعت کریں - یہ میرا کام
عملي وهذه خدمتي والله يعلم نيّتي وهو خير المحاسبين - وما فعلت ذلك خوفا من هذه
اور یہہ میری خدمت ہے اور خدا میری نیت کو جانتا ہے اور وہ سب سے بہتر محاسبہ کرنیوالا ہے اور مینے یہ کام گورنمنٹ سے ڈر کر نہیں کیا اور نہ اسکے
الدولة او طمعا فى انعامها واكرامها ان فعلت الا لله وامتثالا لامر خاتم النبيين - فان
کسی انعام کا امیدوار ہو کر کیا ہے بلکہ یہ کام محض للہ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق کیا ہے کیونکہ ہمارے
نبيّنا وسيّدنا ومولانا حبيب الله وخليله محمّد المصطفى صلعم قد امرنا ان نثني على
نبی اور ہمارے سردار اور ہمارے مولا نے جو خدا کا پیارا اور اس کا دوست محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم انکی تعریف
المنعمين ونشكر المحسنين - فلاجل ذلك شكرتها ونصرتها ما استطعت وبثثت منتها
کریں جنکی ہم نعمت پروردہ ہیں اور اُنکا ہم شکر کریں جنسے ہمیں نیکی پہنچی ہو پس اسی وجہ سے مینے اِس گورنمنٹ کا شکر کیا اور جہانتک بن پڑا اسکی مدد کی
واشعتها فى كل بلدة من ملكنا المعلوم الى بلاد العرب والروم وحثثت الناس على طاعتها
اور اُس کے احسانوں کو ملک ہند سے بلاد عرب اور روم تک شایع کیا اور لوگوں کو اُٹھایا کہ تا اسکی فرمانبرداری کریں
ومن كان فى شك فليرجع الى كتابي البراهين - وان لم يكف لشكه فلينظر كتابي التبليغ
اور جسکو شک ہو وہ میری کتاب براہین احمدیہ کی طرف رجوع کرے اور اگر وہ اسکے شک کے دور کرنیکے لئے کافی نہ ہو تو پھر میری کتاب تبلیغ کا مطالعہ

وان لم يطمئن فليقرء كتابي الحمامة وان بقي معذالك شك فليفكر في كتابي الشهادة

اور اگر اس سے بہی مطمئن نہو تو پہر میری کتاب حمامۃ البشریٰ کو پڑہے اور اگر پہر بھی کچھ شک رہجائے تو پہر میری کتاب شہادۃ القرآن مین

وليس حرام عليه ان ينظر في هذه الرسالة ايضًا ليتضح عليه كيف علنت بصوت عال في

غور کرے اور یہ اسپر حرام نہین ہے جو اس رسالہ کو بہی دیکہے تاکہ اسپر کہلجائے کہ مینے کیونکر بلند آواز سے کہدیا ہے کہ اِس گورنمنٹ سے

منع الجهاد والخروج على هذه الدولة وتخطية المجاهدين —

جہاد حرام ہے اور جو لوگ ایسا خیال رکہتے ہین وہ خطا پر ہیں —

فلو كنت عدوا لهذه الدولة لفعلت فعلاً خلاف ذلك وما ارسلت

پس اگر مین اِس گورنمنٹ کا دشمن ہوتا تو مین ایسے کام کرتا جو میری اِس کارروائی کے مخالف ہوتے اور یہ کتابین

هذه الكتب في هذه الاشتهارات الى ديار العرب وبلاد اسلامية وما قدمت قدمي

اور یہ اشتہار بلاد عرب اور تمام بلاد اسلامیہ کی طرف روانہ نہ کرتا اور ان نصیحتون کیلئے آگے قدم

لهذه النصائح فانظروا يا اولي الابصار لم فعلت هذه الافعال ولم ارسلت هذه الكتب التي

نہ اٹہاتا۔ پس اے آنکہون والو! تم سوچو کہ مینے یہ کام کیون کئے اور کیون یہ کتابین جنمین جہاد کی سخت

فيها منع شديد من الجهاد لهذه الدولة في ديار العرب في غيرها من البلاد اكنت ارجو

ممانعت لکہی ہے ملک عرب اور دوسرے اسلامی ملکون مین بہیجین کیا مین ان تحریرون سے

انعاما من سكان تلك البلاد او كنت اعلم انهم يرضون عني بسماع تلك الكلمات ويزيدون

اُن لوگون کے انعام کی امید رکہتا تہا یا مین یہ جانتا تہا کہ وہ ان باتون سے مجہہ سے خوش ہو جائینگے اور دوستی

في الاخوة والاتحاد فان لم يكن لي غرض من هذه الاغراض بل كانت النتيجة البديهة سخط القوم

اور برادری میں ترقی کرینگے سو اگر ان غرضون مین سے کوئی غرض نہین تہی بلکہ کہلا کہلا نتیجہ قوم کی نارضگی تہی اور ان کی

وغضبهم علي وطعنهم بالالسنة الحداد فبعده اي شيء حملني على ذلك كانت لنفسي فائدة اخرى

تیز زبانی کے ساتہ طعن تہے سو اسکے بعد کس غرض نے مجہہ کو اس کام پر آمادہ کیا کیا میرے لئے اُن کتابون کی

ارسال تلك الكتب الى ديار ليست داخلة تحت الحكومة البريطانية بل هي ممالك الاسلام

ایسے ملکون مین بہیجنے مین جو حکومت انگریزی مین داخل نہین تہے بلکہ وہ اسلامی ملک تہے اور انکے

ولهم خيالات دون ذلك لما لا يخفى على الخواص والعوام فان كانت فائدة مخفية فليبين لي

خیال بہی اور تہے کچہہ اَور فائدہ تہا اور اگر کوئی فائدہ پوشیدہ تہا تو ایسا شخص جو میرے پر بدظن رکہتا اور اعتراض کرنیوالا ہے اس فائدہ کو بیان کرے

من كان من المرتابين والمعترضين علىّ ان كان من الصادقين حاشا ما كانت فائدة من
اگر وہ سچا ہے تو سمجھو کہ بجز اظہار حق کے کوئی فائدہ نہیں تھا
غير اظهار الحق بل اني سمعت ان اقوالى هذه قد احفظت بعض العلماء وكفروني كالجهلاء
بلکہ مینے سُنا ہے کہ یہ میری باتین اور یہ تحریرین بعض علماء کے غضبناک ہونے کا موجب ہوئین اور جہالت سے
فما باليتهم بعد تفهيم الحق وانكشاف طرق الاهتداء ورئيت ان هذا هو الحق فبينتها ولو كان
مجھے کافر ٹھیرایا سو مینے حق کے سمجھنے کے بعد اور ہدایت کا رستہ کھلنے کے پیچھے انکی کچھ بھی پروانہ کی اور مینے دیکھا کہ یہی حق ہے سو مینے بیان
قومي كارهين - فاذا ثبت خلوصى الى هذا المقدار وبرهنت عليه بقدر كاف
کردیا اگرچہ میری قوم کراہت کرتی رہی - پس جبکہ میرا خلوص گورنمنٹ سے اسقدر ثابت ہوا اور مینے اس قدر دلایل سے اسکو ثابت کردیا
لاولي الابصار فمن يظن ظن السوء في امري بعد الا الذي خبث عرقه كالفجار
جو دانشمندون کے لئے کافی ہین پس جو شخص اسکے بعد میرے پر بدگمانی کرے ایسا آدمی بجز ناپاک فطرت اور بجز ایسے شخص کے جسکی
وتدرب بالشر واللدغ والابر وسير الاشرار وترك سير الصالحين -
عادت مین نیش زنی اور شرارت داخل ہے اور کون ہو درحقیقت یہ اسی کا کام ہے جو شرارت کو پسند کرتا اور نیکبختی کی راہ کو چھوڑتا ہے -
وما كان تاليفي في العربية الا لمثل هذه الاغراض العظيمة ولم يخل
اور میرا عربی کتابون کا تالیف کرنا تو انہین عظیم الشان غرضون کے لئے تھا اور میری کتابین عرب
تنتاب العربيين كتبي حتى رئيت فيهم اثار التاثير وجاءني بعض منهم وراسلني بعض
کے لوگون کو برابر پے درپے پہنچتی رہین یہانتک کہ مینے اُنہین تاثیر کے نشان پائے اور بعض عرب میرے پاس
وبعضهم هجّنوا وبعضهم صلحوا ووافقوا كالمسترشدين -
آئے اور بعضون نے خط وکتابت کی اور بعضون نے بدگوئی کی اور بعض صلاحیت پر آگئے اور موافق ہوگئے جیسا کہ حق کے طالبون کا کام ہے -
واني صرفت زمانا طويلا في هذه الامدادات حتى مضت علىّ احدى
اور مینے ان امدادون مین ایک زمانہ طویل صرف کیا ہے یہان تک کہ گیارہ برس انہین اشاعتون مین
عشر سنة في شغل الاشاعات وما كنت من القاصرين - فلي ان ادعى التفرد في
گذر گئے اور مینے کچھ کوتاہی نہین کی پس مین یہ دعویٰ کرسکتا ہون کہ مین ان
هذه الخدمات ولي ان اقول اني وحيد في هذه التائيدات ولي ان اقول اني
خدمات مین یکتا ہون اور مین کہہ سکتا ہون کہ مین ان تائیدات مین یگانہ ہون اور مین کہہ سکتا ہون کہ مین

حرزلها وحصن حافظ من الآفات وبشرنی ربی وقال ما کان الله لیعذبهم وانت

اس گورنمنٹ کیلئے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے بچاوے اور خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ

فیهم فلیس لله ولتہ نظیری ومثیلی فی نصری وعونی وستعلم الدولة ان کانت

کہ خدا ایسا نہیں کہ انکو دکھ پہنچاوے اور تو انمین ہو پس اس گورنمنٹ کی خیر خواہی اور مدد مین کوئی دوسرا شخص میری نظیر

من المتوسّمین ۔

اور مثیل نہین اور عنقریب یہ گورنمنٹ جان لیگی اگر مردم شناسی کا اسمین مادہ ہے ۔

واما الذین دخلوا فی الملة النصرانیة تارکین دین الاسلام وباعدین

مگر وہ لوگ جو عیسائی دین مین داخل ہوئے اور دین اسلام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا سو ہم انکو ایسے

عن ظل خیر الانام فما نجدهم قائمین لخدمة الدولة والمخلصین لهذه الحضرة بل نجدهم

نہین دیکھتے کہ سرکار انگریزی کی کچھ خدمت کرتے ہوں یا مخلص ہوں بلکہ ہم تو دیکھتے ہین کہ وہ مداہنہ

مداهنین منافقین ۔ وما دخلوا اکثرهم فی دینهم الا لیستطبوا الوجع الجوع ولیفعموا

اور نفاق سے زندگی بسر کرتے ہین ۔ اور اکثر لوگ دین عیسائی مین محض اسی لئے داخل ہوئے ہین تا اپنی درد گرسنگی کا علاج

کاس الولوع فسیتشررون ذات بکرة اذا رأوا انهم اخرجوا من روض الرتوع ویعجبون

کرین اور اپنے حرص کے پیالوں کو لبالب بھر دین سو کسی صبح یہ لوگ تتر بتر ہو جائین گے جبکہ دیکھین گے کہ چراگاہ

الناس من وشك الرجوع ونحن نراهم منذ اعوام مناجین للاخفار کالئام ولا نجد فیهم

سے نکالے گئے اور لوگوں کو اپنے جلد پھرنے سے تعجب مین ڈالین گے اور ہم تو انکو کئی برسوں سے دیکھ رہے ہین

شیئا من الاوصاف الا عشق الصَّحْف والصحاف والف الجیفة کالغداف وما نجدهم

کہ وہ اپنا مذہبی قول واقرار توڑنے کو تیار ہین اور ہم انمین بجز اسکے کوئی خوبی نہین پاتے کہ وہ شراب اور خوش مزہ کہانوں سے جو پیالوں

الا مترفین ۔ وسیعلم الدولة البریطانیة کم منهم من المخلصین الصادقین ۔ وواللّٰہ انا

مین بھرے ہوئے ہوں عاشق ہین اور دنیا کے مردار کے ایسے دوست ہین جیسے کوا اور ہم انکو جانتے ہین کہ دنیاوی نعمتوں نے انکو بیراہ کر دیا اور عنقریب گورنمنٹ

نشاهد باعیننا ان اکثرهم قد خرجوا من الاسلام ودخلوا فی النصاری من التکالیف

انگریزی جان لیگی کہ کس قدر انمین مخلص صادق ہین ۔ اور بخدا ہم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہین کہ اکثر انمین سے محض تکالیف نفسانیہ

النفسانیه واثقال الدین ولهب الاجوفین وکان المسلمون مطلعین علی عرّهم وشرّهم

اور قرض کے بوجھ اور پیٹ اور عضو نہانی کی سوزشوں کی وجہ سے اسلام سے خارج اور نصاریٰ مین داخل

فمابالوهم لاطلاعهم علی سبب مفرّهم فتوجهت هذه الطائفة الی قسّیسین بمارو الصیص

ہوئے اور مسلمان لوگ اُنکی حرص کی خارش اور انکی شرارتوں سے مطلع تہے پس اُنہوں نے کچہہ پروا نہ کی سو یہ لوگ پادریوں کیطرف متوجہ

اقبالهم وزینة دنیاهم وکثرت مالهم و معد لك وجد وهم غافلین من مقاصدهم کحمقی وحسبوا الادیار بقعة النوی

ہوئے کیونکہ انہوں نے انکے اقبال کی چمک دیکہی اور انکی زینت دُنیا اور کثرت مال کا ملاحظہ کیا اور با ایںہمہ انکو اپنے اصلی مقاصد سے غافل پایا

فتمائلوا علیها خادعین - وما کان لمسلمی دیارنا ان یربوا تلك الکسالی ویکفلوا هم فی

ایسا کہ جیسے احمق ہوتے ہیں اور اُنہوں نے گرجاؤنکو ایک بیوقوف لوگوں کا مکان سمجہہ لیا سو وہ انکی طرف دہوکا دینے کی نیت سے جہک پڑے اور ہمارے ملک کے

مآکلهم ومشاربهم وملبوسهم ویترکوهم معذورین مستریحین کالحبالی ویحملوا نفقاتهم

مسلمان ایسے سست اور کاہل لوگونکی پرورش نہیں کر سکتے تہے اور یہ نہیں ہو سکتا تہا کہ اُنکے کہانے پینے اور پہننے کے مصارف اپنے ذمہ اٹہالیں اور انکو

علی انفسهم ویترکوهم لیاکلوا ویتمتعوا فارغین - فان المسلمین قوم ضعفاء معسرین -

حملدار عورتوں کیطرح معذور سمجہہ کر آرام کرنے دیں اور تمام خرچ اُنکا اپنے ذمہ کر لیں اور ان کو صرف کہانے پینے کیلئے فارغ چہوڑ دیں کیونکہ مسلمان

ولا یفضل عنهم ما یصرفون الی غیرهم فمن این وکیف یفعمون وعاء البطالین - فلما رأوا ان

ایک ناتوان اور تنگدست قوم ہے اور اُنکے مالوں میں اسقدر بچت نہیں ہوتی جو کسی دوسرے کو دیں پہر کہاں سے اور کیونکر نکمے لوگوں کے برتن بہر سکیں مرتد موعیسائیوں

اهل الاسلام لا یحملون اثقالهم ولا یبالون اقلالهم توجهوا الی قسّیسین مصطادین -

نے جب دیکہا کہ مسلمان اُن کے بوجہوں کو اُٹہا نہیں سکتے اور فقر وفاقہ کی پروا نہیں رکہتے تو شکار ڈہونڈہتے ہوئے پادریوں کیطرف دوڑ کر

فاجتمعوا فی الکنائس من داء الذئب والخوی المذیب طمعا فی اموالهم و

یسو گرجاؤں میں بہوکہہ کیوجہ سے جو گلاتی جاتی تہی جمع ہوئے اور یہ سب کچہہ انکے مالوں

طمعا للاقبالهم واخذوا ایسرونهم باغلاظ الکلام فی شان خیر الانام ویطرفون فی

کی لالچ اور اُنکے اقبال پر نظر دوڑانے سے ظہور میں آیا اور پہر انہوں نے شروع کیا کہ آنحضرت خیر الانام کے حق میں سخت اور نہایت درشت

التوهینات واختراع الاعتراضات لیروهم انهم متنفرین من الاسلام وفی التنصر متشددین

کلمے استعمال کر کے پادریوں کو خوش کرتے اور نئے نئے قسم کی اہانتیں اور اختراع اور اعتراض انکے لئے بناتے تا کہ انکو دکہلا دیں کہ وہ

ولیحصل لهم قربتهم بوسیلتها ولیقضوا اوطارهم بتوسطها ویکونوا فی اعینهم صالحین

اسلام سے متنفر اور عیسائی مذہب میں پکے ہیں اور تا کہ ان بے ادبی کی باتوں سے انکی خاص مصاحبت بنجائیں اور انکی توسط سے اپنی حاجتیں

متصلّبین وکذلك صابت سهامهم وحصل مرامهم فتری کیف صطادوا اکابرهم

پوری کریں اور انکی آنکہوں میں پرہیزگار اور صالح دکہائی دیں اسیطرح ان مرتدوں کے تیر نشانوں پر لگے اور انکی مرادیں بر آئیں پس تو دیکہتا ہے کہ کیونکر

وهبوا اموالهم وختلوا اجهالهم فاحبوهم واحسنوا اليهم كانهم فوج المتقين - وفرضوا لهم
اور کیونکر اُنکے جاہلون کو دہوکے دئے سو وہ ان سے پیار کرنے لگے اور انپر احسان کئے گویا یہ ایک پرہیزگار و نکی فوج ہے اور ان کے لئے
فى صدقاتهم حصّةً وجعلوا لهم وظائف فيأخذ كل احد منها ويأكلها بطالا ضجعة نومة
اپنے خیراتی مالون مین حصے ٹہرا دئے اور وظیفے مقرر کر دئے پس ہر ایک کر شتان اُن مین سے لیتا ہے اور محض نکما لیٹے سوتے اس مال
وترى هم كيف يتبخترون بالارتداد كتبختر المطلق من الاسار ويهتزون هزة المو سر
کو کہاتا ہے اور تو دیکہتا ہے کہ کیونکر مرتد ہونکی حالتمین وہ لٹکتے پہرتے ہین جیسے قیدی قید چہوڑ کر لٹکتا ہوا چلتا ہے اور ایسی خوشی کر رہے ہین جیسے
بعد الاعسار ويتلفون اموال الناس متنعمين - فليت شعري لو بُنيت من هذه
وہ شخص خوش ہوتا ہے جو تنگی کے بعد فراخی دیکہتا ہے اور لوگون کا مال عیاشی مین اُڑا رہے ہین - کاش اس مال سے جو ناپاک لوگون کی عیاشی کے لئے
الاموال التى تسكب كالماء فى تنعمات السفهاء جسر للعابرين او خان للمسافرين
پانی کیطرح بہایا جاتا ہے کوئی پُل دریا کے عبور کرنیوالون کے لئے بنایا جاتا یا مسافرون کے لئے کوئی سرا ملبار
لكان خيرا واولى وانفع للناس من ان يبذل على هذه الطائفة مظاهر الخناس التى
کیجاتی ہے تو بہت ہی مناسب اور بہتر اور خلق اللہ کے نفع کا موجب تہا بہ نسبت اسکے کہ اس طائفہ شیطان کے اوتار پر یہ مال
اتلفت نفائس اموال الناس فى الخضم والقضم وما مسّتهم فكر الدنيا ولا فكر الآخرة
خرچ ہوتا ایسا طائفہ جسنے کہانے چپانے مین لوگون کے نفیس اور عمدہ مالون کو ناحق کہو دیا اور انکو دنیا اور آخرت کا فکر
وما اخرجهم من الاسلام الا اسباب معدودة واكبرها كثرت الحمق وقلت التدبر ثم معذلك
چہو بہی نہین گیا اور اُن کے دین اسلام سے مرتد ہونیکا بڑا باعث کثرت حمق اور قلت تدبر ہے اور پہر باوجود اس کے
سبب ارتداد الاكثر منهم اضطرام الاحشاء والاضطرار الى العشاء وشح مطائب الطعام
انہین اکثر مرتد ہونیکا سبب بہوک کی اگ کا بہڑک اُٹہنا ہے اور رات کی روٹی کے لئے بیقرار ہونا اور اچہے اچہے کہانون کے
وحرص كاس المدام والرغبة فى الغيد والتوق الى الاغاريد والميل الى مغادات الغاديات
لالچ اور شراب کی حرص اور نازک اندام عورتون کی رغبت اور سرود کے شوق اور لطیف بدن عورتون کو دیکہنے کیلئے صبح کو جانا اور گانے بجانے
ومقانات القينات وغيرها من الهنات - فسقطوا لاجل ذلك على الدنيا بالقلب
والی عورتون سے میل ملاپ رکہنا اور ایسا ہی اور بُری خصلتین پس وہ اسی سبب سے لالچ سے بہرے ہوئے دل کے ساتہہ دُنیا پر گرے جیسے
الشجيج كالذباب على المخاط والقيح وكانوا من العقبى غافلين - ما بقى لهم شغل من غير شرب
مکہی پیپ اور رینٹہ پر گرتی ہے اور عاقبت سے بالکل غافل رہے اور انکو بجز اسکے اور کوئی شغل نہین رہا کہ شراب پیوین

بالنبیذ الصہباء واسبال ثیاب الخیلاء واکل الخبز السمید وملاء قرب البطون بکاس النبیذ
اور ناز نخرے کے ساتھ لٹکتے ہوئے کپڑے پہنین اور میدہ کی روٹی کھاوین اور پیٹ کی مشک کو شراب کے پیالون سے
وتوهین المقدسین - اری المدام سکنهم والغبوق خدینهم والبطن دینهم ونسوا
ساتھ بہرین اور پاک لوگونکی توہین کرتے رہین مین دیکھتا ہون کہ دست آرام دہ انکا خم ہے اور آدہی رات کی شراب انکا دلی اور امید ہے
عظمة الله مجترئین -
یار ہے اور پیٹ انکا دین ہے اور انہون نے خدا تعالی کی عظمتون کو دلیری سے بہلا دیا ہے -
لا تتحامی لسنهم من الزور والدجل والمین ولا یتقون درن الکذب والشین
انکی زبانین جھوٹ اور دجالیت اور دروغگوئی سے پرہیز نہین کرتین اور نہ دروغ گوئی کے میل سے بچنا چاہتے ہین -
هذه اعمالهم ثم یسبون المعصومین - نسوا الاخرة وفرغوا من همها بما غرهم
یہ انکے عمل ہین پہر معصومون کو گالیان نکالتے ہین آخرت کو بہلا دیا اور کفارہ کے دہوکہ سے معاد کی فکر سے فارغ
الکفارة وغلبت علیهم النفس الامارة یاکلون ما یشاؤن ویقولون ما یریدون لا یعرفون
ہو بیٹھے اور نفس امارہ انپر غالب آگیا جو چاہتے ہین کہاتے ہین اور جو دل مین آتا ہے بول اٹھتے ہین انصاف کی
اوصاف الانصاف ویرتضعون اخلاف الخلاف وما حملهم علی ذلک الا النفس التی
صفتون سے ناشناسا اور مخالفت کی چہاتیان کا دودہ پی رہے ہین اور اس مخالفت پر کسی اور بات نے انکو آمادہ نہین
کانت خلیع الرسن مدید الوسن فمالوا عن الحق الی الباطل وترکوا اصحاب الیمین
کیا بجز ان کے نفس کے جو کھلی رسی والا اور دراز خواب والا ہے سو وہ حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف جھک گئے اور داہنے ہاتھ کی طرف والون کو
لم لا ینهاهم اکابرهم عن المنکرات ولم لا یمنعوهم من نقل الخطوات الی خطط الخطیات
چھوڑ دیا - انکے اکابر کیون انکو بری باتون سے منع نہین کرتے اور کیون انکو گناہون کی طرف قدم اٹھانے سے منع نہین فرماتے اور کیون انکو
ولم یترکونهم فارغین - فعندی من الواجبات ان تکتب علیهم خدمات تناسب قوم
فارغ بیٹھا رکھا ہے سو میرے نزدیک واجبات سے ہے کہ کچھ ایسی خدمات انپر مقرر کیجائین جو قوم اور پیشہ کے لحاظ سے انکے
کل احد وحرفته کل احد فلیعط للنجار فاسا وللطارق النقاش منبجا جرفا سا وللحجام
مناسب حال ہون پس چاہئے کہ نجار کو تیشہ دیا جاوے اور ٹہنے کے لئے ایک مضبوط دبکی (ہیچن) اور نائی کو
مشرطا وموسی وللعصار معصرة عظمی الکی یشتغل کل احد منهم بما هو اهله ویمتنع
نشتر اور استرا اور تیلی کو ایک بڑا سا کولہو سپرد ہو تا کہ ہر ایک شخص اپنی سے اس کام مین مشغول ہو جاوے جسکا وہ اہل ہے

من كل فضول ولغو وتاثيم ولكي يستريح الخلق من شرهم وعباد الله من اذاهم وفي ذلك
اور تا کہ اس انتظام سے ہر ایک مین سے فضول گوئی اور بیہودہ اور گناہ کی باتون سے رک جائے تا کہ خلق اللہ اور خدا تعالیٰ کے بندون کو

نفع عظيم لاكابرهم المغبونين —
انکی شرارت اور ایذا سے راحت حاصل ہو اور اس انتظام مین انکے اکابر کو جو زیان رسیدہ ہین بہت ہی نفع ہے -

واما هذا الرجل الذي صال علي فما صال الا لحاجة الجائته
اور یہ آدمی جس نے مجھ پر حملہ کیا سو اس نے صرف اس اضطرار کیوجہ سے حملہ کیا ہے جو اسکو پیش آئے

الى ذلك وهو انه عجز عن جواب سوالات قد اوردنا ها عليه وعلى رفقائه في مباحثة
اور وہ یہہ ہے کہ وہ اُن سوالات کے جواب دینے سے عاجز ہو گیا جو ہمنے ایک مباحثہ مین جو انمین اور ہم مین تہا

كانت بيننا وبينهم وتبين انهم على الباطل وفي ضلال مبين - فتندم غاية التندم
اسپر اور اسکے رفیقون پر کئے تہے اور کھل گیا کہ وہ لوگ باطل اور کہلی کہلی گمراہی مین ہین - پس یہ شخص نہایت ہی شرمندہ ہوا اور

واضطر كمذبوح واعتاص الامر عليه فما رأى طريقا يرضى به قومه الا طريق البهتانات
ایسا بیقرار ہوا جیسا کہ کوئی ذبح کیا جاتا ہے اور اسپر کام مشکل ہو گیا پس اسکو کوئی ایسا راہ نہ مل سکا جس سے وہ اپنی قوم کو راضی کر سکتا مگر

فاختاره ليستر عواره بتلك المفتريات فاشرب في قلبه ان يستمد بوشاية من اهل الحكومة
دروغ آراستہ ١٢
ایک بہتان کا طریق کہلا تہا سو اسکو اسنے اختیار کر لیا تا وہ اُن مفتریات سے اپنی پردہ پوشی کرے سو اسکے دل مین یہہ خیال رچ گیا کہ سرکار انگریزی

والولاية ويريش بكلمات الشر نبل السعاية لعلهم يصلبونني او يقتلونني ويعلو امر قوم
کے حکام اور اہل حکومت سے بذریعہ اپنی جہوٹھی مخبری کے اس کام مین مدد لیوے اور اپنی سخن چینی کے تیر سے شرارت کی باتون کو

متنصرين - فمنشاء تحريراته هذه الخطرات المنسوجات لا غيرها وما اختار هذا
پر لگادے تا کہ حکام مجہہ کو پہانسی دیدین یا قتل کر دین اور اسطرح سے یہ شان لوگ غالب آجائین - سو اصل موجب اسکی تحریرات کا یہی دلی منصوبے ہین کوئی اور سبب نہین اور اسنے

الا لعدم علمه بمراحم الدولة علينا وحقوق مخزونة لديها ولدينا وقد تهادينا با مور
اس راہ کو محض اس سبب سے اختیار کیا ہے کہ اسکو معلوم نہین کہ اس گورنمنٹ کی کیسی مہربانیان ہمپر ہین اور کیسی باہمی حق اُنکے پاس اور ہمارے پاس ہین اور ہمنے

تزيد الوفاق وتخرج من القلوب النفاق فليس على سماءنا الغمام ليعزوه الى ظلام النمام
ابر
ایسے امور ایکدوسرے کو بطور ہدیہ دئے ہین جو موافقت کو زیادہ کرتے ہین اور نفاق کو دور کرتے ہین سو ہمارے آسمان پر کوئی بادل نہین تا کوئی نکتہ چین اسکو

وليس في كنانتنا مرماة واحدة لنخاف المناضلين - وما رأى هذا المتجني الغبي ان الدولة
اندہیری کیطرف منسوب کرے اور ہمارے ترکش مین صرف ایک ہی تیر نہین تا ہم مخالف تیر اندازون سے ڈرین - اور اس خطا جو غبی نے یہ بھی نہ سوچا کہ سرکار انگریزی

البرطانية فهيمة مدبرة تعرف كل كلمة وما تحتها وتفهم كل افتراء واهله ولا تتبع رای
ایک فہیم اور مدبّر گورنمنٹ ہے ایسی کہ ہر یک کلمہ کو اور جو کچھ اُسکے نیچے ہے پہچان لیتی ہے اور ہر یک افترا اور اسکے اہل کو سمجھ جاتی ہے
كل قتّات ضنين۔ فما كان لاحد ان يدلّى بغرور هذه الدولة او يخدعها فانها تعرف
اور ہر یک نکتہ چین بخیل کی رائے کے پیچھے نہیں لگ جاتی پس کوئی شخص اس گورنمنٹ کو دہوکہ اور فریب نہیں دیسکتا کیونکہ وہ
الخائن القتّات والدخل الكاذب المفتلت ولا تشتعل كالمخدوعين۔ بل تهجم عقابها على
خیانت پیشہ نکتہ چین کو اور ایسے کو جو دخل بیجا دینے والا جہوٹہا اور جہوٹی مخبری کرنیوالا ہو خوب پہچانتی ہے اور دہوکہا کہانیوالوں کیطرح نہیں بہر اُٹہتی۔
المفترين۔ وتحلّق الى الذين يسطون على الضعفاء ولا يتركن سير الظالمين ۔
عقوبت مفتری کو یکدفعہ پکڑ لیتی ہے اور اُنکی نظر عتاب اُنکیطرف متوجہ ہوتی ہے جو ضعیفوں پر حملہ کرتے ہیں اور ظالموں کی خصلت کو نہیں چہوڑتی
فالحجّة التي تبرءنا من وشاية هذا الرجل وتنقذنا من ابرامه وتبعد عليه نيل مرامه فهو
پس وہ حجت جو اِس شخص کی مخالفانہ مخبری سے ہمکو بری کرتی اور اسکی منصوبوں کی فریب سے ہمکو نجات دیتی ہے اور اُسکو اپنے مقصود سے ناکام رکھتی
ما ذكرنا آنفا والله يعلم انا نحن براء من هذه البهتانات بل نحن مستحقون ان تسبغ الدولة
ہے سو وہی دلائل بریت ہیں جو ہم ابھی لکھ چکے ہیں اور خدا تعالیٰ جانتا ہے جو ہم اِن بیجا الزاموں سے بری ہیں بلکہ اِس بات کے مستحق ہیں جو سرکار انگریزی
علينا من اعظم العطيات وتجزي جزاءً خيرًا بمزايانا وتعيننا عند الضرورات وتحسبنا
اپنے کامل انعام سے ہمکو متمتع فرماوے اور ہمارے نیک کام کی جزا اور بہتر کردیوے اور ضرورتوں کیوقت ہماری مدد کرے اور ہمیں اپنا احسان کرنیوالوں
من المحسنين۔ هذا هو الامر الذي ليس فيه تفاوت مثقال ذرة ويعلمه العالمون ولكن
میں سے خیال کرے یہ وہ بات ہے جسمیں ایک ذرہ کے برابر فرق نہیں اور جاننے والے اُس کو جانتے ہیں مگر ہمارے پاس
ليس عندنا علاج الواشي الوقيح والزمح المضيح وقد قلنا كلما هو مدحرة الكاذبين ـ
ایسے شخص کا علاج نہیں جو نکتہ چین بے حیا اور سفلہ اور عیب ڈہونڈہنے والا ہو اور ہم وہ سب باتیں کہہ چکے ہیں جو ہمیں ان جہوٹوں کا رد ہے۔
واما ثناء هذا الرجل على الشيخ البطالوي اعني صاحب جريدة الاشاعة
اور جو اس شخص نے شیخ بٹالوی کی تعریف لکھی ہے یعنے محمد حسین صاحب رسالہ اشاعۃ السنہ
محمد حسين وقوله انه نعم الرجل ويستحق التحسين۔ فما نفهم سر هذا الامر ونتعجب غاية التعجب
کی اور کہا کہ یہ شخص اچھا آدمی اور قابل تحسین ہے۔ سو ہم اس بات کا بہید نہیں سمجھتے اور ہم نہایت متعجب ہیں کہ کس
كيف اثنى عليه الرجل الذي يسب رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا يرضى عن مؤمن الذي يحب رسول الله
طرح محمد حسین کی ایسے شخص نے تعریف کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے اور کسی ایسے مومن سے راضی نہیں جو محب رسول ہے

ويشتم نبينا وسيدنا صلى الله عليه وسلم بكلمات ترتجف منها قلوب المسلمين ـ وما ننكر

اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسے کلموں کے ساتھ گالیاں نکالتا ہے جس سے مسلمانوں کے دل کانپ جاتے ہیں

هذا الثناء لعل البطالوى يكون عند المتنصرين هكذا ولعله نطق بكلمة سرت اعداء

اور ہم تعریف سے انکار نہیں کرتے شاید شیخ بٹالوی کرشٹانوں کی نظر میں ایسا ہی ہو اور شاید وہ کوئی ایسا کلمہ بول اٹھا ہے جو دشمنان

رسول الله ولكنا ما نرى ان نتكلم في هذا ولا نطول الكلام فيه وكل احد يوخذ بقوله

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اچھا معلوم ہوا لیکن ہم مناسب نہیں دیکھتے جو اس بارہ میں کلام کریں اور اس امر میں ہم کلام کو طول دینا نہیں چاہتے

والله يرى عباده الصالحين والطالحين ـ

اور ہر یک اپنے قول سے پکڑا جائیگا اور خدا تعالے نیک بختوں اور بدبختوں کو دیکھ رہا ہے ـ

واما قول هذا الواشى وزعمه كاني اريد ملكوتا في الارض او امارة

اور اس نکتہ چین کا یہ قول اور یہ گمان کہ گویا میں دنیا کی بادشاہت چاہتا ہوں یا اپنی قوم میں امیر

في القوم فان هي الا افتراء مبين ـ ونشهد كل من يسمع انا لسنا طالبي ملكوت الارض

بننے کی مجھے خواہش ہے سو یہ باتیں کھلا کھلا افترا ہے ـ اور ہم ہر یک کو جو سننے والا ہے گواہ کرتے ہیں جو ہم دنیا کی بادشاہت کے طالب نہیں

ولا نريد امارة هذه الدنيا وزينتها الفانية ان نريد الا ملكوت السماء التي لا تنفد ولا تفنى

اور نہ ہم دنیا کی امیری کو چاہتے ہیں اور نہ ہم اس دار فانی کی زینت کے خواہشمند ہیں ہم صرف اس آسمانی بادشاہت کو چاہتے ہیں جسکا انجام نہیں

ولا تنقضي بالموت ولا نطلب قهر الناس بالحكومة والسياسة والقضاء بل نطلب عزيمة

اور نہ کبھی وہ زوال پذیر ہے اور نہ مرنے سے دور ہو سکتی ہے اور ہم نہیں چاہتے کہ حکومت اور سیاست اور فرمان روائی کے ساتھ لوگوں کو مغلوب

قاهرة الاهواء في الرضا المولى الذي هو احكم الحاكمين ـ وليس اصولنا اشاعة الفساد

کریں بلکہ ہم ایسے عزم کے طالب ہیں جو رضائے مولی احکم الحاکمین کیلئے نفسانی جذبات پر غالب ہو اور ہمارا یہ اصول نہیں کہ ہم فساد

والطلاح والتبار بل ندعو الى الصلح والصلاح وطريق الابرار ونريد ان يتوب الخلق توبة

اور بدبختی اور ہلاکت کی راہوں کی اشاعت کریں بلکہ ہم ان لوگوں کو صلح اور نیکی اور نیکوکاروں کے طریق کیطرف بلاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگ

الاخيار واعظم مدعانا ان يطلب الناس حقيقة الايمان ويرغبوا الى فهم دقايق العرفان

ایسی توبہ کریں جسطرح نیک لوگ توبہ کرتے ہیں اور ہمارا بڑا مدعا یہی ہے کہ لوگ ایمان کی حقیقت کو ڈھونڈیں اور دقائق عرفان کیطرف رغبت کریں

ويكثر التراحم والتحنن فيهم وينتهون السيئات وانواع الهنات فنجتهد لتحصيل

اور باہم رحم اور مہربانی انہیں زیادہ ہو جائے اور بدیوں اور بدکاریوں سے رک جائیں سو ہم اسی مقصد کے حاصل کرنے کے لئے

هذا المقصد بالمواعظ الحسنة والدعاء والنظر والهمة هذه اصولنا فمن عزا الينا خلاف

مواعظہ حسنہ اور دُعا اور نظر اور ہمت کے ساتھ کوشش کر رہے ہین یہ ہمارا اصول ہے پس جو شخص اسکے برخلاف

ذلك فقد افترى علينا وما اقامنا على هذا الا الرب الذي يرسل نوره عند غلبة الظلام

ہماری طرف کوئی بات نسبت کرے سو اُسنے ہمپر افترا کیا اور ہمین اسبات پر صرف اللہ تعالےٰ نے قائم کیا ہے وہ خدا جو اندہیری کیوقت

ويبدي دواء عند كثرة السقام وينجي عباده المضطرين - ولا شك ان الفتن قد كثرت

اپنا نور بھیجتا ہے اور بیماری کی کثرت کیوقت دوا ظاہر کرتا ہے اور اپنے بندونکو بیقراری کی حالتین بچا لیتا ہے - اور کچھ شک نہین کہ فتنے زمین مین

في الارض وصعدت الادخنة الى السماء وهبّت رياح مفسدة مبيدة من كل طرف

پر بہت بڑھ گئے ہین اور بہت سے دُخان آسمان کیطرف چڑھے ہین اور بگاڑنیوالی اور ہلاک کرنیوالی ہوائین ہر ایک طرف اور ہر ایک

الى اقصى الارجاء ولو فصّلنا هذا الفتن كلها لاحتجنا الى المجلدات وابكينا كثيرا من الباكين

ناحیہ سے چلی ہین اگر ہم ان تمام فتنون کی تفصیل کرنا چاہین تو ہمین کئی کتابین لکھنے کیطرف حاجت پڑیگی اور ہم

والباكيات وزلزلنا اقدام السامعين - وانتم تعلمون ان لكل داءٍ دواءً ولكل ظلام

کئی مردون اور عورتون کو رولائینگے اور سننے والون کے قدم ہلائینگے اور آپ جانتے ہین کہ ہر ایک بیماری کی ایک دوا اور ہر ایک اندہیری

ضياءٌ فاراد ربي ان ينير الدنيا بعد ظلماتها والله يفعل ما يشاء اءنتم تنكرونه يا معشر

کیواسطے روشنی ہے سو میرے پروردگار نے ارادہ کیا کہ دُنیا کو اندہیری کے بعد روشن کرے کیا اے عقلمندو تمہین اس سے

العاقلين - ومع ذلك لسنا نميس كالامراء بل نمشي في الطمر كالفقراء ولا نجر ثوب الخيلاء

کچھ انکار ہے اور باوجود اس کے ہم امیرون کیطرح ناز سے نہین چلتے بلکہ ہم فقیرون کیطرح پھٹے پورانے کپڑون مین

ونشكر القيصرة وحكامها على ما احسنوا الينا في ايام الضراء وندعو لها صدقا وحقا

چلتے ہین اور رعونت کے کپڑے ہم لٹکانا نہین چاہتے اور قیصرہ اور اُسکے حکام کا اُنکے ان احسانون کیوجہ سے شکر کرتے ہین جو سختی کے زمانون

ونرسل اليها هدية الدعاء وندعوها بقول ليّن الى الاسلام لتدخل في نعماء

مین ہمنے دیکھے ہین اور قیصرہ کیلئے ہم صدق دل سے دُعا کرتے ہین اور دعا کا ہدیہ اسکو بھیجتے ہین مگر یہ بات ہے کہ ہم اُسکے مذہب سے راضی نہین ہین اور ہم جانتے

ابد الآبدين بيد اننا لا نرضى بمذهبها ونحسبها من الخاطئين الضالين واعجبنا انها مع كمال حزمها

ہین کہ وہ خطاکارون اور گمراہون کا مذہب ہے اور ہم ادب اور نرمی سے اسکو اسلام کیطرف بلاتے ہین تاکہ وہ ہمیشہ کی نعمتون مین داخل ہوجاوے اور ہمین تعجب ہے

ولطافة فهمها في امور الدنيا تعبد عبدا عاجزا وتحسبه رب العالمين - سبحانه لا شريك له

کہ ملکہ معظمہ باوجود اس قدر ہشیاری اور لطافت فہم کے جو اُسکو امور دُنیا مین حاصل ہے ایک عاجز بندہ کی پرستش کرتی ہے اور اسکو اپنا رب سمجھے حالانکہ وہ حقیقی

وان شاء لخلق الوفا مثل عیسےٰ او اکبر وافضل منه ۔ خلق ومن یعلم اسرارہ فتوبوا واتقوا
اُسکا کوئی شریک نہین اگر چاہے تو ہزارون عیسیٰ بلکہ اُس سے افضل اور اعلیٰ پیدا کردے اور پیدا کرسکتا ہی اور اُسکے بہید وںکو کون جانتا
ان تجعلوا له شرکاء وآتوہ مسلمین ۔ وکیف نظن ان عیسےٰ هو الله وما قرءنا فلسفة یثبت
ہی پس ان باتون سے توبہ کرو کہ اُسکا کوئی شریک ٹہراؤ اور اُسکے فرمانبردار بدل بنجاؤ اور کس طرح ہم گمان کرین کہ عیسیٰ ہی خدا ہی اور ہمنے
منها ان رجلا کان یاکل ویشرب ویبول ویتغوط وینام ویمرض ولا یعلم الغیب ولا یقدر
توکوئی ایسا فلسفہ نہین پڑہا جس سے یہ ثابت ہو کہ ایک آدمی کہاتا پیتا بول کرتا پاخانے جاتا سوتا بیمار رہتا اور علم غیب سے بے بہرہ اور
علی دفع الاعداء ودعا لنفسه عند مصیبة مبتهلا متضرعا من اول اللیل الی اخرہ
دشمنون کو دفع کرنیسے عاجز ہو اور مصیبت کے وقت شام سے صبح تک دعا کرے وہ دعا بہی قبول نہ ہو اور
فما اجیبت دعوته وما شاء الله ان یوافق ارادته بارادته وقادہ الشیطان الی جبل
خدا تعالیٰ نہ چاہے کہ اپنے ارادہ کو اُسکے ارادہ سے متحد کرے اور شیطان اُسکو ایک پہاڑ کیطرف
فاتبعه فما استطاع ان یفارقه ومات قائلا ایلی ایلی لما سبقتنی ومع ذلك اله وابن اله
کہینچ لیجائے اور وہ اُسکو روک نہ سکے اور اُسکے پیچہے چلا جائے اور یہ بات کہتا کہتا مر گیا ہو کہ ای میری خدا ای میری خدا تونے مجہے کیون چہوڑ دیا
سبحانه ان هذا الا بهتان مبین ۔
اور باوجود ان سب نقصانون کے خدا بہی ہو اور خدا کا بیٹا بہی ۔ اللہ جلشانہ ان عیبون سے پاک ہی اور یہ صریح بہتان ہی ۔
وانی رئیت عیسےٰ علیه السلام مرارا فی المنام ومرارا فی الحالة الکشفیة
اور مینے بارہا عیسیٰ علیہ السلام کو خواب مین دیکہا اور بارہا کشفی حالتمین ملاقات ہوئی اور ایک ہی
وقد اکل معی علی مائدة واحدة ورئیته مرة واستفسرته ما وقع قومه فیه فاستوی علیه
خوان مین میرے ساتہہ اُسنے کہایا اور ایک دفعہ مینے اُسکو دیکہا اور اُس فتنہ کے بارہ مین پوچہا جسمین اُسکی قوم مبتلا ہوگئی ہی پس اُسپر
الدهش وذکر عظمة الله وطفق یسبح ویقدس واشار الی الارض وقال انما انا ترابی وبری
دہشت غالب ہوگئی اور خدا تعالیٰ کی عظمت کا اُسنے ذکر کیا اور اُسکی تسبیح اور تقدیس مین لگ گیا اور زمین کیطرف اشارہ کیا اور کہا کہ مین تو
مما یقولون فرئیته کالمنکسرین المتواضعین ۔ ورئیته مرة اخری قائما علی عتبة بابی
صرف خاکی ہون اور ان تہمتون سے بری ہون جو مجہہ پر لگائی جاتی ہین پس مینے اسکو ایک متواضع اور کسر نفسی کرنیوالا آدمی پایا اور ایکمرتبہ مینے اُسکو دیکہا کہ میرے
وفی یدہ قرطاس کصحیفة فالقی فی قلبی ان فیها اسماء عباد یحبون الله ویحبهم وبیان
دروازہ کی دہلیز پر کہڑا ہی اور ایک کاغذ خط کیطرح اُسکے ہاتہہ مین ہی سو میرے دل مین ڈالا گیا کہ اس خط مین اُن لوگون کے نام درج ہین کہ جو خدا تعالیٰ کو دوست رکہتے

[illegible]

مراتب قربهم عند الله فقرءتها فاذا فی اخرها مکتوب من الله تعالیٰ فی مرتبتی عند ربی

اور اسمیں انکے ان مراتب قرب کا بیان ہے جو عند اللہ انکو حاصل ہیں پس میں نے اس خط کو پڑھا سو کیا دیکھتا ہوں کہ اسکی آخر میں میری مرتبہ کی نسبت

هو منّی بمنزلة توحیدی وتفریدی - فکاد ان یعرف بین الناس - هذا ما رئیت

خدا تعالیٰ کیطرف سے یہ لکھا ہوا ہے کہ وہ مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید اور عنقریب وہ لوگوں میں مشہور کیا جائیگا یہ ہے جو میں نے دیکھا

ویکفیك ان کنت من الطالبین - لا یقال انها رؤیا او کشف ومن المحتمل ان یتمثل الشیطان

اور یہ تجھے کفایت کرتا ہے اگر تو حق کا طالب ہے - یہ کہنا بیجا ہے کہ یہ تو ایک خواب یا کشف ہے اور ممکن ہے کہ ایسے واقعات میں شیطان متمثل ہوکر

فی مثل هذه الواقعات فان الشیطان لا یتمثل بصورة الانبیاء فتقبل هذا السر الجلیل

ظاہر ہو کیونکہ شیطان انبیاء کی صورت پر متمثل نہیں ہوتا پس اس بزرگ بھید کو قبول کر اور جو کچھ اسکی مخالف

ولا تقبل ما قیل وانا قرءنا علیك معارف الله فهل لك ان ترغب فیها وتکون من الصالحین

کہا گیا اسکو مت قبول کر اور ہمنے تجھ کو معارف الٰہی پڑھ سنائے پس کیا تجھے کچھ خواہش ہے کہ انمیں تو رغبت کرے اور نیکوں میں سے ہو جاے

ذکر بعض اعتراضات الواشی وردّها

نکتہ چین مذکور کے بعض اعتراضات کا ذکر اور ان کا ردّ

منها قوله ان قسیسی هذا الزمان لیسوا بدجّالین ثم بعد ذلك حثّ الحکومة

انمیں سے ایک یہ اسکا قول ہے کہ اس زمانہ کے پادری دجال نہیں پھر اسکے بعد اسنے گورنمنٹ برطانیہ کو میرے

البرطانیة علی ایذائی ویشیر الی ان هذا الرجل یعتقد ان هذه الدولة هی الدجال المعهود

ایذا کے لئے ترغیب دی ہے اور اس بات کیطرف اشارہ کرتا ہے کہ اس شخص کا یہ اعتقاد ہے کہ یہی گورنمنٹ دجال معہود ہے

وانه من الباغین +

اور یہ شخص باغی ہے +

اما الجواب فاعلم اننا لا نسمی الدولة البریطانیة دجالا معهودا بل نعلم

سو اسکے جواب میں جاننا چاہئے کہ ہم اس گورنمنٹ کا نام دجال نہیں رکھتے بلکہ ہم یقین رکھتے اور جانتے ہیں

ونستیقن ان هذه الدولة محققة عاقلة مفکرة فی حقائق الموجودات وقد رزقها الله

کہ یہ گورنمنٹ عقلمند اور محقق اور حقایق موجودات میں فکر کرنیوالی ہے اور خدا نے اسکو علم اور حکمت اور فلسفہ اور کئی قسم

من العلم والحكمة والفلسفة وانواع الصناعات وحفت بها المعقولات فهي
کی صناعتون سے حصہ دیا ہے اور علم معقول کی چمکین اُسکے محیط ہو گئی ہین پس اسیوجہ سے یہ گورنمنٹ جھوٹی باتون
تعرف الترهات وتفض ختم سر المزورات وليست من الذين يرضون بالهذيانات
کو خوب پہچانتی اور جھوٹھ کے سربستہ راز کی مُہر توڑتی ہے اور اُنہین سے نہین جو بیہودہ باتون پر راضی ہو جائین
فكيف يمكن ان تؤمن بهذه الخرافات بل تحسبها كسمر لا اصل له او كطيف مركب من الخزعبلات
پس کیونکر ممکن ہے کہ یہ گورنمنٹ ایسی باتون پر ایمان لاوے بلکہ یہ تو اوسکو ایک بے اصل کہانی سمجھتی ہے اور ایک خواب پریشان کیطرح
ومع ذلك لا ميل لها اصلا الى الدينيات وفتن قلبها حب الدنيا وشوق الحكومات
اباطیل کا مجموعہ خیال کرتی ہے اور علاوہ اسکے اس گورنمنٹ کو دینیات کیطرف کچھ توجہ نہین اور دُنیا کی محبت اور حکومتون نے اسکے دل کو اپنی
فهي غريقة في دنياها من الراس الى القدم في كل الخطوات ولا تميل الى دين واذا مالت
طرف کھینچا ہوا ہے سو وہ سر سے قدم تک دُنیا مین غرق ہے اور کسی دین کیطرف اُسکو میل نہین اور اگر کسیوقت میل ہو گی تو
فالى الاسلام فلا تقبل الا هذا الدين وملة خاتم النبيين۔
اسلام کیطرف اور صرف دین اسلام کو قبول کریگی اور ملت خاتم النبیین مین داخل ہو گی۔
وانا نرى انها ترمقه بعين المحب وليست على الضلالة كالمكب بل تزجي ايامها
اور ہم دیکھتے ہین کہ وہ اسلام کو بنظر محبت دیکھتی ہے اور گمراہی پر نگونسار نہین بلکہ تدبر مین اپنے دنون کو بسر کرتی ہے
في التدبر ولا تعرض كالمتكبر واني اجد آثار رشدها واظن انها ستميل اليه ولا
اور متکبر کیطرح کنارہ کش نہین اور مین اُسکے رشد کے آثار پاتا ہون اور گمان کرتا ہون کہ وہ جلد اسلام کیطرف میل کریگی
يتركها الله في الغافلين الضالين۔ وقد دخل من علماءهم في ديننا طائفة من شبان
اور خدا اسکو گمراہون اور غافلون مین نہین چھوڑیگا۔ اور ایک طائفہ اُنکے علماء کا ہمارے دین مین داخل ہو گیا جو جوانان
روقة وشارة مرموقة وآخرون منهم يكتمون ايمانهم الى حين۔ وانا نرى ان
خوشرو اور پسندیدہ صورت ہین اور اُنہین سے ایسے بھی ہین جو ایمان ایک وقت تک پوشیدہ رکھتے ہین اور ہم دیکھتے ہین کہ ہماری
ملكتنا المكرمة مرجوة الاهتداء وقد اعطيت لقلبها حب الاسلام وشوق هذا الضياء وعسى ان يجعل
ملکہ مکرمہ ہدایت پانیکے لئے امید کی جگہ ہے اور اُسکے دل کو حب اسلام اور شوق اس روشنی کا دیا گیا ہے اور عنقریب ہے کہ خدا تعالی اس ملکہ نور
الله نور توحيده في قلب هذه الملكة الزهراء وقلوب ابناءها العقلاء وليس على الله بعزيز بل قدرته صالحة
وجہ کے دل اور اُس کے شہزادون کے دلون مین نور توحید ڈالدے اور خدا تعالی پر یہ مشکل نہین بلکہ اُسکی قدرت ایسی ہی کام

لهذه النور وهو علی کل شیء قدیر وانه یجذب الیه قلوب الطالبین۔ وکذلک نری ان

کرتی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور وہ اپنی طرف طالبون کے دل کہینچ لیتا ہے اور اسی طرح ہم دیکہتے ہین کہ بڑے بڑے

اعاظم ارکان الدّولة یمیلون الی التوحید یومًا فیوما وقد نفرت قلوبهم من مثال

رکن اس گورنمنٹ کے دن بدن توحید کیطرف مائل ہوتے جاتے ہین اور ان کے دل ان عقاید باطلہ سے نفرت کر گئے ہین

هذه العقائد الباطلة ولا یلیق بشانهم ان یعبد وا بشرا مثلهم فی الضعف واللوازم

اور ان کی شان کے لایق بہی نہین کہ اپنے جیسے آدمی کی پرستش کرین جو انسانون کیطرح صفات مین اور تمام

الانسانیة وکیف وقد اعطاهم الله انواع العلوم وحظًا وافرًا من الفهم والعقل ولا نجد

لوازم انسانیت مین اُن کا شریک ہے اور ایسا شرک اُن سے کیونکر ہو سکے اور خدا نے انکو کئی قسم کے علم عطا کئے ہین اور فہم اور عقل بہت دیا

فی محققی هذا القوم رجلا یرضی بهذه الاباطیل الا نادرا کالشعرة البیضاء فی اللمة

کی ہے اور ہم اس قوم کے محققون مین سے کوئی ایسا شخص نہین پاتے جو ان واہیات باتون پر راضی ہو مگر شاذ و نادر جو اس ایک بال کیطرح ہے

السوداء وانّی اعلم انهم بیض الاسلام وستخرج منهم افرخ هذه الملة وستصرف وجوههم

جو سیاہ بالون مین ہو اور مین جانتا ہون کہ یہ لوگ اسلام کے انڈے ہین اور عنقریب انہین سے اس ملت کے بچے پیدا ہونگے اور انکے مونہہ الہی دین

الیٰ دین الله انهم قوم یفتشون کل امر ولا یغضون الطرف من الحق الذی حصحص ولا

کیطرف پہیرے جائینگے کیونکہ یہ ایک ایسی قوم ہے کہ جو ہر ایک بات کی تفتیش کرتی ہے اور اس حق سے آنکہہ بند نہین کرتی جو کہل گیا ہو

یتنکبون من قبول الحق ویطلبون ولا یلغبون ومن طلب فوجد ولو بعد حین

اور حق کے قبول کرنے سے شرم نہین کرتی اور ڈہونڈہتی ہے اور تہکتی نہین اور جو ڈہونڈیگا پائیگا اگرچہ کچہہ دیر کے بعد پاوے۔

واما ما خوّف الواشی المزور الحکومة البریطانیة عن بغاوتنا فما هذا

اور اس نکتہ چین نے جو دولت برطانیہ کو میری بغاوت سے ڈرایا ہے سو یہ تو ایک صرف سخن چینی

الا وشاء وشتم ولیس علی سرّنا ختم والدولة اعرف من هذا الواشی وهو ابن الایام وبیتنا

اور گالی ہے اس سے زیادہ نہین اور ہماری بہید پر تو کوئی مہر نہین ہے اور گورنمنٹ اس نکتہ چین کی نسبت زیادہ واقف اور زمانہ

عندها فی هذه النواح علم الاعلام وتعلم رعایاها طبقا عن طبق فلا یخفی علیها غرض هذا الواشی

دیدہ ہے اور ہمارا خاندان اسکی نزدیک اس نواح مین اول درجہ کا مشہور ہے اور اپنی رعایا کو وہ درجہ بدرجہ پہچانتی ہے سو اُس پر نکتہ چین

ولیس بمستور علیها سر فزعه ومقصد جزعه بل هی تعلم حق العلم امثاله الذین یریدون

کی غرض پوشیدہ نہین اور اس پر اس نکتہ چین کے اس جزع فزع کا اصل مقصد چہپا نہین بلکہ وہ ایسے لوگون کو خوب جانتی ہے

مخافة الحكام من سورة تعصّبهم وفورة عداوتهم وفساد فطرتهم وما في وعاءهم
کہ جو حکام کو اپنے جوش تعصب اور عداوت اور فساد فطرت سے دہوکا دینا چاہتے ہین اور اُن کے برتن مین بجز فساد کے زہر کے
الا سمّ الفساد وما في قلبهم الا مقت الارتداد اعرضوا عن المهيمن وجلاله وعثوا
اور کچہہ نہین اور اُن کے دل مین بجز مرتد ہونے کے دشمنی کی اور کوئی بات نہین خدا تعالی اور اسکے جلال سے ان لوگون نے
في الارض مفسدين ـ وقد كتبنا غير مرة انا نحن من نصحاء الدولة ودواعي خيرها
مُنہہ پہیر لیا اور زمین مین فساد پر آمادہ ہوگئے ہین اور ہم کئی مرتبہ لکہہ چکے ہین کہ ہم گورنمنٹ کے خیر خواہون سے ہین اور کیونکر نہ ہون اور خدا تعالی
وكيف وقد جبر الله مصائبنا بها وازال بها مرارة حياتنا وكنا في ارض محياة فاهلك
نے اسکے سبب سے ہماری مصیبتون کو دور کیا اور نیز اس سے ہماری زندگی کی تلخی کو دور فرمایا اور ہم سانپون والی زمین پر بستے تہے تو اسکے
بها كل حية كانت حولنا وان لها علينا احسانا عظيما فلن ننسى احسانها وانا من الشاكرين
ساتھ خدا تعالی نے اُن سانپون کو ہلاک کیا جو ہمارے گرد تہے اور اسکا ہم پر بڑا احسان ہے سو ہم اُس احسان کو بہول نہین سکتے اور ہم شکر گذار ہین
(واما ما ذكر هذا الواشي قصة جهاد الاسلام وظن ان القرآن يحث على الجهاد
اور جو اس نکتہ چین نے جہاد اسلام کا ذکر کیا ہے اور گمان کرتا ہے کہ قرآن بغیر لحاظ کسی شرط کے جہاد پر
مطلقا من غير شرط من الشرائط فاىّ زور وافتراء اكبر من ذلك ان كان احد من
برانگیختہ کرتا ہے سو اس سے بڑھکر اور کوئی جہوٹھ اور افترا نہین اگر کوئی سوچنے والا ہو سو جاننا چاہیئے کہ قرآن
المتدبرين ـ فليعلم ان القرآن لا يامر بحرب احد الا بالذين يمنعون عباد الله ان
شریف یون ہی لڑائی کے لئے حکم نہین فرماتا بلکہ صرف اُن لوگون کے ساتہہ لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے
يؤمنوا به ويدخلوا في دينه ويطيعوه في جميع احكامه ويعبدوه كما اُمروا والذين يقاتلون
جو خدا تعالی کے بندون کو ایمان لانے سے روکین اور اس بات سے روکین کہ وہ خدا تعالی کے حکمون پر کاربند ہون اور اسکی عبادت
بغير الحق ويخرجون المؤمنين من ديارهم واوطانهم ويدخلون الخلق في دينهم جبرا
کرین اور ان لوگون کے ساتھ لڑنے کیلئے حکم فرماتا ہے جو مسلمانون سے بےوجہ لڑتے ہین اور مومنون کو اُن کے گہرون اور وطنون
وقهرا ويريدون ان يطفئوا نور الاسلام ويصدون الناس من ان يسلموا اولئك الذين
سے نکالتے ہین اور خلق اللہ کو جبراً اپنے دین مین داخل کرتے ہین اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہین اور لوگون کو مسلمان ہونے سے
غضب الله عليهم ووجب على المؤمنين ان يحاربوهم ان لم ينتهوا فانظر هذه الدولة اي فساد
روکتے ہین یہ لوگ ہین جنپر خدا تعالی کا غضب ہے اور مومنون پر واجب ہے جو انسے لڑین اگر وہ باز نہ آوین مگر اس گورنمنٹ کو دیکھو کہ کون فساد

توجد فیہا من هذه المفاسد اٴیمنعنا من صلواتنا وصومنا وحجنا واشاعة مذهبنا

ان فسادون مین سے ان مین پایا جاتا ہے کیا وہ ہمین ہماری نماز اور روزہ اور اشاعت مذہب سے ہمکو منع کرتی ہے یا دین

او تقاتلنا فی دیننا او تخرجنا من اوطاننا او یجعل الناس نصاریٰ ظلماً وجبراً کلا بل

کے بارے مین ہمسے لڑتی ہے یا ہمین ہمارے وطنون سے نکالتی ہے یا لوگون کو جبر اور ظلم سے عیسائی بناتی ہے ہرگز نہین

انها بریة من کل هذه الالزامات بل هي لنا من المعینین ثم انظر الی احکام علمنا القرآن

بلکہ وہ ہمارے لئے مددگارون مین سے ہین پھر قرآن کی اُن حکمون پر نظر ڈالو جنہین خدا تعالیٰ ہمین سکھاتا ہے کہ ہمین انکے ساتھہ کیا

للذین احسنوا الینا وراعوا شئوننا وکفلوا شجوننا ومانوا واٰوونا بعد ما کنا تائهین ـ

معاملہ کرنا چاہیئے جو ہم پر احسان کرین اور ہماری کامونکی رعایت کرین اور ہماری حاجات کے متکفل ہو جائین اور ہمارے بوجہون کو اٹھائین

ایمنعنا ربّنا من ان نحسن الی المحسنین ونشکر المنعمین ـ کلا بل القرآن یامر بالقسط

اور ہمین پریشان گردی کے بعد اپنی پناہ مین لے آوین کیا خدا تعالیٰ ہمکو اس سے منع کرتا ہے کہ ہم نیکی کرنیوالون کے ساتھہ نیکی کرین اور دلی نعمتون کا

والعدل والاحسان والله یحب المقسطین ـ وقد قال فی القرآن ولتکن منکم امّة یدعون

شکر ادا کرین ہرگز نہین بلکہ وہ تو انصاف اور عدل اور احسان کرنیکے لئے فرماتا ہے اور وہ انصاف کرنیوالون کو دوست رکھتا ہے اور قرآن مین اُس نے

الی الخیر ویامرون بالمعروف وینهون عن المنکر وما قال ولتکن منکم امة یقتلون الکفار

یہ فرمایا ہے کہ تم مین سے ہمیشہ ایسے لوگ ہوتے رہین جو نیکی کیطرف بلاوین اور امر معروف اور نہی منکر کرین اور یہ نہین کہا کہ تم مین سے لوگ ہمیشہ ایسے

ویدخلونهم جبرًا فی دینهم وقال جادلهم (اے جادل النصاریٰ) بالحکمة والموعظة

ہوتے رہین کہ جو کافرونکو قتل کرین اور اُن کو اپنے دین مین جبراً داخل کرتے رہین اور اُس نے یہ تو کہا کہ عیسائیون سے حکمت اور نیک نصیحت

الحسنة وما قال اقتلوهم بالسیوف والصوارم الا بعد صدهم عن سبیل الله ومکرهم

کے طور پر بحث کرو اور یہ نہین کہا کہ انکو تلوارون سے قتل کر ڈالو ـ مگر اس حالت مین جبکہ وہ دین سے روکین اور اسلام کا نور بجھانے کیلئے

لاطفاء نور الاسلام وقیامهم فی مقام المعادین فانظر ما قال ربنا رب العالمین

منصوبے برپا کرین اور دشمنون کے مقام مین کھڑے ہو جائین ـ پس دیکھہ تو سہی ہمارے پروردگار نے جو تمام عالمون کا رب ہے کیسا کچھ فرمایا ہے

وقد بیّنا لك ان الحرب لیس من اصل مقاصد القرآن ولا من جذر تعلیمه وانما

اور ہم بیان کر چکے ہین کہ لڑائی اور جہاد اصل مقاصد قرآن مین سے نہین اور وہ صرف ضرورت کیوقت سے تجویز

هو جوّز عند اشتداد الحاجة وبلوغ ظلم الظالمین الی انتهاءه واشتعال جور الجائرین

کیا گیا ہے یعنی ایسے وقت مین جبکہ ظالمون کا ظلم انتہا تک پہنچ جائے اور پیروی کرنے کے لئے

ولكم أسوة حسنة في غزوات رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف صبر على ظلم الكفار

طریق عمل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بہتر ہے دیکھو کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے ایذا پر اس زمانہ تک

الى مدة يبلغ فيه صبي الى سن بلوغه فصبر وكان الكفار يوذونه في الليل والنهار

صبر کیا جسمین ایک بچہ اپنے سن بلوغ کو پہنچ جاتا ہے اور کافر لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ دکہہ دیتے اور

ينهبون اموال المومنين كالاشرار ويقتلون رجالهم ونساءهم بتعذيبات تحدر

رات دن ستاتے اور شریرون کیطرح انکے مالون کو لوٹتے اور مسلمانون کے مردون اور عورتون کو قتل کرتے اور ایسی بڑے

بتصورها دموع العيون وتقشعر قلوب الاخيار وكذلك بلغ الايذاء الى انتهاء حتى هموا

بڑی عذابون سے مارتے ... کہ انکے یاد کرنے سے آنکھونکے آنسو جاری ہوتے ہین اور نیک آدمیونکے دل کانپتے ہین اور اسیطرح

بقتل نبي الله فامره ربه ان يترك وطنه ويهرب الى المدينة مهاجرا من مكة فخرج رسول

دکہہ انتہا کو پہنچ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وطن سے نکالے گئے یہان تک کہ اُن لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنیکا

الله صلى الله عليه وسلم من وطنه باخراج قومه ومع ذلك ما كان الكفار منتهين —

قصد کیا سو اُسکے رب نے اُس کو حکم دیا تا وہ مدینہ بھاگ جائے سو آنحضرت اپنے وطن سے کفار کے نکالنے سے ہجرت کر گئے اور ابھی کفار نے ایذا

بل لم يزل الفتن منهم تستعر ومحجة الدعوة تعر حتى جلبوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم خيلهم ورجالهم

رسانی مین بس نہین کی تہی بلکہ وہ فتنے بھڑکاتے اور دعوت کے کامونمین مشکلات ڈالتے یہانتک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی

وضربوا خيامهم في ميادين بدر بفوج كثير قريبا من المدينة وارادوا استيصال الدين

اپنے سوارون اور پیادون کے چڑہائی کی اور بدر کے میدان مین جو مدینہ سے قریب ہے اپنی فوج کے خیمے کہڑے کر دئے اور چاہا کہ

فاشتعل غضب الله عليهم ورأى قبح جفاءهم وشدة اعتداءهم فنزل الوحي على رسوله

دین کی بیخکنی کر دین تب خدا کا غضب اُنپر بھڑکا اور اُس نے انکے بڑے ظلم اور سختی کے ساتھ حد سے تجاوز کرنا مشاہدہ کیا سو اُسنے اپنی وحی

وقال أذن للذين يقاتلون بانهم ظلموا وان الله على نصرهم لقدير فامر الله رسوله

اپنے رسول پر اُتاری اور کہا کہ مسلمانون کو خدا نے دیکہا جو ناحق اُنکے قتل کے لئے ارادہ کیا گیا ہے اور وہ مظلوم ہین اِسلئے اُنہین مقابلہ

المظلوم في هذه الاية ليحارب الذين هم بدءوا اول مرة بعد ان رأى شدة اعتداءهم وكمال

کی اجازت ہے اور خدا قادر ہے جو انکی مدد کرے سو خدا تعالی نے اپنے رسول مظلوم کو اس آیت مین ان لوگون کے مقابل پر ہتیار اُٹہانیکی اجازت

حقدهم وضلالهم ورأى انهم قوم لا يرجى بالمواعظ صلاح احوالهم فانظر كيف كان حرب

دی جنکی طرف سے ابتدا تہی مگر اُسوقت اجازت دی جبکہ انتہا درجہ کی زیادتی اور گمراہی انکی طرف سے دیکھلی اور دیکھ لیا کہ وہ ایک ایسی قوم ہے کہ مجرد نصیحتون

رسول الله صلى الله عليه وسلم وما حارب نبي الله اعداء الدين الا بعد ما راهم سابقين في
سے انکی اصلاح غیر ممکن ہے پس اب سوچو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائیون کی کیا حقیقت تھی اور نبی اللہ دشمنان دین سے ہرگز
الترامي بالسهام والتجالد بالحسام وما كان الكفار مقتولين فقط بل كان يسقط من الجانبين
نہین لڑا مگر جبتک کہ اُسنے یہ نہ دیکھ لیا کہ وہ تیر چلانے اور تلوار مارنے مین پیشدستی اور سبقت کرنیوالے ہین اور نیز یہ تو نہین تہا کہ صرف
قتلى وكان الكفار ظالمين ضالين
کفار ہی مارے جاتے تہے بلکہ جانبین سے مرنیوالے کام آتے تہے اور کفار ظالم اور حملہ آور تھے
فليتدبر في هذا المقام كل عاقل حفظه الله تعالى عن الحمق وصانه عن السفاهة
پس اس مقام مین ہر ایک عاقل جسکو خدا نے حمق اور سفاہت اور بد ذہنی خصلتون سے بچا رکھا ہو فکر کرے
وسير اللئام ليظهر عليه حقيقة جهاد الاسلام ولينظر اين اثر الظلم في هذا الجهاد واين
اور سوچے تاکہ اُسپر اسلامی جہاد کی حقیقت ظاہر ہو اور چاہیے کہ دیکھے کہ اس جہاد مین ظلم کا نشان کہان ہین
ايذاء المحسن ذي الانعام بل كان رأس الاسلام في تلك الايام معرضا لدوس الاقدام وقد
اور کہان کسی محسن کو دکھ دیا گیا ہے بلکہ اُن دنون مین تو اسلام کا سر کچلنے کی جگہ مین پڑا ہوا تہا اور مسلمانون پر ایسی مصیبتین پڑی ہوئین
وردت على المسلمين مصائب الى حد يجري الدموع قصتها من المقلتين وتشوي
تہین کہ اُن مصیبتون کا قصہ آنکہون سے آنسو جاری کر دیتا ہے اور دلون کو درد کی آگ سے بریان کرتا ہے
القلوب بنار الآلام فهل من منصف ينظرها ويخاف قهر الرب العلام ام انعدم الانصاف
پس کوئی منصف ہے !!! جو خدا سے ڈرے اور سوچے یا یہ کہ انصاف مخالفون کے دلون سے اُٹھ ہی گیا
من قلوب المخالفين - هذا هو الحق ولا نخبأ الحق ولا نستره والنفاق عندنا اكبر الذنوب
ہے اور یہی بات حق ہے اور ہم حق کو پوشیدہ نہین کرتے اور نہ چھپاتے ہین اور نفاق ہمارے نزدیک سب گناہون سے
والرياء اخطر الخطوب ومن سير الظالمين المشركين
بڑا ہے اور ریا سب کامون سے زیادہ خطرناک ہے اور ظالمون اور مشرکون کی صفات مین سے ہے
فخلاصة قولنا ان مسئلة الغزوة والجهاد ليست محور الاسلام واس نقسه
پس ہماری قول کا خلاصہ یہ ہے کہ مسئلہ دینی لڑائی اور جہاد کا کچہ ایسا مسئلہ نہین جسکو اسلام کا محور اور استقس کہا جاے
كما فهم الجاهلون المخالفون او المتجاهلون من المسلمين بل وردت في كتاب الله تصريحات
جیسا کہ جاہل مخالف سمجھتے ہین یا جیسا کہ بناوٹ سے جاہل بننے والے بعض مسلمان خیال کرتے ہین بلکہ کتاب اللہ مین اسکے برخلاف تصریحات

على خلافها كما سمعت آيات رب العالمين ۔ واما العقيدة المشهورة اعني قول بعض
جیسا کہ تو نے آیتون کو سن لیا اور عقیدہ مشہورہ یعنے قول بعض
العلماء ان المسيح الموعود ينزل من السماء ويقاتل الكفار ولا يقبل الجزية بل اما القتل
علماء کا جو مسیح موعود آسمان سے نازل ہوگا اور کفار سے لڑیگا اور جزیہ قبول نہین کریگا بلکہ دو
واما الاسلام فاعلموا انها باطلة ومملوة من انواع الخطاء والزلة ومن امور تخالف
باتون مین سے ایک ہوگی یا قتل یا اسلام پس جاننا چاہئیے کہ یہ عقیدہ سراسر باطل ہے اور طرح طرح کے خطاؤن اور لغزشون سے بھرا ہوا ہے
نصوص القرآن وما هي الا تلبيسات المفترين ۔ يا حسرة عليهم انهم اطروا عيسى من
اور قرآن کی نصوص صریحہ سے مخالف پڑا ہوا ہے سو وہ صرف مفترون کا افترا ہے اپنر افسوس کہ انہون نے حضرت عیسی کو حد سے
غير حق حتى قال بعضهم انه ملك كريم وليس من نوع الانسان وقال بعضهم ان هو الا
زیادہ بڑھا دیا یہانتک کہ بعض نے کہا کہ وہ فرشتہ ہے انسان نہین اور بعض نے کہا وہ ایک کلمہ
كلمة الله وروح الله وليس في هذه المرتبة شريك له وزاد بعضهم عليه حواشي اخرى وقال هو
اور روح اللہ ہے اور اس صفت مین اسکا کوئی شریک نہین اور بعض نے اسپر اور حاشیے چڑھائے اور کہا کہ وہ
مخلوق اقرب الى الله وافضل من الملائكة فان الملائكة لا يرفعون الى العرش وهو مرفوع
ایک الگ مخلوق ہے جو فرشتون سے بڑھکر ہے کیونکہ ملایک تو عرش پر جا نہین سکتے مگر وہ عرش پر بیٹھا ہے کیونکہ
على العرش لانه مرفوع الى الله فهو افضل من الملائكة كلهم ومن كل ما خلق وذرء هذا
خدا تعالی کیطرف اسکا رفع ہوا ہے اور خدا عرش پر ہے پس وہ ہر ایک فرشتہ اور ہر ایک مخلوقات سے افضل ہے یہ تو
بيان بعض العلماء واما صاحب الانسان الكامل عبد الكريم الذي هو من المتصوفين
بعض علماء کا قول ہے مگر صاحب کتاب انسان کامل عبد الکریم نے جو متصوفین مین سے ہے
فبلغ الامر الى النهاية وقال ان التثليث بمعنى حق ولا حرج فيه وان عيسى كذا وكذا بل
اس بارے مین حد ہی کردی اور کہا کہ تثلیث ایک معنی کے رو سے حق ہے اور اسمین کچھ حرج نہین اور عیسی ایسا اور ایسا ہے بلکہ
اشار الى انه ليس بمخلوق ومنهم من اعتدى في كذبه وقال بسم الله الاب والابن
اسطرف اشارہ کردیا کہ وہ خدا تعالی کی مخلوق مین سے نہین ہے اور بعض آدمی جھوٹھ بولنے مین بہت بڑھ گئے اور یہہ لکھا کہ بسم اللہ الاب والابن
وروح القدس كذلك ايدوا الفرية ونصروها وكان الكذب في اول الامر قليلا
وروح القدس اسیطرح انہون نے جھوٹھ کی تائید کی اور جھوٹھ کو مدد دی اور جھوٹھ پہلے پہلے تو تھوڑا تھا

ثم من جاء بعد کاذب الحق بکذبه کذبا اخر حتے ارتفعت عمارة الکذب وجعل ابن عجوزة

پھر جو شخص ایک جھوٹے کے بعد آیا اسنے کچھ اپنی طرف سے بھی پہلے جھوٹھ پر زیادہ کیا یہانتک کہ جھوٹھ کی عمارت بہت اونچی ہوگئی اور

ابن الله وبعد ذلك جُعل الٰهُ العالمين الا لعنة الله علے الکاذبین - ان عیسیٰ الا نبی الله کانبیاء

ایک بڑھیا عورت کا بچہ خدا کا بیٹا بنایا گیا اور پھر خدا کہکے مانا گیا خبردار رہو جھوٹھون پر خدا کی لعنت ہو عیسیٰ صرف ا ور نبیون کیطرح

اٰخرین وان ھو الا خادم شریعة النبي المعصوم الذے حرم الله علیه المراضع حتے اقبل علی ثدی اُمّه

ایک نبی خدا کا ہے اور وہ اُس نبی معصوم کی شریعت کا ایک خادم ہے جسپر تمام دودہ پلانے والی حرام کیگئی تہین یہانتک کہ

وکلمه ربه علے طور سینین وجعله من المحبوبین ھذا ھو موسیٰ [+] فتی الله الذي اشار الله في

اپنی ماں کی چہاتیوں تک پہنچایا گیا اور اُسکا خدا کوہ سینا مین اُس سے ہمکلام ہوا اور اسکو پیارا بنایا آوہی موسیٰ مرد خدا ہے جسکی نسبت

کتابه الی حیاته وفرض علینا ان نؤمن بانه حیٌّ فی السّماء ولم یمت ولیس من المیتین

قرآن مین اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہمپر فرض ہوگیا کہ ہم اسبات پر ایمان لاوین کہ وہ زندہ آسمان مین موجود ہے اور مردون مین سے نہین -

واما نزول عیسیٰ من السّماء فقد اثبتنا بطلانه فی کتابنا الحمامة

مگر یہہ بات کہ حضرت عیسیٰ آسمان سے نازل ہونگے سو ہمنے اس خیال کا باطل ہونا اپنی کتاب حمامة البشری مین بخوبی ثابت

وخلاصته انا لا نجد فی القرآن شیئا فی ھذا الباب من غیر خبر وفاته الذی نجد ھلے فی

کردیا ہے اور خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ ہم قرآن مین بغیر وفات حضرت عیسیٰ کے اور کچھہ ذکر نہین پاتے اور وفات کا ذکر نہ ایک جگہہ

مقامات کثیرة من الفرقان الحمید نعم جاء لفظ النزول في بعض الاحادیث ولکنه لفظ

بلکہ کئی مقامات مین پاتے ہین ہان بعض احادیث مین نزول کا لفظ آیا ہے لیکن وہ لفظ ایسا ہے کہ

قد کثر استعماله فی لسان العرب علی نزول المسافرین اذا نزلوا من بلدة ببلدة او من

زبان عرب مین اکثر استعمال اُسکے مسافرون کے حق مین ہے جب وہ ایک شہر سے دوسرے شہر مین

ملك بملك متغربین - والنزیل ھو المسافر کما لا یخفی علے العالمین -

وارد ہون اور یا ایک ملک مین دوسری ملک مین سفر کرکے آوین اور نزیل تو مسافر کو ہی کہتے ہین جیسا کہ جاننے والون پر پوشیدہ نہین -

واما لفظ التوفے الذی یوجد فی القرآن فی حق المسیح وغیرہ من بني

مگر توفی کا لفظ جو قرآن مین حضرت مسیح اور دوسرون کے حق مین پایا جاتا ہے سو اُسمین بغیر معنی مارنیکے اور کوئی

آدم فلا سبیل فیه الی تاویل اخری بغیر الاماتة واخذنا معناہ من النبی ومن اجل الصحابة

تاویل نہین ہوسکتی اور یہ معنے مارنے کے ہمنے نبی صلے الله علیه وسلم اور اُس کے بزرگ صحابہ سے لئے ہین

+ (الفائدة) کلم الله موسیٰ علی جبل وکلم الشیطان عیسیٰ علی جبل فانظر الفرق بینهما ان کنت من الناظرین - منه

خدا ایک پہاڑ پر موسیٰ سے ہمکلام ہوا اور ایک پہاڑ پر شیطان عیسیٰ سے ہمکلام ہوا سو اِس دونون قسم کے مکالمہ مین غور کرو اگر غور کرنیکا مادہ ہو ۱۲

لا من عند انفسنا وانت تعلم ان الاماتة امر ثابت دائم داخل فی سنن الله القدیمة

یہ نہیں کہ اپنی طرف سے گھڑے ہیں اور تو جانتا ہے کہ مارنا ایک ثابت دائم الوقوع اور خدا تعالیٰ کی قدیم سنتوں میں داخل ہے

وما من رسول الا توفی وقد خلت من قبل عیسی الرسل فاذا تعارض لفظ التوفی ولفظ

اور کوئی نبی ایسا نہیں جو فوت نہ ہوا ہو اور حضرت عیسیٰ سے پہلے جو نبی آئے وہ فوت ہو چکے ہیں اور جبکہ لفظ نزول اور لفظ توفی

النزول فان سلمنا وفرضنا صحت الحدیث فلابد لنا ان نؤول لفظ النزول فانه لیس

میں معارضہ واقع ہوا پس اگر ہم حدیث کی صحت کو قبول کر لیں تاہم ہمارے لئے ضروری ہے کہ نزول کے لفظ کی تاویل کریں کیونکہ وہ

بموضوع لنزول رجل من السماء بل وضع لنزول مسافر من ارض بارض فما کان لنا

دراصل آسمان سے اترنے کے معنوں کیلئے موضوع نہیں ہے بلکہ وہ تو مسافروں کے نزول کیلئے وضع کیا گیا ہے سو یہ تو ہم سے نہیں

ان نترک معنی وضع له هذا اللفظ فی لسان العرب ونرد بینات القرآن وما نجد ذکر

ہو سکتا کہ اصل موضوع لہ کو چھوڑ دیں اور قرآن کی بینات کو رد کریں اور ہم کسی حدیث صحیح میں

السماء فی حدیث صحیح وما نجد نظیر النزول فی امم اولی بل یثبت خلافه فی قصة یوحنا

آسمان کا لفظ بھی نہیں پاتے اور ہم اس نزول کی نظیر پہلی امتوں میں بھی نہیں پاتے بلکہ قصہ یوحنا میں اسکے

فلا شک ان هذه العقیدة اعنی عقیدة نزول المسیح من السماء مبتلاة بامراض لا بمرض واحد

خلاف پاتے ہیں پس کچھ شک نہیں کہ اس عقیدہ کو نہ ایک بیماری بلکہ کئی بیماریاں لگی ہوئی ہیں۔

یخالف بینات القرآن ویکذب امر ختم النبوة ویباین محاورات القوم ویخالف الآثار

قرآن کی بینات کا مخالف ہے ختم نبوت کے امر کی تکذیب کرتا ہے اور قوم عرب کے محاورات کے مغایر پڑا ہے اور آن

التی صرحت فیها موت المسیح فتفکروا ایها الناس ان کنتم من المتفکرین۔

احادیث کے برعکس ہے جنمیں حضرت عیسیٰ کی موت کی تصریح ہے۔ پس اے لوگو فکر کرو اگر فکر کر سکتے ہو۔

واما الشق الثانی اعنی محاربات المسیح الموعود بعد النزول کما هو زعم

اور دوسرا شق یعنے یہ کہ مسیح موعود اترنے کے بعد لڑائیاں کرے گا جیسا کہ بعض

بعض الناس الذی ما کان الا کالغبی الجهول فهو لیس مذهبنا بل عندنا هو خیال باطل

جہال کا خیال ہے پس یہ ہمارا مذہب نہیں ہے اور ہمارے نزدیک یہ خیال باطل اور فضول ہے جو لائق قبول نہیں اور

لا یصلح للقبول وبعید عن الحق والیقین وداخل فی نمط الفضول وکفی لبطلانه الحدیث الذی موجود فی البخاری

حق اور یقین سے بعید ہے اور اس کے باطل کرنے کے لئے وہ حدیث کافی ہے جو صحیح بخاری میں لکھی ہے

+ الفائدہ

قال الله تعالیٰ ان
قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ
هذا لفی الصحف الاولی
نے فرمایا ہے کہ پہلی کتابوں یعنے
صحف ابراهیم وموسی
توریت اور صحف ابراہیم میں
ولکنا لا نجد ذکر صعود
بشواہد تعلیم قرآن موجود ہیں
عیسی وذکر نزوله فی
مگر ہم توریت میں حضرت عیسیٰ
التوراة ولا اشارة یشابهه
کے صعود اور نزول کا کچھ نشان
وان التوراة امام لذکر
نہیں پاتے اور نہ اسکی کوئی
الامثلة کلها ولا نجد خلاف
مثال پاتے ہیں حالانکہ توریت
سماه الله اماما فی
تمام مثالوں کے لئے امام ہے
کتاب مبین
اسی لئے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف
میں اسکا نام امام رکھا ہے
منه

اعنی یضع الحرب یعنی لا یقاتل المسیح الموعود ولا یحارب بل یفعل کلما یفعل بالنظر والهمة

یعنے قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یضع الحرب جس کے یہ معنے ہین کہ مسیح موعود کفار سے نہین لڑیگا اور نہ جنگ کریگا بلکہ جو کچھہ کریگا

ویجعل اللہ فی نظرہ تاثیرات عجیبة وفی انفاسه برکات غریبة ویجعل فی فهمه وعقله

اپنی نظر اور ہمت سے کریگا اور خدا اُسکی نظر مین عجیب عجیب تاثیرات رکھدیگا اور اُسکی فہم اور عقل کو تلوار اور نیزہ کی قوت دیگا اور اُسکو دلائل

قوة السیف والسنان ویعطی له بیانا مملوا من البرهان وحججا قاطعة لعذرات

سے بھرا ہوا بیان عطا کرے گا اور ایسی حجتین اُس کو سکھلاے گا جو اہل طغیان کا قطع

اهل الطغیان فهذه هی الحربة السماویة التی ما صنعها ایدی الانسان بل اعطیت من

عذرات کرین پس یہی آسمانی حربہ ہے جسکو انسان کے ہاتھون نے نہین بنایا بلکہ رحمان کے ہاتھون

ید اللہ الرحمان ونزلت من السماء لا من اعمال اهل الارضین فالحاصل ان اعتقادنا

سے ملا ہے اور آسمان سے نازل ہوا ہے نہ زمین کی کارستانیون سے پس خلاصہ کلام یہ ہے

هو هذا لا کما فهم الواشی الغبی والنمام الدنیّ فانه خطاء فاحش عندنا ونخطی قائل تلک

جو ہمارا اعتقاد یہی ہے جو ہمنے ذکر کر دیا نہ جیسا کہ اس نکتہ چین کُند ذہن اور سفلہ مزاج نے سمجھا اور وہ ہماری نزدیک صریح غلطی ہے

الاقوال وقد اخطاء من قال ووقع فی ضلال مبین۔ فالحق الذی ارانا الحق الحکیم

اور ہم ایسے قائل کا تخطیہ کرتے ہین بیشک خطا کی جسنے ایسا کہا اور صریح ضلالت مین پڑگیا پس وہ حق جو ہمکو حکیم مطلق نے دکھلایا

وانبانا اللطیف العلیم هو ان حربة المسیح الموعود سماویة لا ارضیة ومحارباته کلها

اور لطیف علیم نے بتلایا وہ یہی ہے کہ مسیح موعود کا حربہ آسمانی ہے نہ زمینی اور لڑائیان اُسکی روحانی نظرون کے

بانظار روحانیة لا باسلحة جسمانیة وهو یقتل الاعداء بعقد النظر والهمة اعنی

ساتھہ ہین نہ جسمانی ہتیارون کے ساتھہ اور وہ دشمنون کو نظر اور ہمت سے قتل کریگا یعنی تصرف باطن اور اتمام

بتصرف الباطن واتمام الحجة لا بالسهام والرماح والمشرفیة وله ملکوت السماء لا ملکوت

حجت کے ساتھہ نہ تیر اور نیزہ اور تلوار سے اور اُس کی آسمانی بادشاہت ہے نہ زمینی۔

الارضین واما الذین ینتظرون مسیحا یاتی بالجنود ویخرج کالاسود ویقتل کل من

اور وہ لوگ جو ایک مسیح کی انتظار کرتے ہین جو لشکرون کے ساتھہ آئیگا اور ہر یک کافر کو جو ایمان

لم یؤمن من الکافرین۔ وینزل کصاعقة محرقة من السماء ولا یکون له شغل من غیر

نہ لاوے قتل کر دے گا اور آسمان سے ایک جلانیوالی بجلی کیطرح نازل ہوگا اور بجز خون ریزی کے اُسکا کوئی اور شغل

سفك الدماء ويكون حريصًا على قتل نفس ولو كان خنزيرا ويأخذ السيف البتّار
نہ ہوگا اور وہ قتل کرنے پر بڑا حریص ہوگا اگرچہ خنزیر ہی ہو اور قبل اس کے جو اپنی حجت منکرون
قبل ان يتم حجته على المنكرين۔ فنحن لسنا منهم ولا نعرف ذلك المسيح ولا نعلم ولا ندري
پر پوری کرے آتی ہی تلوار پکڑلے گا سو ہم ان لوگون مین سے نہین ہین اور ہم ایسے مسیح کو نہین پہچانتے اور ہم خدا
اثرا من تلك الاباطيل فى كتاب الله المبين۔ فلا نقبل هذه العقيدة ابدًا ولسنا من الذين
تعالی کی کلام مین ان عقاید کا کچھ بھی نشان نہین پاتے اور ہم ایسے نہین کہ ان باتون کو ایک اندھے مقلد کی
يقرون به مقلدين كالعمين۔ فالحاصل انه ليس من عقائدنا بل انما هو من عقائد شيخ بطالوی
طرح مان لین پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہ باتین ہمارے عقائد مین سے نہین ہین
صاحب الاشاعة مضل الجماعة اعنى محمد حسين وامثاله الذين هم فلاح تلك الزراعة فالمخبر
بلکہ یہ شیخ بٹالوی کے عقائد ہین جو صاحب اشاعۃ اور مضل جماعت ہے اور ایسا ہی اُسکے ہمخیالون کا جو اس کھیتی کے
ان هذا المسلك من مساعيهم التى يسعون وآرائهم التى ترون وانهم قد رسوا عليه وليسوا
بونے والے ہین یہی عقیدہ ہے پس خلاصہ کلام یہ کہ یہ انہین کا مسلک ہے جسپر وہ چل رہے ہین اور یہ انہین کی رائین ہین جو تم دیکھتے
بالمنتهين الراجعين بل يخبرون عنه على المنابر ويذكرونه متباشرين۔ ومن اعظم مُنيتهم
ہو اور وہ ان خیالات پر خوب جمے ہوئے ہین اور باز آنیوالے اور رجوع کرنیوالے نہین ہین بلکہ منبرون پر چڑھ چڑھ کر یہ خبرین بتلاتے ہین
النفسانية انه يجئ مسيحهم الموهوم كالمليك الجبار ويقتل كل من فى الارض من الكفار ويجمع
اور انکو یاد کرکے ایک دوسرے کو خوشخبری دیتے ہین اور انکی نفسانی خواہشون مین سے بڑی خواہش یہی ہے کہ انکا خیالی مسیح دنیا مین آوے اور
غنائم كثيرة قنطارًا على القنطار ثم يجعل البطالوى واخوانه من المتمولين واما نحن فلا نعتقد
تمام کافرونکو قتل کرے اور پھر بہت سی لوٹ کے مالون سے بٹالوی اور اسکے بھائیون کو مالدار کردیوے مگر ہم ایسا اعتقاد نہین رکھتے
كذلك بل نعلم انهم اخطأوا فى هذه الآراء واجنّهم الليل وبعدوا عن الضياء فما فهموا وما
بلکہ ہم جانتے ہین کہ ان لوگون نے اپنی رائون مین خطا کی اور ایک رات اُنپر پڑ گئی اور روشنی سے دور جا پڑے پس اُنہون نے
مسوا مسلك المتبصرين۔ وما سقوا من المعارف النبوية والاسرار الالهية بل اكلوا فضلات
کچھ نہ سمجھا اور سمجھنے والون کے مسلک کو چھوا بھی نہین اور اُنہون نے معارف نبویہ اور اسرار الٰہیہ مین سے کچھ بھی نہین پیا بلکہ اُنہون نے اُن لوگونکا
قوم ضلوا من قبل ونبذوا كتاب الله وراء ظهورهم ورضوا باقوال المختارين۔ وكان سر هذه
فضلہ کھایا جو پہلے اُن سے راہ کو بھول چکے تھے اور خدا تعالی کی کتاب کو اُنہون نے پس پشت پھینکدیا اور ان لوگونکی باتون پر راضی ہوگئے جو دوراندیش [illegible]

العقيدة من ادق المسائل واصعبها فما فهمه آراء سطحية وعقول ناقصة واختاروا طرقا

اور اس عقیدہ کا بہید بہت باریک اور مشکل مسائل مین سے تہا اسلئے موٹی سمجھ اور ناقص عقل والے اسکو سمجھ نہ سکے اور اور راہین جلدی

دون ذلك مستعجلين۔ فتم ما جاء في فيج اعوج من اصدق الصادقين وان في هذا برهانا

سے اختیار کر لین سو وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو فیج اعوج کے بارہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تہی اور وہ صدق

للمتفكرين ثم تفضل الله علينا وكشف هذا السر فضلا ورحما وهو ارحم الراحمين۔

الصادقین ہے اور فکر کرنیوالون کے لئے اسمین ایک دلیل ہے پہر خدا تعالی نے ہمپر فضل کیا اور فضل اور رحم سے یہ بہید ہمپر کہولدیا اور وہ ارحم الراحمین ہے

يرقي من يشاء ويحط من يشاء ويجعل من يشاء من العارفين۔ وعلمنا بتعليمه وفهمنا بتفهيمه

جسکو چاہتا ہے اوپر لیجاتا ہے اور جسکو چاہتا ہے نیچے پہینکتا ہے اور جسکو چاہتا ہے عارفون مین داخل کرتا ہے سو ہمنے اسکی تعلیم سے معلوم کیا

وايدنا بتكريمه وهو خير المؤيدين۔ والهمنا ان الحرب حرب روحاني بنظر روحاني واعجبني انهم يقرؤن ان عيسى

اور اسکی سمجہانیسے سمجہے اور اس خیر المؤیدین نے ہمکو مدد دی اور ہمارے رب نے ہمین الہام دیا کہ مسیح موعود کی لڑائیان روحانی لڑائیان ہین جو روحانی

لا يقاتل ياجوج وماجوج بل يدعوا عليهم عند اشتداد المصائب وهجوم الاعداء كالسهم الصائب

نظر کے ساتھ ہونگی اور تعجب یہ کہ لوگ پڑہتے ہین جو عیسے یاجوج ماجوج سے نہین لڑیگا بلکہ سخت مصیبتون کے وقت بد دعا کرے گا۔

وكذلك يقرؤن لفظ النظر في كتب الاحاديث ثم ينسونه ولا يتدبرون كالعاقلين ختم الله على

اور نیز وہ لفظ نظر کا کتب احادیث مین پڑہتے ہین اور پہر بہول جاتے ہین اور عاقلون کیطرح نہین سوچتے خدا تعالی نے

قلوبهم فلا يفهمون دقيقة من دقائق المعرفة ولا نكتة من نكات الحكمة بل نرى ان ذهنهم

ان کے دلون پر مہر کردی پس وہ معرفت کے دقیقون مین سے کسی دقیقہ کو اور حکمت کے نکتون مین سے کسی نکتہ کو بہی نہین سمجہتے بلکہ ذہن ان کا

منزمهر ودجنه ملفهر فلا يستشفون لآلي الحقائق ولا يمعنون في الدقائق ويسبحون على سطح الالفاظ وليسو في

بہت ٹہنڈا پڑگیا ہے اور بادل اس ذہن کا نہ بتہ ہے پس وہ حقیقت کے موتیون کو عمیق نظر سے دیکہ نہین سکتے اور الفاظ کی سطح پر تیرتے

بحر المعاني غواصين۔ ومن يفهم رجلا ما فهمه الله ومن لم يهده الله فكيف يكون من المهتدين

ہین اور معانی کے دریا مین غوطہ نہین مار سکتے اور ایسے آدمی کو کون سمجہائے جسکو خدا نے نہین سمجہایا اور جسکو خدا نے ہدایت نہین دی وہ کیونکر ہدایت یابہ جانے

هذه هي العقيدة التي اشهرناها في كتبنا غير مرة ولاجل ذلك كفرنا

یہ وہی عقیدہ ہے جسکو ہمنے اپنی کتابون مین کئی جگہ ذکر کیا ہے اور انہی امور کے لئے ہم کافر ٹہرائے گئے

واوذينا وكذبنا وافردنا كالذي يترك في البوادي والفلوات منفردا فنحن في هذه الاوان

اور دکہہ دئے گئے اور جہٹلائے گئے اور ہم ایسے اکیلے چہوڑے گئے جیسا کہ کوئی جنگل مین اکیلا چہوڑا جاتا ہے سو ہم اسوقت ایک ایسے مسافر کی طرح ہین

کغریب فی خانٍ لا کشعث فی حمایۃ اخوان لا نرید الریاسۃ بل آثرنا الخصاصۃ ونبذنا

جو سرائے مین آترا ہوا ہو نہ ایسے شخص کیطرح جو فساد کرنیوالا اور اپنے بہائیون کی حمایت سے مفسدہ پرداز ہو ہم کسی ریاست کو نہین چاہتے

فروۃ امارۃ ورضینا بعباءۃ فقرو ما بالینا طعن نظارۃ ولا لوم اللائمین۔ فلا تبادر یا لا

بلکہ درویشی اختیار کی اور ہمنے ریاست کی پوستین کو پہینکدیا اور فقیرانہ گودڑی اختیار کرلی اور دیکہنے والونکے طعن اور ملامت کی کچہہ بہی پروانہ کی۔ سوائے

کاس قسیسین الی ظن السوء ولا تنفض ھذہ ویك فان امرنا متبین واضح ولیس

پادریون کے پیالے چاٹنے والے بدظنی کیطرف جلدی مت کر اور اپنے شہرین مت ہلا کیونکہ ہمارا حال روشن ہے اور کوئی بات تیرے اختیار

شیٔ فی یدیك ولست من الحاکمین۔ فان کنت تشتاق ان تسقری طرق النمیمۃ فاعلم

مین نہین اور نہ تو حاکم ہے اور اگر تجھے یہی شوق ہے کہ نکتہ چینی کی راہون کو ڈہونڈے پس جان رکہہ

انك خائب ولا یحصل لك شیٔ من غیر ظہور سیرك الذمیمۃ ولا تقدر ان تخفی ما ابداہ ربنا

کہ یہ مطلب تیرا پورا نہین ہوگا اور تو نامراد رہے گا اگر ہوگا تو یہی کہ تیری بُری خصلتین ظاہر ہونگی اور تو اسپر قادر نہین ہو سکیگا

ولا تضر من حفظہ اللہ وھو خیر الحافظین۔ فاعرض عنہا واشتغل بنضرۃ دنیاك وخضرتہا

کہ جس چیز کو خدا نے ظاہر کیا اسکو چہپاوے اور جسکو خدا بچائیگا پہر تو اسکو ضرر نہین پہنچاسکتا اور خدا سب محافظون سے بہتر ہے پس تو ان باتون سے کنارہ کر اور

واصطبح واغبتق وافرح علی جیفتہا ولا تدخل فیما لست اھلہ ولا تغضب ولا تشتعل فان مقت اللہ

اپنی دنیا کی تازگی اور سبزہ مین مشغول رہ اور دن رات شراب پی اور دنیا کی مردار پر خوشی کر اور ان باتون مین دخل مت دے جنکی لیاقت تجہہ مین نہین اور غضبناک

اکبر من مقتك وان نارہ تحرق الظالمین۔

نہو اور مت بہڑک کیونکہ خدا تعالی کا غضب تیرے غضب سے زیادہ ہے اور اسکی آگ ظالمونکو جلادیتی ہے۔

والعجب ان اکابر المسیحیین خدعوا فیك وما عرفوك حق المعرفۃ الی ھذا الوقت وعجزوا

اور تعجب کہ بڑے پادریون نے تجہہ مین دہوکا کہایا اور اسوقت تک تجہہ کو نہین پہچانا جیسا کہ حق پہچاننے کا ہے

من فض سرك وکشف دعواك وادراك عمقك واکلتہم کالخادعین۔ یا حسرۃ علیہم لم یضیعون اموالہم

اور تیرے بہید کے پہچاننے اور تیری تہ تک پہنچنے سے قاصر رہے اور تو نے دہوکا دینے والونکی طرح انکو کہالیا۔ انپر افسوس کہ وہ کیون تیرے جیسے

علی امثالك ولم لا یرجعون الی الیقظۃ بعد التجارب المولمۃ ولم لا یعرفون البطالین۔

لوگون پر اپنے مال ضایع کر رہے ہین اور کیون دکہ دینے والے تجربون کے بعد بیدار نہین ہوتے اور کیون بطالون کو نہین شناخت کرتے۔

واما قولك ان قسیسی ھذا الزمان لیسوا دجالا معہودا فہذا دجلك الاکبر

اور تیرا یہ قول کہ اس زمانہ کے پادری دجال نہین ہین تو یہ تیری دجالیت ہے اور تو نے مجھے

وسئلت عنی دلیلا علیہ فاعلم ان ھذا لیس قولی بل قالہ المسیح من قبلی فانظر
اس دعوے کی دلیل پوچھی تھی سو تجھے معلوم ہو کہ یہ فقط میرا ہی قول نہین بلکہ مجھ سے پہلے مسیح نے بھی یہی کہا ہے سو تو
فی انجیل لوقا فی الاصحاح الثالث من آیۃ ۲۴ الی ۳۰ فستجد ما قلنا بمزایاہ
انجیل لوقا تیسرے باب چوبیس آیت مین غور کر کہ یہی قول ہمارا مع شے زائد پائے گا اور
وھو ھذا یا عدو الطیبین فقال لھم اجتھدوا ان تدخلوا من الباب الضیق فانی اقول
وہ یہ ہے اے پاکون کے دشمن ۔ پس مسیح نے انسے یعنے حواریون سے کہا کہ کوشش کرو تا تنگ دروازے سے داخل ہو کیونکہ
لکم ان کثیرین سیطلبون ان یدخلوا ولا یقدرون من بعد ما یکون رب البیت قد قام
مین تمہین کہتا ہون کہ بہتیرے چاہین گے کہ داخل ہون پر داخل نہین ہو سکین گے اسکے بعد گہر کا مالک اُٹھا اور
واغلق الباب وابتدءتم تقفون خارجا وتقرعون الباب قائلین یارب افتح لنا
دروازہ بند کر لیا اور تمنے دروازہ کے باہر کہڑے ہو کر یہ بات کہتے ہوئی دروازہ کو کہٹکہٹانا شروع کیا کہ اے ہمارے مالک ہمارے لئے دروازہ کہول
یجیب ویقول لکم لا اعرفکم من این انتم حینئذ تبتدءون تقولون اکلنا قدامک وعلمت
وہ جواب دیگا اور کہیگا کہ مین نہین پہچانتا کہ تم کہان سے ہو اسوقت تم یہ کہنا شروع کروگے کہ ہمنے تیرے سامنے کہایا اور تو نے ہماری
فی شوارعنا فیقول اقول لکم لا اعرفکم من این انتم تباعدوا عنی یا جمیع فاعلی الظلم ھناک
گلیون مین تعلیم دی پس وہ کہیگا کہ مین تمہین کہتا ہون کہ مین تمہین نہین پہچانتا کہ تم کہان سے ہو اے ظلم پیشہ لوگون میرے سامنے
یکون البکاء وصریر الاسنان متی رئیتم ابراھیم واسحاق ویعقوب وجمیع الانبیاء فی ملکوت
سے دور ہو اسوقت رونا اور دانت پیسنا ہوگا جب تم دیکہوگے کہ ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور تمام انبیا خدا کی بادشاہت مین
اللہ وانتم مطروحون خارجا ویاتون من المشارق والمغارب ومن الشمال والجنوب ویتکئون
داخل ہوئے اور تم باہر ڈالے گئے اور مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب سے آئینگے اور خدا کی بادشاہت مین
فی ملکوت اللہ وھوذا اخرون یکونون اولین واولون یکونون آخرین ۔ ھذا ما کتبنا من
بیٹہین گے تب جو پچہلے ہین وہ پہلے ہونگے اور جو پہلے ہین وہ پچہلے ہون گے ۔ یہ وہ مضمون ہے جو ہمنے
کتابکم انجیل لوقا بعبارتہ العربیۃ وما زدنا وما نقصنا بل رقمناہ کما ھو ھو کالناقلین
تمہاری انجیل لوقا سے اس کی عربی عبارت مین لکہا ہے اور ہمنے زیادہ کیا اور نہ کم کیا بلکہ جیسا وہ تہا ویسا ہی نقل کر دیا ہے
وللمستنکرین المستعرفین ان یرجعوا الی ذلک الکتاب ان کانوا من الممترین
اور وہ لوگ جو منکر اور تحقیق کے طالب ہین انکو اختیار ہے کہ اگر ان کو ہماری تحریر مین شک ہو تو اُس کتاب
کو دیکہین

فلا تضرب عنه صفحا ولا يلفحنك الحقد لفحا وفكر كالمنصفين - وانظر ان المسيح

پس اسکی انکار مین مونہہ ٹہرانہ کر ایسا نہ ہو کہ کینہ تجھہ کو جلا دے اور منصفون کیطرح فکر کر اور اس بات مین غور کر

سمّاکم فی هذه الآية فاعلی الظلم وقال لاعرض عنكم فی يوم القيامة واتصدی بالصدود

کہ حضرت مسیح نے اس آیت مین تمہارا نام ظالم رکہا ہے اور کہا کہ قیامت کے دن تمسے کنارہ کرونگا اور کہونگا کہ تم میری جماعت

واقول لستم مني ولا من هذا الجنود فاخسئوا يا معشر الظالمين الكافرين -

مین سے نہین ہو سوا اے ظالمو کافرو دور ہو

اشار الی انكم لبستم الحق بالباطل وتركتم امره وكنتم قوما دجالين - وانت تعلم

اور اس بات کیطرف اشارہ کیا کہ تمنے حق کو باطل کے نیچے چہپا دیا اور تم ایک دجال قوم ہو اور تجھے معلوم ہو کہ

ان حقيقة الظلم وضع الشئ فی غير موضعه عمدا وبالارادة لينتقب وجه المحجة

ظلم کی حقیقت یہ ہے کہ ایک شئے اپنے موقعہ سے اُٹہا کر عمدًا غیر محل پر رکہی جائے تا راہ چہپ جاوے اور استفادہ

ويسدّ طريق الاستفادة ويلتبس الامر على السالكين - فالظالم هو الذی يحل محل

کا طریق بند ہو جاوے اور چلنے والون پر بات مُلتبس ہو جاوے پس ظالم اُس کو کہینگے جو محرفون

المحرفين ويبدل العبارات كالخائنين ويجترء على الزيادة فی موضع التقليل والتقليل

کا کام کرے اور خیانت پیشہ لوگونکی طرح عبارتون کو بدلاوے اور جرأت کرکے کم کی جگہ زیادہ کرے اور زیادہ کی جگہ کم

فی موضع الزيادة كيفا وكما وينقل الكلمات من معنى الی معنى ظلما وزورا من غير

کردیوے کیا کیفیت کی رُو سے اور کیا کمیت کی رو سے اور محض ظلم اور جہوٹہ کی راہ سے کلمون کو ایک معنی سے دوسرے

وجود قرينة صارفة اليه ثم ياخذ يدعو الناس الی مفترياته كالخادعين - وما

معنون کیطرف لیجائے حالانکہ اُسکے اس فعل کے لئے کوئی قرینہ مددگار نہ ہو اور پہر اس بناء پر دہوکہ دینے والون کیطرح

معنى الدجل والدجالة الا هذا فليفكر من كان من المفكرين

لوگون کو اپنی مفتریات کیطرف بلانا شروع کرے اور دجالیت کے معنی بجز اسکے کچھ نہین پس جو شخص فکر کرسکتا ہے اسمین فکر کرے

والقی فی روعی ان المسيح سمّى الآخرين من النصارى الدجّالين

اور میرے دلمین ڈالا گیا ہے کہ حضرت مسیح نے آخری زمانہ کے نصاری کا نام دجال کہا اور ایسا

لا الاولين وان كان الاولون ايضا داخلين فی الضالين المحرفين والسرّ فی ذلك

نام پہلون کا نہین رکہا اگرچہ پہلے بہی گمراہون مین داخل تہے اور کتابون کی تحریف کرنیوالے تہے سو اسمین بہید یہ ہے

ان الاولين ما كانوا مجتهدين ساعين لاضلال الخلق كمثل الآخرين بل ما كانوا

کہ پہلے نصاریٰ خلق اللہ کے گمراہ کرنیکے لیے ایسی سخت کوششیں نہیں کرتے تھے جیسی پچھلوں نے کیں بلکہ وہ ان کوششوں پر

عليها قادرين وكانوا كرجل مُصفد في السلاسل ومقرن في الحبال وكالمسجونين

قادر نہیں تھے اور ایسے تھے جیسے کوئی زنجیروں میں جکڑا ہوا اور قیدی ہو۔

واما الذين جاؤا بعدهم في زماننا هذا ففاقوا اسلافهم في الدجل والكذب ووضع الله

مگر وہ لوگ جو انکے بعد ہمارے اس زمانہ میں آئے وہ دجالیت میں اپنے پہلے بزرگوں سے بڑھ گئے اور خدا تعالیٰ نے اپنے

عنهم اياصرهم واغلالهم ونجاهم عن السلاسل التي كانت في ارجلهم ابتلاء من عنده

بندوں کا امتحان کرنیکے لئے انکی ہتکڑیاں اور انکے طوق گردنوں کو ان سے الگ کر دیا اور ان زنجیروں سے ان کو

وكان قدرًا مقضيًّا من رب العالمين وكان قدر الله ان يبرزوا بعد الف سنة من الهجرة حتى

نجات دیدی جو ان کے پیروں میں تھے اور یہی ابتدا سے مقدر تھا اور ایک ہزار ہجری گذرنیکے بعد ان کا خروج شروع

ظهروا في هذه الايام كغول خُلّص واخرج من السجن ثم استوى على راحلته لاويا الى زاوية

ہوا یہاں تک کہ ان دنوں میں وہ ایک ایسے دیو کیطرح ظاہر ہوئے جو زندان سے نکلا اور اپنی سواری پر سوار ہوا اور اپنے

وحزب خلقوا على شاكلته وكانوا القبوله مستعدين - ثم اشاعوا كيف شاؤا من انواع الكفر

ان عزیزوں اور اس گروہ کیطرف رُخ کر لیا جو اسکے مادہ کے موافق اور اسکے قبول کرنیکے لئے مستعد تھے۔ پھر انہوں نے

واصناف الوسواس وكانوا قوما متمولين - وهذا هو الذي كتب في الصحف الاولى ان الثعبان

جس طرح چاہا کفروں کو شائع کیا اور طرح طرح کے وساوس پھیلائے کیونکہ وہ ایک مالدار قوم ہے اور یہی پیشگوئی ہے جو پہلی کتابوں میں

الذي هو الدجال يلبث في السجن الى الف سنة ثم يخرج بفوج من الشياطين فليتذكر

لکھی گئی ہے کہ وہ اژدہا جو دجال ہے ہزار برس تک قید رہے گا اور پھر ہزار برس کے بعد شیاطین کی ایک فوج کے ساتھ نکلیگا

من كان من المتذكرين - كذلك خلصوا بعد الالف ونتاسوا ذمام الله ونكثوا عهوده

سو اسی طرح وہ ہزار برس کے بعد نکلے اور خدا کی حرمت اور اسکو عہد کو بھلا دیا اور کل عہدوں کو توڑ دیا

واحفظوا ربهم مجترئين - وجمعوا كل جهدهم لاضلال الناس واستجدوا المكائد

اور شوخیاں کرکے اپنے رب کو غصہ دلایا اور اپنی تمام کوششوں کو لوگوں کے گمراہ کرنے میں اکٹھا کر دیا

كالخناس وجاؤا بسحر مبين - واضاعوا التقوى والعمل الصالح واتكاوا

اور تمام تدابیر کو کام میں لائے اور تقوے اور نیک عمل کو ضائع کیا اور ایسے

علی کفارة لا اصل لها واتبعوا کل اثم واستعذبوا کل عذاب وکذبوا

کفارہ پر تکیہ کر بیٹھے جس کی کچھہ بھی اصل نہین اور ہر ایک گناہ کی اونہون نے پیروی کی اور ہر ایک عذاب کو شیرین

المقدسین وتجنوا وقالوا نحن عباد المسیح واحبائه وهیهات ان تراجع الفاسقین

سمجھہ لیا اور پاک لوگون کی تکذیب کی اور کوشش کی جو انکے عیب ڈھونڈھین اور کہا کہ ہم مسیح کے بندے اور اسکے پیارے ہین مگر یہ کہان

مقت الصالحین۔ وقد سمعت آنفا ان المسیح سماهم فاعلی الظلم وسمعت ان الظلم

ہوسکتا ہی کہ ایسے فاسقون کے ساتھہ نیکبختون کا میل جول ہو اور تو ابھی سن چکا ہے کہ مسیح نے انکا نام ظلم کے مرتکب اور بدکار رکھا ہے اور تو نے

والدجل شئ واحد وقد قال الله تعالی آتت اکلها ولم تظلم منه شیئا ای لم تنقص

یہ بھی سن لیا ہی کہ ظلم اور دجالیت ایک ہی چیز ہے جیسا کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہی کہ اس باغ نے اپنا پورا پھل دیا اور اسمین سے کچھہ کم نہ کیا

واطلاق الظلم علی النقص الذی کان فی غیر محله او الزیادة التی لیست فی موضعها

اور لفظ ظلم کا ایسی کمی پر اطلاق کرنا جو غیر محل ہو یا ایسی زیادتی پر جو بے موقع ہے ایک ایسا امر ہی

امر شائع متعارف فی القوم وهذا هو الدجل کما لا یخفی علی المتبصرین۔

جو قوم میں شائع متعارف ہے اور اسی کا نام دجالیت ہی جیسا کہ سمجھہ دار لوگون پر پوشیدہ نہین۔

فلا شك ان قسیسی هذا الزمان دجالون کذابون یهلکون عوام الناس

پس کچھہ شک نہین کہ اس زمانہ کے پادری دجال کذاب ہین جو عام لوگون کو اپنے افسونہ کی

من نفثات فیهم وکل نوع خداع فیهم الختر یلمع من جبهتهم والتلبیس من صورتهم ولا نجد

پھونکون اور اپنے فریبون سے ہلاک کر رہے ہین فریب انکی پیشانیون پر چمکتا ہے اور حق پوشی انکی صورت سے ظاہر ہے

فی مکایدهم ودجلهم نظیرهم فی نصاریف الزمان ولا مثیلهم فی نوع الانسان یقتحمون

اور ہم انکے فریبون اور انکی دجالیت مین اگلے پچھلے زمانہ مین کوئی نظیر نہین پاتے اور نہ نوع انسان مین انکی مانند دیکھتے

الاخطار لیضلوا الدیار ویبذلون المال للذی رغب الی دینهم ومال ولهم فی کل

ہین مشکل جگہون مین گمراہ کرنیکے لئے دہس جاتے ہین اور بہت سا مال ایک ایسے آدمی پر خرچ کر دیتے ہین جو انکے دین کیطرف رغبت کرے

تلبیس وسیع المورد وفی کل خداع مبسوطة الید وعندهم فی کل کید ماهرین۔ وکما ان

اور ہر ایک فریب مین ان کا ایک بڑا وسیع گھاٹ ہی اور ہر ایک مکر مین ٹرے بڑے لمبے ہاتہہ ہین اور وہ ہر ایک منصوبہ مین ماہر ہین اور جیسا کہ

المسیح یسمیهم الدجالین فاعلی الظلم کذلك القرآن سماهم دجالین۔ وقال یا اهل

مسیح علیہ السلام نے انکا نام دجال رکھا ہے اسیطرح قرآن بھی انکو دجال کے نام سے موسوم کرتا ہی کیونکہ قرآن نے فرمایا ہی اے اہل

الکتاب لم تلبسون الحق بالباطل وتکتمون الحق وانتم تعلمون۔ یعنی لم لا تتجافون

کتاب کیون باطل کے ساتھہ حق کو مخلوط کرتے ہو اور تم دانستہ حق کو چھپا رہے ہو یعنے کیون تم اِس بات سے

عن الاشتطاط فی تحریف کلمات اللہ وانتم تعلمون ان الصدق وسیلۃ الفلاح

کنارہ نہین کرتے کہ الٰہی کلمات کی تحریف مین حد سے زیادہ بڑھی جاتے ہو اور تم جانتے ہو کہ سچائی نجات کا موجب

والکذب من آثار الطلاح وفی التزام الحق نباھۃ وفی اختیار الزور عاھۃ فایاکم

اور جھوٹھ تباہی کی علامت ہے اور حق کے اختیار کرنے مین نیکنامی اور جھوٹھہ کے اختیار کرنے مین آفت ہے سو تم

وطرق الکذابین۔ فاشار اللہ فی ھذا ان علماء النصاری ھم الدجالون المفسدون

کذابون کا طریق چھوڑ دو۔ پس اِس آیت مین خدا تعالیٰ نے اِس طرف اشارہ کیا کہ نصاریٰ کے علماء درحقیقت دجال اور مفسد

اعداء الحق واھلہ نسوا ظلمۃ الرمس فلا یذکرون ما ثم وحب الشھوات فیھم عمّ

ہین اور حق اور حق پرستون کے دشمن ہین قبر کی تاریکی کو بھلا دیا سو وہ اس خوف کو جو اُس جگہ ہے یاد نہین کرتے اور نفسانی شہوتون کی

وتم وغاب اثر الدّین۔

محبت انہین پھیل گئی اور کمال تک پہنچ گئی اور دین کا نشان گم ہو گیا۔

واشرب حسّی ونبأنی حدسی انھم لا یمتنعون ولا ینتھون حتی یروا

اور میری دانش اور میری فراست یہ خبر دیتی ہے کہ یہ کرسٹان تو عیسائی فساد سے باز نہین آئینگے جبتک خدا تعالےٰ

مثل سنن اللہ التی خلت من قبل ویروا غمرۃ الذی یضرم فی الاحشاء الجمرۃ

کے اُن قوانین قدیمہ کو نہ دیکھہ لین جو پہلے گذر چکے ہین اور جبتک ایسی بھوکھہ کو نہ دیکھہ لین جو اندر کو جلاتی ہے اور جبتک ایسے درد ناک نہ ہو

ویکونوا کجریح نوب منالمین۔ فحاصل الکلام انھم الدجال المعھود وانا المسیح الموعود

جائین جیسا کہ کوئی حوادث کا مارا ہوتا ہے۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہی لوگ دجال معہود ہین اور مین مسیح موعود ہون

وھذا فیصلۃ اتفق علیہ القرآن والانجیل واکدھا الرب الجلیل فما لکم لا تقبلون

اور یہہ وہ فیصلہ ہے جس پر قرآن اور انجیل دونون اتفاق رکھتے ہین اور اُسکو موکد طور پر خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے پس کیا

فیصلۃ اتفق علیھا حکمین عدلین اتفرون من الامر الواضح وتعرضون عرضکم للمفاضح

وجہ کہ تم ایسے فیصلہ کو قبول نہین کرتے جسپر دو عادل حاکمون نے اتفاق کیا ہے کیا تم ایک کھلے کھلے امر سے گریز کرتے اور اپنی آبرو کو رسوائی

وتعرضون عن نصاحۃ الناصح وتسبون متنغلین۔ ما لکم لا تتنبھون علی ھذا

کا نشانہ بناتے ہو اور ایک نصیحت دینے والے کی مخلصانہ نصیحت سے کنارہ کش اور مشتعل ہو کر گالیان نکالتے ہو تمہین کیا ہو گیا کہ تم ان باتون سے متنبہ ہو کر

ولا تخافون ولا تندمع اجفانكم ولا يبيد عرجفانكم ولا تتوبون متندمين - الا ترون انكم
نہین ڈرتے اور تمہارے آنسو جاری نہین ہوتے اور تمہاری بدن پر لرزہ نہین پڑتا اور پشیمان ہوکر توبہ نہین کرتے - کیا تم نہین دیکھتے

اغربتم وشذذتم فی ہذہ العقائد وترکتم الاصل وتمایلتم علی الزوائد وخالفتم الاولین
کہ انہونی اور نادر باتین تمہارے عقیدون مین داخل ہین اور تمنے اصل کو چھوڑ دیا اور زاید اور بے اصل باتون پر جھک گئے اور پہلون

والآخرین - لم لا تسمعون قول الداعی ولا تتبعون الراعی بل تلدغون کالافاعی
اور پچھلون کی تمنے مخالفت کی - تم کیون ایک بلانیوالیکی آواز کو نہین سنتے اور چرانیوالیکے پیچھے نہین چلتے بلکہ تم سانپونکی طرح کاٹتے اور دوڑنے

وتثبون کالذئب الساعی وتمشون صما بکما عمیا متکبرین مغرورین - وانما مثلنا
والے بھیڑیے کیطرح حملہ کرتے ہو اور تم اپنے چلنے کیوقت نہ سنتے نہ بولتے نہ دیکھہ سکتے اور تکبر اور غرور مین چلی جاتی ہو اور تمہین دعوت کرنیکی

فی دعوتکم کمثل الذی حاور عجماء او ینادی صخرۃ صماء او یکلم المیتین - یا حسرۃ
وقت ہماری مثال ایسی ہی جیسے کوئی گونگے سے بات کرے یا ایک پتھر سخت کو بلاوے یا مُردون سے بات کرے ہائے ان

وآہا علی ہؤلاء المتنصرین کیف یعرضون عن الحق الصریح ویضطجعون ضجعۃ المستریح
کرسٹانون پر افسوس ہے کہ وہ حق سے کنارہ کش جاتے ہین اور ایسے سو رہے ہین جیسے کوئی بڑے آرام سے سوتا ہے اور خوبصورت

ویترکون ذیل الصبیح الملیح ویمیلون الی الشنیع القبیح ویابون اللہ مغمطین - نبذوا
عقاید کا دامن چھوڑتے اور مکروہ عقیدون کیطرف جھکی جاتی ہین اور ناشکری کے ساتہہ خدا تعالی کی نافرمانی کرتے ہین خدا تعالی کی حکم کو یون

امرہ نبذ الحذاء المرقع وکفروا بالکتاب الموقع مجترئین -
پھینکدیا جیسی ایک پورانی پھٹی جوتی کو پھینکدیا جاے اور ایسی کتاب سے جسپر الہی نشان ہی بڑی شوخی سے انکار کر رہا ہے -

الی الدنیا اوی حزب الاجانی — وحسبوہا جنی حلوا المجانی
ان لوگون نے جو بہت ہی گناہون مین مبتلا ہین دنیا کو اپنا جاے پناہ قرار دیا ہے — اور دنیا کو ایک شیرین اور سہل الحصول میوہ سمجھہ لیا ہے

نسوا من جہلہم یوم المعاد — وترکوا الدین من حب الدنان
اپنی نادانی کے سبب سے معاد کے دن کو بھلا دیا ہے — اور شراب کے خمون سے پیار کرکے دین کو چھوڑ دیا ہے

تراہم مائلین الی مدام — وغید والغوانی والاغانی
تو دیکھتا ہے کہ شراب کی طرف یہ لوگ جھک گئے — اور ایسا ہی نازک اندام اور حسین عورتین اور گیت انکے دلون کو کھینچتے ہین

وکم منہم اساری عین عین — ومشغوفین بالبیض الحسان
اور بہتیرے انہین سے بڑی بڑی آنکھون والی عورتونکے قیدی ہین — اور بہتیرے سفید رنگ عورتون کے فریفتہ ہین

لهنّ على بعولتهنّ حكم
وہ عورتین اپنے خاوندون پر حکم کرتی ہین
ترى كلاً كمنطلق العنانِ
اور سب مطلق العنان اور بے پردہ اور شر انگیز ہین

دماء العاشقين لهنّ شغل
اپنے عاشقون کو قتل کرنا ان عورتون کا کام ہے
بعينٍ انجلت ظبيّ القنان
آلہ قتل اُنکی آنکھہ ہے جو پہاڑون کے ہرنونکو شرمندہ

ومن عجب جفون فاترات
اور تعجب تو یہ ہے کہ وہ پلکین جو سست اور نیمخواب ہین
ارين الخلق افعال السّنان
لوگون کو برچہیون کا کام دکہلا رہی ہین —

بناظرة تصيد الناس لمحاً
وہ عورتین اپنی آنکھہ کی نیم نگہ سے لوگونکو شکار کرتی ہین
تفوق بلحظها رمح الطعان
جنکے گوشہ چشم کی ہلکی سی نظر نیزون کے زخم پر فوقیت رکھتی ہے

وانّى الامن من تلك البلايا
اور ان بلاؤن سے نجات پانا لوگون کیلئے غیر ممکن ہے
سوى الله الذي ملك الامان
بجز اسکے کہ اُس خدا کا رحم ہو جو امان بخشنے کا بادشاہ ہے

فعشاق الغواني والمثاني
سو جو لوگ عورتون اور سرودون کے عاشق ہین
اضاعوا الدين من تلك الاماني
اُنہون نے اِنہین آرزوؤن کے پیچھے دین ضائع کیا ہے

يصدّون الورى من كل خير
لوگون کو وہ ہر یک نیکی کے کام سے روکتی ہین
ويغتاظون من تخليص عاني
اور اس بات سے غصہ کرتے ہین کہ کسی قیدی کو رہا کردیا جائے

عمايات الرجال تزيد منهم
لوگون مین اُنکے سبب سے گمراہی پہیلتی جاتی ہے
وفتن الدهر تنمو كل آنِ
اور فتنے دمبدم بڑہتے جاتے ہین

وما من ملجاءٍ من دون ربٍّ
اور ان آفتون سے بچنے کیلئے بجز اُس خدا کے کوئی گریزگاہ نہین
كريم قادرٍ كهف الزمان
جو کریم اور قادر اور زمانہ کی پناہ ہے

فنشكو هاربين من البلايا
سو ہم ان بلاؤن سے بہاگ کر اُسی خدا کیطرف شکایت لیجاتے ہین
الى الله الحفيظ المستعان
جو اپنے بندون کا نگہبان اور بیقرارونکی مدد کرنیوالا ہے

جرت حزناً عيون من عيوني
میری آنکھون سے مارے غم کے چشمے بہ نکلے
بما شاهدت فتناً كالدخان
جبکہ مینے اُن فتنون کا مشاہدہ کیا جو دہوین کی مانند

فهل وجدت ثكالى مثل وجدي
پس کیا وہ عورتین جنکے لڑکے مرجائین ایسا غم کرتی ہین جو مین کرتا ہون
اذى ام هل لهاشان كشاني
کیا دکہہ کے وقت ان کا ایسا حال ہوتا ہے جو میرا حال ہے

وکم من ظالم یبغی فسادا

بہترے ظالم یہی چاہتے ہین جو دنیا مین فساد اور گناہ پہلے

وقسیسین اصل الافتنان

اور توحید مین فتنہ اندازی کی جڑہ پادری لوگ ہین

تفاحشہم تجاوز کل حدّ

پادریون کی بدگوئی حد سے زیادہ بڑہ گئی ہے

کان غذاءہم فحش اللسان

گویا بدزبانی اُن کی غذا ہے

فکنت اطالعن کتاب ساب

مینے ایک ایسے شخص کی پادریون مین سے کتاب دیکہی جسنے گالیان دی ہین

وتمطر مُقلتی مثل الرثان

سو مین اُس کتاب کو دیکہتا تہا اور میری آنکہون سے مینہ کیطرح آنسو جاری تہے

رئینا فیہ کلما محفظات

ہمنے اُس کتاب مین وہ کلمے دیکہے جو غصہ دلانے والے تہے

وسبّ المصطفیٰ بحر الحنان

اور دیکہا کہ اُس شخص نے رسول اللہ صلعم کو گالیان نکالی ہین جو بخشایش کا دریا ہے

صبرت علیہ حتی عیل صبری

مینے اِس بات پر صبر کیا یہانتک کہ صبر کرتا کرتا ہار گیا

ونار الغیظ ثارت فی جنانی

اور غصہ کی آگ مجہہ مین بہڑکی

وتاتی ساعۃ ان شاء ربی

اور وہ گہڑی آتی ہے کہ اِنشاء اللہ تعالی

اقرّ العین بالخصم المہان

کہ ہم دشمن کی رسوائی دیکہہ کر اپنی آنکہین ٹہنڈی کرینگے

اخذنا السب منہم مثل دین

اُن کی گالیان ہمارے ذمہ قرض کی طرح ہین

وعزّتنا لدیہم کالرہان

اور ہماری عزت اُن کے پاس گرو کی طرح ہے

سنغشیہم ببرہان کعضب

ہم عنقریب دلیل کی تلوار کے ساتہہ اُنکے سر پر پہونچینگے

رقیق الشفرتین اخ السنان

جو باریک کنارون والے نیزہ کا بہائی ہے

بفاس نختلی تلک الخلاتا

ہم اس گہاس کو دلائل کے تبر کے ساتہہ کاٹینگے

ورمح ذابل وقنا البیان

اور نیزہ برچہی باریک نوک والی اور بیان کے نیزون سے

بمجۃ العدا قد حل غول

ان دشمنون کی کہوپری مین ایک بہوت داخل ہوگیا ہے

فنخرجہ بآیات المثانی

سو ہم اُس کو سورۃ فاتحہ سے نکالینگے۔

لنا دین ودُنیا للنصاری

ہمارے حصہ مین دین آیا اور نصاری کے حصہ مین دُنیا

ومقت الضرتین من العیان

سو یہ دو سوتون کی دشمنی ہے جسکی حقیقت ہریک کے چشمدید ہے

سمنا کل نوع الضیم منہم

ہمنے ہریک ظلم اُن کا اُٹہا لیا

ولکن سبّہم صلّی جنانی

مگر اُن کی گالیون نے ہمارا دل جلایا۔

سعوا ان یجعلوا اُسدًا نعاجًا
اُنہون نے کوشش کی کہ نا کسیطرح شیرونکو بہیڑین بنائین

ولبث الله لیث لا کضان
اور شیر ہی ہین وہ بہیڑ کی طرح نہین ہو سکتے

وثبتهم کسرحان ضریے
اوران لوگون کا حملا اسی بہیڑیے کیطرح ہی جو شکار کا طالب ہے

وصورتهم کذی حبّ مقانی
اور صورت انکی ایک امن ساز دوست کیطرح ہے

وباطنهم کجوف العیر قفر
اور اندر ان کا گدہے کے پیٹ کی طرح تقوی سے خالی

من التقوی وبطن کالجفان
اور پیٹ اُن پیالون کیطرح ہے جو کہانے سے بہری ہوئی ہون

اری وغلاً جهولاً وابن وغل
مین ایک خسیس ابن خسیس جاہل کو دیکھتا ہون

یری کالمرهفات لظی اللسان
جو تیز تلوارون کیطرح اپنی زبان کا شعلہ دکہاتا ہے

هریر الکلب لا یعثو بنبح
کتے کی آواز اُس چاند پر خاک نہین ڈال سکتی

علی البدر المطهّر من عثان
جس کو خدا نے گرد وغبار اور دہوئین سے پاک پیدا کیا ہے

الا یا ایها الغمر الشحیح
اے بخیل بدخلق اور حریص

هویت کذی اللبانة فی الهوان
تو محتاجون کیطرح ذلت کے گڑہے مین گر گیا

وما تدری الهدی وحملت جهلا
اور تو نہین جانتا کہ ہدایت کیا شی ہے اور محض جہل سے تو نے

اناجیل النصاری کالاتان
انجیلون کو اُٹھالیا جیسا کہ ایک گدہا بار اٹھاتی ہے

تنضنض مثل نضنضة الافاعی
اور تو اس طرح زبان ہلاتا ہے کہ جیسے سانپ

وتهذی مثل عادات الادانی
اور کمینون اور سفلون کیطرح بکواس کرتا ہے

هلمّ الی کتاب الله صدقًا
خدا کی کتاب کی طرف

وایمانًا بتصدیق الجنان
صدق اور دلی ایمان سے آجا

شغفتم ایها النوکی بشوک
بے وقوفو! تم کانٹون پر فریفتہ ہو گئے

واعرضتم عن الزهر الحسان
اور خوب صورت پہولون سے کنارہ کیا

وآثرتم اماعز ذات صخر
اور تم نے کنکریون اور بڑی پتہرون والے زمین جو بہت سخت ہی اختیار کی

علی مخضرّة قارع هجان
اور ایسی مین کو چہوڑا جو پر سبزہ اور نرم اور نہایت عمدہ اور قابل زراعت ہے

وما القرآن الا مثل درّ
اور قرآن درحقیقت بہت عمدہ اور یکدانہ موتیون کیطرح ہے

فرائد زانها حسن البیان
جو حسن بیان سے اور بہی اسکی زینت اور خوبصورتی نکلی ہے

وما مسّت الف الكاشحينا — معارفه التي مثل الحصان

اور دشمنون کی ہتیلیان ان معارف کو چہوی بہی نہین — جو قرآن مین ایسی طور پر چہپی ہوئی ہین جیسی پردہ نشین پارسا عورت چہپی ہوئی

به ما شئت من علم وعقل — واسرار و ابكار المعاني

اسمین ہر ایک وہ علم اور عقل ہے جسکا تو طالب ہو — اور انواع اقسام کے بہید اور نئی صداقتین اسمین بہری ہین

يُسكّت كلّ من يعدو ويضغن — يبكّت كل كذاب وجاني

ہر ایک ایسی دشمن کا منہہ بند کرتا ہے جو مخالفانہ طور پر دوڑ پڑتا ہو — اور ہر ایک ایسی شخص پر اتمام حجت کرتا ہو جو دروغگو اور گنہگار ہو

رئينا درّ مزنته كثيرا — فدينا ربّنا ذا الامتنان

ہمنے اُسکے مینہ کا پانی بہت ہی دیکہا ہے — سو ہم اُس خدا پر قربان ہین جسنے ایسے احسان کئے

وما ادراك ما القرآن فيضا — خفير جالب نحو الجنان

اور تو کچہہ جانتا ہے کہ قران فیض کی رو سے کیا شے ہے — وہ ایک رہبر ہے جو بہشت کیطرف کہنچتا ہے

له نوران نور من علوم — ونور من بيان كالجمان

اُسمین دو نور ہین ایک تو علوم کا نور اور دوسرے — فصاحت بلاغت کا نور جو دانہ نقرہ کیطرح چمکتا ہو

كلام فائق ما راق طرفي — جمال بعده والنيّران

وہ ایک ایسا کلام ہے جو ہر ایک کلام سے فوقیت لے گیا — اور اسکے بعد مجہے کوئی جمال اچہا معلوم نہوا اور آفتاب اور قمر بہی اچہے دکہائی نہ دیگے

اياة الشمس عند سناه دخن — وما لِلّعل والسبت اليماني

آفتاب کی روشنی اُسکی چمک کے آگے ایک دہوان سا ہے — اور لعل سے نرمی کے سرخ چمڑے کو نسبت ہی کیا ہے گو یمن کی ساخت ہو

واين يكون للقرآن مثل — وليس له بهذا الفضل ثاني

اور قران کی مثال کوئی دوسری چیز کیون کر ہو — کیونکہ وہ تو اپنے فضائل مین بے مثل ہے

ورثنا الصحف فاقت كل كتب — وسبقت كل اسفار بشان

ہم اُس کتاب کے وارث بنائے گئے جو سب کتابون پر فایق ہے — ایسی کتاب جو اپنی کمالات مین تمام کتابون پر سبقت لیگئی ہے

وجاءت بعد ما خرت خيام — وخُرّبت البيوت مع المباني

اور اس وقت آیا جبکہ سب پہلی خیمی منہہ کے بل گر چکے تہے — اور تمام گہر مع بنیاد کی جگہون کے خراب ہو چکے تہے

محت كل الطرائق غير برّ — وجذّت راس بدعات الزمان

ہر ایک راہ کو بغیر نیکی کے راہ کے معدوم کر دیا — اور اُن تمام بدعتون کا سر کاٹ دیا جو زمانہ مین شایع تہین

كأنّ سيوفها كانت كنار

گویا اسکی تلوارین ایک آگ کی طرح تہین

بها حُرقت مخاريق الاداني

اُن سے وہ تمام گدکے جلگئی جو سفلہ لوگون کے ہاتھہ مین تہی

اذا استدعى كتاب الله مثلا

جب کتاب اللہ نے اپنی مثل کا مطالبہ کیا

فعيّ القوم واستتروا كفاني

سو قوم مقابلہ سی عاجز ہوگئی اور فنا شدہ چیز کیطرح چہپ گئی

وسلبت جرٔة الاسناف منهم

اور پیش قدمی کی ہمت اُن سی مسلوب ہوگئی

من الهول الذي حل الجنان

اور یہہ ہیبت الٰہی تہی جو اُن کے دل مین بیٹہہ گئی

فمن عجب اكبوا مثل ميت

سو یہہ تعجب کی بات ہے کہ وہ مردہ کیطرح منہہ کے بل جا پڑے

وقد مرنوا على لطف البيان

حالانکہ وہ فصیح کلمات کی مشق اور عادت رکہتے تہے

وانزله مهيمنا حُديّا

اور خدا تعالی نے اسکو مہیمن اور طالب معارض نازل کیا

ففرّوا كلهم كالمستهان

پس کفار اُسکی مثل بنانے پر قادر نہوسکے اور سرگردان ہوکر بہاگ گئے

وصارت عُصبهم فرقا ثبينا

اور اُن کی جماعتین کئی فرقے متفرق ہوگئے

فمنهم من اتى بعد الحران

پس بعض اُن مین سے تو سرکشی سے باز آگئے

ومنهم من تلبّب مستشيطا

اور بعض نے قرآن کے مقابلہ سے عاجز آکر ہتیار باندہے

لحرب الصادقين وللطّعان

اور غضب مین آکر راست بازون کے ساتہہ جنگ کرنیکے لئے تیار ہوگئے

فانتم قد سمعتم ما اصيبوا

سو تم سن چکے ہو کہ اُن کو کیا کیا سزائین ملین

بضعضعة السيوف من الهوان

اور تلوارون کی سرکوبی سی کیسی ذلت اُٹہائی

وكان جزاء سلّ السّيف سيْفا

اور تلوار کہینچنے کا بدلہ تلوار ہی تہی سو جو کچہہ اُنہون نے مسلمانون

فذاقوا ما اذاقوا كالجبان

کو چکہایا وہ آپ ہی بزدل ہوکر چکہنا پڑا یعنے تلوار کہینچی دا تی تلوار

اذا دارت رحى البلوى عليهم

اور جبکہ سختی کی چکی اُن پر چلی سو ایسی ہوگئے

فكانوا لهوةً فوق الدّهان

جیسا کہ آٹے کی ایک مٹہی چکی کے اُس سوراخ پر پڑی ہوتی ہی جو چکی کے

فطفقوا يهربون كمثل جُبنٍ

سو اُنہون نے ایک نامرد کی طرح بہاگنا شروع کیا

فاخذوا ثم قُتّلوا مثل ضان

پس پکڑے گئے اور بہیڑون کی طرح قتل کئے گئے

اذا ما شاهدوا قتلى كقثن

اور جبکہ اُنہون نے اپنے مقتولون کو ٹیلون کیطرح دیکہا

فرفعوا طاعة علم الامان

تب اُنہون نے امان طلب کرنیکے لئے جہنڈیان اُٹہائین

سراة الحی جاءوا نادمینا

اور قبیلہ کے سردار شرمندہ ہوکر آئے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم

فرحم المصطفی بحر الحنان

نے جو دریائے بخشش ہے ان کا گناہ معاف کیا

واما الجاهلون فما اطاعوا

مگر جاہلون نے اُن کا حکم نہ مانا

فاعدمهم فئوس الاختفان

سو بیکسی کے تبرون نے انکو معدوم کیا

سقوا کاس المنایا ثم سیقوا

موت کے پیالے ان کو پلائے گئے

الی نار تلوّح وجه جانی

اور پہر وہ اُس آگ کیطرف کھینچے گئی جو مجرم کا منہہ جلاتی تہی

فهذا اجر جهل الجاهلینا

سو یہہ جاہلون کے جہل کی سزا تہی

من الرحمان عند الاستنان

یہہ سزا خدا تعالی کیطرف سے اُسوقت ہوئی جب اُنہون نے فساد اور ظلم مین دوڑ لگائی

وما کان الرحیم مذل قوم

اور خدائے رحیم کسی قوم کو ذلیل نہین کرتا

ولکن بعد ظلم وافتنان

مگر اُسوقت جبکہ ظلم اور فتنہ اندازی اختیار کرے

وهل حُدّثت من انباء امم

کیا ایسی قومون کی تجھے کچھہ خبر ہے

رؤا قبحاً بافعال حسان

جن کو نیکی کرتے کرتے بدی پیش آئے

وکل النور فی القرآن لکن

اور تمام اور ہریک قسم کے نور قرآن ہی مین ہین

یمیل الهالکون الی الدخان

مگر مرنے والے دہوئین کیطرف دوڑتے ہین

به نلنا تراث الکاملینا

ہمنے اس کے وسیلہ سے کاملون کی وراثت پائی

به سرنا الی اقصی المعانی

ہمنے اسکے وسیلہ سے حقیقتون کے اخیر تک سیر کیا

فقم واطلب معارفه بجهد

پس اُٹھہ اور کوشش کے ساتھہ اُسکے معارف طلب کر

وخف شر العواقب والهوان

اور انجام بد اور ذلت کی بدیون سے خوف کر

اتخطب عزة الدنیا الدنیه

کیا تو اس دنیا ناکارہ کی عزتون کا طالب ہے

انطلب عیشها والعیش فانی

کیا تو اس دنیا کے عیشون کو ڈہونڈہتا ہے اور اسکی تمام عیش فانی ہے

اترضی یا اخی بالخان حمقا

ای بہائی کیا تو سرائے مین رہنے مین اپنی حمق سے راضی ہوگیا

وتنسی وقت تبدیل المکان

اور اُس وقت کو بہلا دیا جو تبدیل مکانی کا وقت ہو

علی بستان هذا الدهر فاس

اِس دنیا کے باغ پر تبر رکہا ہے

فکم شجر یجاح من الاهان

سو بہت سے درخت جڑہ سے اُکہیڑے جارہے مین

وكم عنق تكسّرها المنايا
اور موتین بہت سی گردنون کو توڑ رہی ہین
وكم كفّ وكم حسن البنان
اور بہت ہتیلیان اور بہت سی خوبصورت پورین ٹوٹی چلی جاتی ہین

ترى فى ساعة سرا لرجل
اور تو یہ تماشہ دیکھ رہا ہو کہ ایک گہڑی ایک مرد کیلیے کبھی تخت بچھی
وفى الأُخرى تراه على الاران
اور پہر دوسری گہڑی مین وہی مرد تابوت مردہ پر پڑا ہوا ہوتا ہے

[illegible]

وانى ناصح خِلّ امين
اور مین ایک نصیحت دینے والا دوست اور امین ہون
ويدرى نورعلى مزيرانى
اور جو شخص مجھے دیکھے وہ میری نور علم کو معلوم کریگا

يكرّم جاهل قبل ابتلاء
جاہل کی تعظیم آزمائش سے پہلے ہوتی ہے
وقدر الحبر بعد الامتحان
اور دانا آدمی کی تعظیم اُسکے امتحان کے بعد کیجاتی ہے

وكفّرني عدو الحق حمقا
اور ایک سچ کے دشمن نے مجھے کافر ٹھرایا
فقلت اخساء يرانى مزهدانى
سو مینے کہا دفع ہو جسنے مجھے ہدایت دی وہ مجھے دیکھ رہا ہے

صوارمه علىّ مسلّلات
اُس دشمن کی تلوارین میری پر کہنچی ہوئی ہین
وانى نحو وجه الحبّ رانى
اور مین اپنے پیارے اللہ کی طرف دیکھ رہا ہون

وانى قد وصلت رياض حبّى
اور مین اپنے پیارے کے باغو نمین پہنچا ہوا ہون
ويطلبنى خصيمى فى المحانى
اور دشمن مجھے جنگلون مین تلاش کر رہا ہے

هويت الحبّ حتى صار روحى
مینے اس پیارے سے محبت کی یہانتک کہ وہ میری جان ہو گیا
وارنانى جنانى فى جنانى
اور میرا بہشت اُس نے میرے دل مین ہی دکھا دیا

بوجه الحبّ لست حريص ملك
اس پیارے کی قسم ہے کہ مین کسی ملک کا حریص نہین
كفانى ما ارى نفسى كفانى
اور یہ میری لیئے کافی ہو کہ مین اپنے نفس کو فنا کی حالتمین دیکھتا ہون

عمود الخشب لا ابغى لسقفى
مین لکڑی کے ستون اپنے چہت کیلیئے نہین چاہتا
وحبّى صار لي مثل البوان
اور میرا پیارا میرے لیئے ایسا ہو گیا ہو جیسا کہ ستون

ورثنا المجد من ذى المجد حقا
ہمنے بزرگی کو خدائے ذو المجد سے پایا
وصُبّغنا بمحبوب مقانى
اور اُس ملنے والے پیاری کے رنگ سے ہم رنگے گئے

دخلت النار حتى صرت نارًا
مین آگ مین داخل ہوا یہانتک کہ مین آگ ہی ہو گیا
وغلى فاق افكار الافانى
اور میری کہجور گہات پات کے نکرون سے بہت بلند ہو گئی

خموری منتقاة غیر کدر
اور میری شراب ایک چھنی ہوئی شراب اور صاف ہے

مشعشعة بماء الاقتران
جسمین الٰہی محبت کا پانی ملایا گیا ہے

ولست موارِیاً عن عین ربی
اور مین اپنے رب کی آنکھ سے پوشیدہ نہین ہون

وان الله خلاقی یرانی
اور خدا جو میرا پروردگار ہے مجھ دیکھ رہا ہے

یدھدء راس کذاب غیور
اور وہ جھوٹھے کے سر کو خاک مین رولاتا ہے کیونکہ غیرتمند ہے

ویھلکه کصید مستھانِ
اور اسکو اس شکار کیطرح ہلاک کرتا ہے جو سراسیمہ اور سرگردان ہو

وانّا الناظرون الی قدیر
اور ہم اس قدیر کیطرف دیکھ رہے ہین

قریب قادرٍ حِبٍّ مُدانی
جو قریب اور قادر ہے اور جو بندہ اور اسکی دلمین حائل ہوتا ہے

وانّا الشاربون کئوس جدٍّ
اور ہم پر حکمت باتون کے پیالے پی رہے ہین

وانّا الکاسرون فئوس خانی
اور ہم فضول گو کے تبرون کو توڑ رہے ہین

وانّا الواصلون قصور مجد
اور ہم بزرگی کے محلون تک پہنچ گئے ہین

وانّا الفاصلون من الادانی
اور ہمنے ادنے لوگون سے جدائی اختیار کرلی ہے

وابدرنا من الرحمان بدر
اور ہمارے لئے خدا تعالی کیطرف سے ایک چاند نکلا ہے

فنحن المبدرون ولا نمانی
سو ہم چاند کو لینے والے ہین اور انتظاری کرنیوالے نہین

ونحن الفائزون کمال فوز
اور ہم کمال کامیابی تک پہنچ گئے ہین

ونحن المنعمون ولا نعانی
اور ہم نعمتون مین وقت بسر کرتے ہین اور سختی نہین اٹھاتے

وبارزنا العدا متسلحینا
اور ہم مسلح ہوکر مخالفون کے مقابل پر کھڑے ہوگئے ہین

ولسنا قاعدین کمثل وانی
ایک سست آدمی کیطرح ہم بیٹھنے والے نہین ہین

وماجئنا الوریٰ فی غیر وقت
اور ہم خلق اللہ کے پاس بیوقت نہین آئے

وذو حجر یری وقت الرثانِ
اور عقلمند جانتا ہے کہ بارش کا وقت کونسا ہے

کخذروف ندحرج راس عجز
اور ہم پھرکی کی طرح اپنے عاجزانہ سر کو گردش دے رہے ہین

وتبنا من ملاعب صولجان
اور صولجان کی بازی گاہ سے ہم دست بردار ہین

عریف فرس نفسی عند حرب
میرے نفس کا گھوڑا لڑائی کے وقت بڑی فراست رکھتا ہے

ویدری السّر من شدِّ البطان
اور تنگ کو مضبوط کھینچنے سے سمجھ جاتا ہے کہ مطلب کیا ہے

مکرٌ یزلن کمثل برق

بُرا حلہ اور ہے جو برق کیطرح اُترتا ہے

وانا سوف نوجر من ملیک

اور ہم عنقریب اپنے بادشاہ سے پاداش پائینگے

وکاسٍ قد شربنا فی وهاد

کئی پیالے تو ہمنے نشیب مین پیے

وهذا کله من فضل ربّی

اور یہ سب میرے رب کا فضل ہے

اری اشجار رحمته عظاما

اسکی رحمت کے درختون کو مین بڑی بڑی دیکھتا ہون

وقومی کفرونی من عناد

اور میری قوم نے مجھے عناد سے کافر ٹھہرایا

فیا لعّان لا تهلک عجولا

پس اے لعنت کرنیوالے میری جلدی ہلاک مت ہو

وشک البین صعب عند حرٍّ

اور جلد جدا ہو جانا شریف آدمی کے نزدیک ایک سخت بات ہے

ولا تعجب لقولی وادعائی

اور میرے قول اور میرے دعوی سے تعجب مت کر

وللرحمان فی کلمٍ رموز

اور خدا تعالی اپنی کلمات مین کئی بھید رکھتا ہے

وکم کلم مهفهفة دقاق

اور بہت سے کلمے نازک اور باریک ہین

فیدری الضامرات ذوو الضمور

پس باریک باتون کو وہ لوگ سمجھتے ہین جو مرتاض اور دقیق الفکر ہیں

ولا تمضی علیه دقیقتان

اور وہ منٹ کی بھی توقف نہین کرتا

ونعطی منه اجر الامتنان

اور اس سپاہیانہ خدمت کا اجر ہمکو دیا جاے گا

واخری نشرہن فوق القنان

اور کئی اور ہین جو پہاڑون کی چوٹیون پر پیین گے

ملاذی عاصمی ممن جفانی

جو میری پناہ ہے اور ظالم سے مجھے بچانیوالا ہے

مفرحة کزرع الزعفران

خوش کرنیوالے جیسے زعفران کا کھیت ہوتا ہے

والحادٍ وتحریف البیان

اور الحاد اور تحریف سے کافر بنانے مین کوشش کی

ولا تهجر فترجع کالمهان

اور مسلمان کو اپنے گروہ سے جدا کر کے اسمین تیری رسوائی ہے

وان الحرّ کالحانی یلاقی

اور شریف آدمی ایک مشفق مہربان کیطرح ملتا ہے

وقد عُلّمت من اخفی المعانی

اور مجھے بہت پوشیدہ معنے بتلائے گئے ہین

وکم قول اسرّ کمثل کانی

اور کئی قول اسکے ایسے ہین جیسے کوئی اشارہ کنایہ سے باتین کرتا ہے

هضیم الکشح کالغید الحسان

بہت نازک جیسے نازک اندام اور خوبصورت عورتین ہوتی ہین

ولا یدری سفیه کالسمان

اور ان باتون کو وہ شخص نہین جانتا جو موٹی عقل والا موٹی عورتون

فان تبغی الدقایق مثل ابر
پس اگر تو ایسے باریک حقایق چاہتا ہے جیسے سوئیان

فلج فی سمّہا ودع الامانی
سو تو سوئی کے ناکہ مین داخل ہوجا اور تمام نفسانی جذبات چھوڑ دے

وان تستطلعن انباء موتی
اور اگر تو چاہتا ہے کہ مُردون کی خبرین تجھے معلوم ہون

فمت کالمحرقین وکن کفانی
سو تو ان مردون کیطرح مرجا جو جلائے گئے اور نابود ہوگئے

وبذل الجهد قانون قدیم
اور کوشش کرنا قانون قدیم ہے

منی للطالبین قضاء مانی
جو مقدر حقیقی نے ڈھونڈنے والون کیلئے بنایا ہے

وانی مسلم والسلام دینی
اور مین مسلمان ہون اور اسلام میرا دین ہے

فلا تکفر وخف رب الزمان
سو تو کافر مت ٹھہرا اور خدا تعالی سے خوف کر

وان ازمعت تکفیری وعذلی
اور اگر تونے یہی قصد کیا ہے کہ مجھے کافر کہے اور ملامت کرے

فقل ما شئت من شوق الجنان
سو جو تیری مرضی ہو وہ شوق سے کہتا رہ

ولا نخشی سهام اللاعنینا
اور ہم لعنت کرنے والون کے تیرون سے نہین ڈرتے

ولا نغتاظ من تکفیر خانی
اور ایک بیہودہ گو کی تکفیر سے ہم غصہ نہین کرتے

جنحنا کاهلا منا ذلولا
اور ہمنے اپنا ریاضت کش شانہ

لاثقال المطاعن واللعان
طعن اور لعنت کے بوجھون کیلئے جھکا دیا ہے

فان شاء المهیمن ذو جلال
پس اگر خدائے بزرگ چاہے گا

یبرء رحمة مما نزلنی
تو اپنی رحمت سے مجھے ان الزامون سے بری کردیگا جو تو مجھ پر

وفی فمی لسان غیر وانی
اور میرے منہ مین یہی زبان ہے

احب جواب رب مستعان
مگر مین چاہتا ہون کہ خدائے مددگار تجھکو جواب دے

واخر کلمنا حمد وشکر
اور ہمارا آخر کلام حمد اور شکر ہے

لرب محسن ذی الامتنان
اس محسن رب کے لئے جسکے احسان مجھ پر ہین



ومن اعتراضات الواشی الضال الذی ینوم بنعاس الضلال

اور یہہ گمراہ نکتہ چین جو خواب ضلالت مین سوتا ہے اس کے اعتراضات مین سے

اعتراض بنی علیہ عقیدتہ الباطلۃ فی کتابہ التوزین ۔ وتفصیلہ انہ رای فی

ایک وہ اعتراض ہے جس کو اُس نے اپنی کتاب توزین الاقوال مین اپنے عقیدہ باطلہ کی بنیاد ٹھہرایا ہی اور تفصیل

القرآن الکریم ایۃ یوم یقوم الروح والملئکۃ فتلقف لفظ الروح

اعتراض یہ ہے کہ اُس نے قرآن کریم کی اس آیۃ کریمہ کو دیکھا جو یوم یقوم الروح والملائکۃ ہے الخ سو اُس نے لفظ روح کو اس جگہ سے

کالشحیح واراد ان یستنبط منہ نزول المسیح بل ان یثبت الوھیتہ کالوقیح

اُچک لیا جیسے ایک حریص ایک چیز کو اُچک لیتا ہی اور چاہا کہ اُس سے نزول مسیح پر دلیل قائم کرے بلکہ جیسا کہ بیحیا بیشرم کی طرح یہ بھی چاہا کہ اس سے حضرت

وظنہ مستندا کالمبطلین الفرحین ۔

مسیح کی الوہیت ثابت ہو جائے پس اُسنے استدلال کے خیال سے باطل پرستون کیطرح بہت خوش ہو کر اس آیت کو لکھا

اما الجواب فاعلم ان ھذہ الایۃ لا تفیدہ اصلا ولا یثبت منہا شئ

اب اسکے جواب مین سمجھ کہ یہ آیت اس شخص کو کچھ بھی مفید نہین اور اگر اس سے کچھ ثابت ہوتا ہے تو بس یہی

الا حمقہ وجہلہ وکونہ من السفہاء المستعجلین ولا یخفی علی الفضلاء الاعلام

کہ یہ شخص احمق اور نادان اور سفیہ اور جلد باز ہے اور مشاہیر علماء پر پوشیدہ نہین کہ اس مقام مین

ان تاویل الروح بعیسیٰ فی ھذا المقام دجل وافتراء بل جاء فی کتب التفسیر

روح کے لفظ سے عیسیٰ مراد لینا دجالیت اور افتراء ہے بلکہ تفسیرون کی رو سے وہ جبرائیل علیہ السلام

انہ جبرائیل علیہ السلام او ملک اٰخر علی اختلاف الروایات کما لا یخفی

یا کوئی دوسرا فرشتہ ہے اور دونون قسم کی روایتین پائی جاتی ہین جیسا کہ دیکھنے والون

علی الناظرین ۔ ثم منطوق الایۃ یبدی بالتصریح ویحکم بالتنقیح ان ھذہ

پر پوشیدہ نہین ۔ پھر منطوق آیت کا بتصریح ظاہر کرتا ہے اور تنقیح کے ساتھ حکم دیتا ہے کہ یہ واقعہ

الواقعۃ متعلقۃ بالقیامۃ ولہا کالعلامۃ فان اللہ تعالیٰ ذکر ھذہ القصۃ فی

قیامت سے متعلق ہے اور اُسکے لئے علامت کیطرح ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس قصہ کو بہشت کے ذکر کے

ذکر قصۃ الجنۃ ونعماءہا العامۃ ثم صرح بنص صریح آخر وقال ذلک الیوم الحق

درمیان لکھا ہے اور اسکی نعمتون کے بیان کرنیکے وقت اسکو بیان فرمایا ہی اور پھر اور بھی تصریح کرکے فرمایا ہی کہ یہ دہی حق کے کھلنے کا دن آ

ولفظ الیوم الحق فی القرآن بمعنی القیامة ویعلمه کل خبیر امین - فانظر کیف
اور الیوم الحق قرآن مین قیامت کا نام ہے چنانچہ واقفکار امانت دار اسکو جانتا ہے پس اب غور کر
بیّن انها واقعة من وقائع یوم الدین - ثم انظر کیف یفترون الذین فی قلوبهم مرض
کہ کیونکر خدا تعالی نے کہول کر بیان کردیا کہ یہ الواقعہ قیامت ہی سے متعلق ہی پہر تو غور کر کہ وہ لوگ جنکے دل بیمار ہین اور اُن کے دل مین
ولا یخافون الله وما کانوا متقین - فالحاصل ان الآیة لا تؤید زعم هذا الواشی بل ترفع
خدا تعالی کا خوف نہین کیونکر افترا پردازیان کر رہے ہین اور تقوی اختیار نہین کرتے پس حاصل کلام یہ ہی کہ یہ آیة اس نکتہ چین کے زعم کی کچھہ موید نہین
وهما یقع القول علیه وتجعله الایة من الکاذبین - فانه یقول ان عیسی اله وابن الله
بلکہ یہ تو اسکے قول کو ٹکڑے ٹکڑے کرتی ہی اور اسکی ساتھہ بات اُسی پر پڑتی ہی اور یہ آیت اُسکو جہوٹہون سے ٹہراتی ہی کیونکہ اس نکتہ چین کا یہ قول ہی کہ عیسی خدا اور خدا کا بیٹا ہی
ویقول ان الروح هو الله وعینه والایة تبدی ان هذا مینه وتبدی ان الروح
اور کہتا ہے کہ روح خدا کو ہی کہتے ہین اور روح اور خدا ایک ہی ہی اور آیة ظاہر کر رہی ہی کہ یہ اسکا جہوٹہہ ہی اور نیز ظاہر کرتی ہی کہ وہ روح
الذی ذکرهنا هو عبد عاجز تحت حکم الله وقدره وما کان له خیرة فی امره وان هو الا من
جسکا ذکر اس جگہ ہے وہ ایک بندہ عاجز ہی جسکو خدا کی کسی امر مین اختیار نہین اور کچھہ نہین صرف فرمانبردار ہی اور نیز یہ بہی ظاہر کرتی ہی کہ اس روح کو
الطائعین وما کان له ان یشفع من غیر اذن الله لان الله عز وجل قال فی هذه
شفاعت کا اختیار نہین اور شفیع وہی ہوگا جسکو اذن ملے کیونکہ خدا تعالی نے اِس آیة مین صاف فرما دیا ہے
الآیة یوم یقوم الروح والملائکة صفا لا یتکلمون الا من اذن له الرحمن وقال
کہ اُس روز یعنے قیامت کے دن روح اور فرشتے کہڑے ہونگے اور شفاعت کے بارے مین کوئی بول نہین سکیگا مگر وہی جسکو خدا تعالی کیطرف
صوابا واشیر فی آیة عسی ان یبعثك ربك مقاما محمودا الی انه تعالی لا یعطی هذا المقام المحمود الانبیاء وصفیه
سے اجازت ملی اور کوئی نالائق شفاعت نکریگی اور آیة عسی ان یبعث مین اشارہ فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالی یہ مقام محمود بجز اپنے برگزیدہ نبی محمد
محمد المصطفی خیر الرسل وخاتم النبیین - والقی فی روعی ان المراد من لفظ
مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسیکو عنایت نہین کریگا اور میرے دل مین ڈالا گیا کہ اِس آیت مین لفظ روح سے مراد
الروح فی آیة یوم یقوم الروح جماعة الرسل والنبیین والمحدثین اجمعین الذین
رسولون اور نبیون اور محدثون کی جماعت مراد ہے جن پر روح القدس ڈالا جاتا ہے اور
یلقی الروح علیهم ویجعلون مکلمین واما ذکرهم بلفظ الروح لا بلفظ الارواح فالم علم
خدا تعالی کے ہم کلام ہوتے ہین مگر یہ شبہ کہ روح کے لفظ سے انکو یاد کیا ارواح کے لفظ سے کیون یاد نہین کیا

انه قد یذکر الواحد فی القرآن ویراد منه الجمع وبالعکس سنة قد جرت فی کتاب
پس جان کہ قرآن کا محاورہ ایسا ہے کہ کبہی وہ واحد کے لفظ سے جمع مراد لے لیتا ہے اور کبہی جمع سے واحد ارادہ کرتا ہے یہ قرآن شریف کی ایک
مبین ۔ وذکرهم الله بلفظ الروح الذی یدل علی الانقطاع من الجسم لیشیر الیٰ
عادت مستمرہ ہے اور پہر خدا تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو روح کے لفظ سے یاد کیا یعنے ایسے لفظ سے جو انقطاع من الجسم پر دلالت کرتا ہے یہ اسلئے
انهم فی عیشتهم الدنیویة کانوا قد فنوا بکل قواهم فی مرضات الله وخرجوا من
کیا کہ تا وہ اسبات کیطرف اشارہ کرے کہ وہ مطہر لوگ اپنی دنیوی زندگی میں اپنے تمام قوتوں کی رو سے مرضات الٰہی میں فنا ہو گئے تہے اور اپنے
انفسهم کما یخرج الارواح من الابدان وما بقی لهم النفس واهواءها وکانوا
نفسوں سے ایسے باہر آگئے تہے جیسے کہ روح بدن سے باہر آتی ہے اور نہ ان کا نفس اور نہ اس نفس کی خواہشیں باقی رہی تہیں اور وہ روح القدس
لا ینطقون من الهوا بل بوحی یوحی فکانهم صاروا روح القدس فقط لا نفس معه ولا اعراضها
کے بلائے بولتے تہے نہ اپنی خواہش سے اور گویا وہ روح القدس ہی ہو گئے تہے جسکے ساتہہ نفس کی آمیزش نہیں پہر جان کہ انبیاء
ثم اعلم ان الانبیاء کنفس واحدة لا یقال انهم ارواح بل یقال انهم روح وذلک لشدة اتحادهم
ایک ہی جان کیطرح ہیں ۔ نہیں کہہ سکتے کہ وہ کئی روح ہیں بلکہ کہنا چاہیئے کہ وہ ایک ہی روح ہے اور یہ اسلئے کہ انہیں روحانی طور پر صفات
الروحانیة وتناسب جوهرهم الایمانیة وبما انهم فنوا من انفسهم وحرکاتهم وسکناتهم
درجہ پر اتحاد واقع ہے اور جوہر ایمانی کی انہیں مناسبت غایت مرتبہ پر ہے اور نیز اسلئے کہ وہ اپنے نفس اور اپنے جنبش اور اپنے سکون
واهوائهم وجذباتهم وما بقی فیهم الا روح القدس ووصلوا الله متبتّلین
اور اپنی خواہشوں اور اپنے جذبات سے بکلی فنا ہو گئے اور انہیں بجز روح القدس کے کچھہ باقی نہ رہا اور سب چیزوں سے توڑ کے اور قطع تعلق
منقطعین ۔ فاراد الله ان یبیّن فی هذه الایة مقام تجردهم ومراتب تقدسهم
کر کے خدا کو جا ملے پس خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس آیت میں انکی تجرد اور تقدس کے مقام کو ظاہر کرے اور بیان کرے کہ وہ جسم
وتطهرهم من ادناس الجسم والنفس فسمّاهم روحا اظهارا لجلالة شانهم وطهارة
اور نفس کے میلوں سے کیسے دور ہیں پس انکا نام اسنے روح یعنے روح القدس کہا تا کہ اس لفظ سے انکی شان کی بزرگی اور ان کے
جنانهم وانهم سیلقبون بهذا اللقب فی یوم القیامة لیری الله خلقه مقام انقطاعهم
دل کی پاکیزگی کہل جائے اور وہ عنقریب قیامت کو اس لقب سے پکارے جائیں گے تا کہ خدا تعالیٰ لوگوں پر ان کا مقام انقطاع ظاہر کرے
ولیمیز بین الخبیثین والطیبین ۔ ولعمر الله ان هذا هو الحق فتدبّروا فی کتاب الله
اور تا کہ خبیثوں اور طیبوں میں فرق کر کے دکہلا دے اور بخدا یہی بات حق ہے پس تم کتاب اللہ میں تدبر کرو اور جلد بازی سے

ولا تنکروا مستعجلین ۔ واما عیسی علیہ السلام فانت تعلم ان القرآن لا یسمیہ
انکار مت کرو مگر عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ مین تو تو خوب جانتا ہی کہ قرآن ان کا نام خدا یا
الٰھا ولا ابن الٰہ بل یبرءہ مما قیل ویرد الاقاویل افراطا کانت او تفریطا ویقیم
ابن خدا نہین رکہتا بلکہ اسکو ان تمام قولون سی بری کرتا ہی جو اُسکے حقمین بڑہا کر یا گہٹا کر کہے گئے تہے اور دلایل سے ثابت
علیہ الدلیل ویبین انہ عبد ومن المقربین ۔ وقال فی مقام وقالوا اتخذ الرحمٰن
کرتا ہے کہ وہ بندہ اور مقرب الٰہی ہے ۔ اور ایک مقام مین فرماتا ہے کہ عیسائی کہتے ہین کہ عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے
ولدا سبحانہ بل عباد مکرمون ...... ومن یقل منہم انی الٰہ من دونہ فذلک
خدا بیٹون سے پاک ہے بلکہ یہ عزت دار بندے ہین۔ اور جو انمین سے یہ کہے کہ بدون خدا کے مین ہی خدا ہون سو ایسے
نجزیہ جہنم کذلک نجزی الظالمین ۔ واشترط قول الظالمین بلفظ من دونہ لیخرج
شخص کی سزا جہنم ہو گی اور اسیطرح ہم ظالمون کو سزا دیا کرتے ہین اور قرآن نے جو ظالمین کے لفظ کے ساتھ من دونہ کی شرط لگادی
بہ قوما اصبی الحب قلوبہم وہیّج کروبہم حتی غلبت علیہم المحویۃ والسکر وجنون
ہے اور کہا ہی کہ جو شخص یہ کہی کہ مین خدا کے سوا خدا ہون سو یہ شرط من دونہ کی یعنی سوا کی اسواسطے لگائی ہی تا ان لوگون کو ظالم ہونیسے مستثنیٰ رکہے
العاشقین فخرجت من افواہہم کلمات فی مقام الفناء النظری والجذبات السماویۃ
جنکے دلون کو انکے دوست حقیقی نے اپنی طرف کہینچ لیا اور انکے دلونمین بیقراریان پیدا کردین یہانتک کہ انکے دلون پر محویت اور سکر اور عاشقون سا
وردعلیہم وارد فکانوا من الوالہین ۔ فقال بعضہم ما فی جبتی الا اللہ وقال بعضہم
جنون آگیا سو فنا نظری کی حالت اور جذب سماوی کیوقت مین انکے موہنہ سے کچہہ ایسی باتین نکل گئین اور بعض واردات انپر ایسی وارد ہوئین کہ وہ عشق کی
ان یدی ہذہ ید اللہ وقال بعضہم انا وجہ اللہ الذی وجہتم الیہ وانا جنب اللہ الذی
مستی سی بیہوشون کیطرح ہو گئے سو بعض نے اس مستی کیحالتمین کہا کہ میری جبہ مین خدا ہی ہی اور کوئی نہین اور بعض نے کہا کہ میرا یہ ہاتہہ خدا کا ہاتہہ ہے
فرطتم فیہ وقال بعضہم انا اقول وانا اسمع فہل فی الدار غیری وقال بعضہم انا الحق
اور بعض نے کہا کہ مین ہی وجہ اللہ ہون جسکیطرف تمنے موہنہ کیا ...... اور مین ہی جنب اللہ ہون جسکی حقمین تمنے تقصیر کی اور بعض نے کہا کہ مین ہی
فہولاء کلہم معفوون فانہم نطقوا من غلبۃ کمال المحویۃ والانکسار لا من الرعونۃ
کہتا ہون اور مین ہی سنتا ہون اور میری سوا اور گہر مین کون ہی اور بعض نے کہا کہ مین ہی حق ہون سو یہ تمام لوگ مرفوع القلم ہین کیونکہ وہ کمال محویت سے
والاستکبار وحفت بہم سکر صہباء العشق وجذبات الحب فخرجت ہذہ الاصوات من خوخۃ
بولے ہین نہ رعونت اور تکبر سے اور شراب عشق کے نشہ اور دوست کی کشش نے انکو گہیر لیا سو یہ آوازین فنا کے گہڑکی سے نکلین تکبر کی

الفناء لا من غرفة الخيلاء وما نقلوا الاقدام الی دون الله بل فنوا فی حضرة الکبریاء

بالاخانہ سے اور دون اللہ کیطرف انہون نے قدم نہین اٹھایا بلکہ حضرت کبریا مین فنا ہو گئے سو کچھ شک نہین کہ اُنپر ان کلمات سے

فلا شک انہم غیر ملومین ۔ ولا یجوز اتباع کلماتہم وحرص مضاہاتہم بل ہی کلم

کوئی ملامت نہین اور اُنکے ان کلمات کی پیروی جایز نہین اور نہ یہ روا ہے کہ اُنکی مشابہت کی خواہش کیجائے بلکہ یہ ایسے کلمے ہین

یجب ان تطوی لا ان تروی ولا یواخذ الله الا الذین کانوا من المتعمدین المجترئین

کہ لپیٹنے کے لائق ہین نہ اظہار کے لائق اور خدا تعالی اُنہین سے مواخذہ کرتا ہے جو عمداً چالاکی سے ایسے کلمے مونہہ پر لاوین۔

وعجبت للنصاری ولا عجب من المسرفین انہم یقرون بان عیسی

اور مجھے عیسائیون سے تعجب آتا ہے اور جو زیادتی کرے اُسپر کچھ تعجب بھی نہین وہ اقرار کرتے ہین کہ عیسی

کان عبد الله وابن آدم وکان یقول انی رسول الله وعبدہ وحث الناس

خدا کا بندہ اور ابن آدم تھا اور کہا کرتا تھا کہ مین خدا کا بندہ اور اُسکا رسول ہون اور توحید کے لئے رغبت

علی التوحید والاجتناب من الشرک وانکسر وتواضع وقال لا تقولوا لی صالحا

دیتا تھا اور شرک سے ڈراتا تھا اور کسر نفسی اس مین اتنی تھی کہ اُس نے کہا کہ مجھے نیک مت کہو پھر یہ

ثم یجعلونہ شریک الباری ویحسبونہ رب العالمین ویقولون ما یقولون ولا یخافون

لوگ اُسکو خدا تعالی کا شریک ٹھہراتے ہین اور اُسکو رب العالمین سمجھتے ہین اور جو کہتے ہین سو کہتے ہین اور قیامت کے دن سے

یوم الدین ۔ ویظنون ان المسیح صلب ولعن لاجل معاصیہم واخذ لانجاءہم

نہین ڈرتے اور یہ خیال کر رہے ہین کہ مسیح اُن کے گناہون کیلئے مصلوب اور ملعون ہوا اور اُن کے بچانے کیلئے ماخوذ

وعذب لتخلیصہم وان الخلق احفظ الاب بذنوبہم وکان الاب فظا غلیظ القلب

اور معذب ہوا اور خلقت نے باپ کو اپنے گناہون سے غصہ دلایا اور باپ سخت دل

سریع الغضب بعیدا عن الحلم والکرم مغتاظا کالحرق المضطرم فاراد ان یدخلہم

سریع الغضب تھا علم اور کرم اسمین نہین تھا بلکہ غصے سے آگ کیطرح بھرکا ہوا تھا سو اُس نے چاہا کہ خلقت کو

فی النار فقام الابن ترحما علی الفجار وکان حلیما رحیما کالابرار فمنع الاب من قہرہ

دوزخ مین ڈالے سو بیٹا بدکارون پر رحم کر کے شفاعت کیلئے کھڑا ہو گیا اور بیٹا حلیم اور رحیم اور نیک آدمی تھا پس اُسنے اپنے باپ کو

وزیادتہ فما امتنع وما رجع من ارادتہ فقال الابن یا ابت ان کنت ازمعت

قہر اور زیادت سے منع کیا مگر باپ اپنے ارادہ سے باز نہ آیا سو بیٹے نے کہا کہ اے باپ اگر تیرا یہی ارادہ ہے کہ لوگون کو

تعذیب الناس واھلاکھم بالفاس ولا تمتنع ولا تغفر ولا ترحم ولا تزدجر فھا انا احمل اوزارھم

کو ہلاک کرے اور کسی طرح تو اُن کو نہین بخشتا اور نہ رحم کرتا ہے سو مین تمام لوگون کے گناہ اپنی گردن پر

واقبل ما اباد ھم فاغفر لھم وافعل بی ما تریدان کان قلیلا او یزید فرضی الاب

لے لیتا ہون سو انکو تو بخش دے اور جو تونے عذاب دینا ہے وہ مجھے عذاب دے سو اس کلمہ سے باپ ن

علی ان یصلب ابنہ لاجل خطایا الناس فنجا المذنبین واخذ المعصوم وعذبہ بانواع

غضبناک راضی ہوگیا اور اُسکے حکم سے بیٹا پہانسی دیا گیا تا گنہگارون کو چھوڑ دے اور گنہگارون کی طرح

الباس کالمذنبین۔ ھذا ما قالوا ولکن العجب من الاب الذی کان نشوانا او فی السبات انہ نسیی

اس معصوم پر عذاب ہوا۔ یہ وہ باتین ہین جو عیسائی کہتے ہین لیکن باپ سی تعجب ہو کہ وہ اپنے بیٹے کو

عند صلیب ابنہ ما کتب فی التورات وقال لا اھلک الا الذی عصانی ولا اخذ احداً

پہانسی دینے کیوقت اپنے اُس قول کو بہول گیا جو توریت مین کہا تہا کہ مین اُسی کو ہلاک کرونگا جو میرا گنہ کرے اور مین ایک کی جگہ

مکان احد من العصاۃ فنکث العھد واخلف الوعد وترک العاصین واخذ احداً من المعصومین

دوسرے کو نہین پکڑونگا سو اُس نے عہد کو توڑا اور وعدہ کے خلاف کیا اور گنہگارونکو چہوڑ دیا اور ایسے آدمی کو پکڑا جسپر کوئی گناہ نہین تہا

لعلہ ذھل قولہ السابق من کبر السن وارذل العمر وکان من المعمرین۔

شاید وہ اپنا پہلا قول بباعث بڑھاپے اور پیرانہ سالی کے بھول گیا کیونکہ معمر تہا۔

والعجب من الابن انہ کان یعلم ان معشر الجن سبق الانس فی الخطاء

اور بیٹے سے یہ تعجب ہے کہ وہ خوب جانتا تہا کہ جنون کا گروہ آدمیون سے گناہ مین بڑھ گیا ہے اور

ولا ینتھجون محجۃ الاھتداء بل تجاوزوا الحد فی شباءۃ الاعتداء ثم تغافل من امر سیاتھم وما

وہ سیدھا راستہ اختیار نہین کرتے بلکہ بے راہی کی تیزی مین حد سے زیادہ بڑھ گئے ہین پہر اُسنے اُنکے بارے مین تغافل کیا اور

توجہ الی مواساتھم وما شاء ان ینتفع الجن من کفارتہ ویکون لھم نجاۃ من ابارتہ ونجاۃ من نار ابدیۃ

انکی ہمدردی کیلئے کچھ توجہ نہ کی اور نہ چاہا کہ اُسکے کفارہ سے جن کا گروہ فائدہ اُٹھادے اور انکو اس ابدی عذاب سی نجات

التی اعدت لھم فما نفعھم ابارتہ ولا کفارتہ وکانوا یومنون بالمسیح کما شھد علیہ الانجیل

جو جو اُنکے لئے طیار کیا گیا ہے سو جنون کو اُسکے مصلوب ہونے نے کچھ بھی فایدہ نہ پہنچایا حالانکہ وہ اُسپر ایمان لاتے تہے جیسا کہ انجیل

بالبیان الصریح فکان الابن مادمالات والمذنبین الی ھذا القری وتقاعس کبخیل وضنین

گواہی دے رہی ہے پس گویا بیٹے نے اپنے اس کفارہ کی مہمانی کیطرف اُن گنہگارون کو نہین بلایا اور بخیلون کیطرح تاخیر کی۔

ومن المحتمل ان يكون للاب ابن آخر صلب لتلك المعشر بل من الواجبات ان يكون كذلك

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ باپ کا کوئی اور بیٹا ہو جو جنون کے لئے پہانسی دیا گیا ہو بلکہ یہ تو واجبات شے ہے کہ ایسا ہی ہو

لنجية العصاة فان ابنا اذا صلب لنوع الانسان مع قلة العصيان فكم من حرى ان يصلب ابن

کیونکہ جب ایک بیٹا نوع انسان کے لئے جو تہوڑی ہیں پہانسی دیا گیا پس کسقدر لائق ہے کہ ایک دوسرا بیٹا جنون کے لئے

آخر لنوع جنی الذی ذنبهم اکبر واکثر والا فیلزم الترجیح بلا مرجح بالیقین ویثبت بخل الاب

پہانسی ملے جو گناہ اور تعداد کے لحاظ سے بنی آدم سے بڑھے ہوئے ہین ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آئیگی اور باپ اور بیٹون کا بخل

او بخل البنین ولاشك ان ذکر مغفرة قوم عادین والتغافل من قوم اخرین عدول صریح وظلم

ثابت ہوگا اور کچھ شک نہین کہ ایک قوم کی مغفرت کا فکر دوسری قوم سے تغافل صریح ظلم اور بیجا کارروائی ہے

مبین بل یثبت من هذا جهل الاب المنان اما کان یعلم ان المذنبین قومان ولا یکفی لهم صلیب

بلکہ اس سے تو باپ کا جہل ثابت ہوتا ہے کیا اسکو معلوم نہین تہا کہ گنہگار لوگ دو قومین ہین صرف ایک قوم

بل اشتدت الحاجة الی ان یکون ابنان وصلیبان لا یقال ان الابن کان واحدا فرضی

تو نہین سو دو قومون کے لئے صرف ایک بیٹے کا پہانسی دینا کافی نہین بلکہ کافی طور پر یہ مقصد تب پورا ہو سکتا ہے کہ جب دو بیٹوں کو

لیصلب لنوع الانسان وما کان ابن آخر لکفارة ابناء الجان لانا نقول فی جوابه

پہانسی دیا جاتا یہ بات کہنے کے لایق نہین کہ بیٹا تو صرف ایک ہی تہا وہ اسی پر راضی تہا کہ وہ فقط نوع انسان کیلئے پہانسی دیا جاوے

ان الاب کان قادرا علی ان یلد ابنا آخر وما کان کالعاجز الحیران فلا ریب انه ترك الجن

کوئی دوسرا بیٹا تو نہین تہا کہ تا جنون کیلئے پہانسی دیا جاتا کیونکہ ہم کہتے ہین کہ باپ اس بات پر قادر تہا کہ اس بات کیلئے کوئی اور بیٹا جنے جیسا کہ

عمدا من النسیان او ما صلب ابنا ثانیا مخافة بتره کالجبان ومن المحتمل ان یکون الابن الآخر

اسنے پہلا بیٹا جنا پس کچھ شک نہین کہ اسنے جنون کے گروہ کو عمدا عذاب ابدی مین چہوڑا اور محض بخل کے راہ سے انکے لئے کوئی پہانسی پر نہ لٹکایا

احب من الابن الاول الی الاب التوقان وهذا لیس بعجیب عند ذوی الاذهان فانه قد یتفق

اور یہ بھی گمان ہو سکتا ہے کہ چہوٹا بیٹا بڑے بیٹے سے زیادہ پیارا ہو اور یہ کچھ تعجب کی بات نہین کیونکہ کبھی یہ بھی اتفاق ہو جاتا ہے کہ

ان الاصغر من الابناء یکون احب الی الاباء ففکر فی هذه الآراء وفی اله هو ذو بنات وبنین

چہوٹا بڑے سے باپ کو زیادہ پیارا ہوتا ہے پس اس بات مین فکر کر کہ جس کے بیٹے اور بیٹیان ہین اور

وسبحان ربنا عما یخرج من افواه الظالمین

ہمارا خدا ان باتون سے پاک ہے جو ظالمونکے منہ سے نکلتی ہین

ثم بعد ذلک نری ان آدم کان اول ابناء الله فی نوع الانسان وقد اقرت الانجیل

پھر بعد اسکے ہم دیکھتے ہین کہ پہلا بیٹا تو نوع انسان مین سے آدم ہی تہا چنانچہ انجیلین اسبات کا اقرار کرتی رہین اور

النصاری بهذا البیان ومن المعلوم ان الفضل للمتقدم لا للذی جاء بعده کالمضاهین

یہہ تو معلوم ہے کہ بزرگی پہلے ہی کو ہوتی ہے اور وہ تو بزرگ نہین کہلاتا جو پیچھے سے آوے اور پہلے کی ریس سے کوئی بات

وقد خلق الله آدم بیده وعلی صورته ونفخ فیه روحه بکمال محبته واما المسیح فما کان لبنة

مونہہ پر لاوے اور خدا نے تو آدم کو اپنے ہاتہہ سے اور اپنی صورت پر پیدا کیا تہا اور کمال محبت سے اسمین اپنا روح پہونکا مگر مسیح تو پہلی بنیاد

اول الاساس بل جاء فی آخریات الناس وکان من المتاخرین - ثم العجب ان اله النصاری

کی اینٹ نہین تہی بلکہ وہ تو آخری لوگونمین آیا اور متاخرین مین سے کہلایا پھر تعجب یہ ہے کہ نصاری کے خدا نے بیٹا تو جنا مگر بیٹی کوئی

ولد الابن ولم یلد البنات کانه عاف الاختان او کره ان یصاهر الا الصفتات ولم یجد لمثله

نہین جنی گویا اُس نے دامادون سے کراہت کی اور نہ چاہا کہ کوئی غیر کفو اُس کا داماد ہو یا اپنے جیسا کوئی عزت دار نہ پایا جسکو

الشرفاء السراة فهل من اعجوبة فی السکاری مثل اطروفة النصاری ام هل رئیت مثلهم من

لڑکی دیوے پس کیا عیسائیون کے عقیدون کے اعجوبہ کیطرح کوئی اور بہی اعجوبہ ہے یا اُنکی مانند تو نے کوئی اور بہی

المغلسین - والاصل الموجب الجالب الی هذه العقیدة الفاسدة والامتعة الکاسدة انهم

اندہیرے مین رات بہی چلتا دیکہا اور اصل موجب جنے عیسائیون کو اس عقیدہ کیطرف کہینچا اُن کا دنیا مین غرق ہونا ہے

فی الدنیا مع هجوم انواع العصیان وشوق نعماء الجنان مع رجس الجنان وانت تعلم ان الشح

پہر اسکے ساتہہ قسما قسم کے گناہ اور پہر دل کی پلیدی کے ساتہہ آخرت کی نعمتون کا شوق اور تو جانتا ہے کہ لالچ حق بینی کی آنکہہ کو بند

یعمی عن رویة الصواب فلا یفتش الشحیح العجول من الوهاد والحداب بل یسعی مستعجلا

کردیتا ہے پس لالچی اور شتاب کار آدمی نشیب فراز کو کچہہ نہین دیکہتا پس اُس ریت کیطرف جلدی سے دوڑتا ہے

الی ملامح السراب بمجرد استماع قول الکذاب واذا بلغها فلا یجد الا وادی التباب

جو پانی کی طرح دکہلائی دیتی ہے اور ایک جہوٹے کی بات کو سنکر اعتبار کرلیتا ہے اور جب اُس ریت پر پہنچتا ہے تو بجز ایک جنگل

فتضطرم نار العطش وتثب علیه کالذیاب ویحترق القلب کاحتراق الجلباب

ہلاک کرنیوالے کے اور کچہہ نہین پاتا تب اُس وقت پیاس کی آگ بھڑکتی ہے اور اُسپر بہیڑیون کیطرح حملہ کرتی ہے اور اُسکا دل

فیسقط علی الارض من غلبة الاضطراب ویطیر روحه کالطیر ویلحق بالمیتین -

ایسا جلتا ہے جیسا کہ ایک چادر کو آگ لگ جاتی ہے پس بیقرار ہوکر زمین پر گر پڑتا ہی اور اسکی روح پرند کیطرح پرواز کرجاتی ہی اور مُردون سی جاملتی ہی

فمثل قوم اتكاؤا على الكفارة من كمال الجهل والغرارة كمثل حمقى

پس ان لوگون کی مثال جو کفارہ پر اپنے جہل اور نادانی کی وجہ سے تکیہ کئے بیٹھے ہین ان لوگون کی مانند ہے

الذين كانوا من قوم متنصّرين طحطحهم قلّة المال وكثرة العيال حتى كان الفقر

جو ایک گروہ بیوقوف عیسائیون کا تہا اور ایسا اتفاق ہوا کہ وہ لوگ قلت مال اور کثرت عیال کیوجہ سے ایسے پریشان خاطر ہوئے

حصادهم والترب مهادهم وطعامهم بعض الافاني وسحناءهم كالشيخ الفاني وكانوا

کہ محتاجگی نے جس طرح کہ گہاس کاٹا جاتا ہے انکو کاٹ دیا اور زمین انکا بچہونا ہوگیا اور کہانا ان کا گہاس پات ہوگیا اور انکی شکل مارے

من شدة بوسهم مضطرين - فقيض القدر لنصبهم ووصبهم ان جاءهم شيخ شخت

ناتوان کے بڈہون کی سی ہوگئی اور اپنے فقر فاقہ سے وہ سخت محتاج ہوئے پس بری تقدیر نے انکے لئے یہ اتفاق پیش کیا

الخلقة دقيق الشركة حقير السحنة وكان توجد فيه اثار الخصاصة والافتقار وبين

کہ ایک دبلا سا بڈہا ان کے پاس آیا جسکے مکرون کی جالی بہت ہی باریک تہی اور وہ کچہہ دار صورت نہین تہا اور اسمین ناداری اور محتاجگی

حاله الحذاء المرقع وبلى الاطمار فدخل وعليه بردان رثّان وفي يده سبحة كسبحة الرهبان

کے آثار نمایان تہے اور اسکی پہٹی پرانی جوتی اور پرانی چادرین بتلارہی تہین کہ کس شان کا آدمی ہے پس ان عیسائیون کے گہر مین داخل ہوا

وكان سائلا معترا وشعثا مغبرا قد لقي متربة وضرا حتى انثنى محقوقفا مصفرا وكان

ایسی حالتمین کہ دو پرانی چادرین اسپر تہین اور ایک تسبیح ہاتہہ مین جیسا کہ راہبون کے ہاتہہ مین ہوتی ہے اور دراصل وہ ایک محتاج پریشان حال تہا

لبسه كثير الانخراق بادي الاخريراق وكانت هيئته تشهد على انه ما اصاب هلة

جو کمال درجہ کی محتاجگی تک پہنچ چکا تہا یہانتک کہ وہ زرد رنگ اور خم پشت ہوگیا اور کپڑے جابجا پہٹے ہوئے تہے جنکو وہ چہپا نہین سکتا تہا اور

ولا بلة وان هو الا معروق العظم ومن الطالحين - فولج حلقتهم بسوء حاله وافانين

اسکی صورت کہہ رہی تہی کہ ایک ادنی سی بہبودی بہی اسکو حاصل نہین اور وہ ایک بدبختی کی حالتمین ہے سو اسی حالتمین وہ انکے حلقہ مین داخل ہوا اور

مقاله ليخدعهم بزخرفته محاله فسلّم ثم كلم وقال هل ادلكم الى مكسب مال تنجيكم من

لگا باتین بنانے تاکہ اپنی آراستہ کلام سے انکو دہوکا دے سو اسنے پہلے تو سلام کیا اور پہر گفتگو شروع کی اور کہا کہ کیا مین تمہین ایک ایسی آمدن

اقلال فتكونون ذوي املاك ورياض وترفلون في ذيل فضفاض وتنعمون صناديقكم

کی راہ بتاؤن جو تمہین ناداری کی حالت سے نجات بخشے اور تم اس سے بڑے مال ملک والے ہوجاؤگے اور تمہارے باغ ہونگے اور فاخرانہ کپڑون مین

كما يفعم الماء في حياض فتصبحون متنعمين - فرغبوا من حمقهم وشدة شحهم في الاموال

لٹکتے پہروگے اور روپیہ سے اپنے صندوق اس قدر بہر لوگے کہ جس طرح حوضون مین پانی ہوتا ہے اور بڑے مالدار ہوجاؤگے سو انہون نے بیوقوف عیسائیون

[illegible]

وقالوا مرحبا بك تعال تعال ودلنا الى هذا المنوال وانا نفعل كلما تامر ونحضر اينما

اور کہا مرحبا تشریف لائے اور ہمین ایسا راہ بتائے اور ہم وہی کرینگے جو آپ فرمائین گے اور جس جگہ حاضر ہونیکو کہوگے حاضر

تحضر ونسجد نا من المتمثلين الشاكرين - ففرح الخدع في قلبه على قبل الصيد واصابت

ہوجائین اور ہم کو آپ فرمانبردار اور شکر گذار پاؤگے - پس وہ مکار یہ باتین سنکر اپنے دل مین بہت خوش ہوا اور سمجھا کہ شکار

الكيد وعرف انهم سقطوا فى شبكته واغتروا بجد بعته وجاء اغنت فخه بصفيره

مارا گیا اور فریب چل گیا اور وہ احمق اسکے دام مین پھنس گئے اور اسکے فریب مین آگئے اور اسکی سیٹی سنکر اسکے جال کے نیچے آبیٹھے

وزفرته فكلمهم بلحاديث سلفقة واكاذيب مزخرفة وقال مالى يا خذني رقة عليكم

سو کہین کی کہین لگاکر جھوٹی باتین سنانے لگا اور کہنے لگا کہ کیا سبب ہے کہ مجھ کو تمپر بڑا ہی رحم آتا ہے شاید خدا تعالی نے میرے

ويهوي قلبي اليكم لعل الله قدر لكم حظا فى منهلي ونزلا في منزلي واراد ان يجعلكم من

چشمہ مین تمہاری کچھ قسمت لکھی ہے اور میرے مہمان خانہ مین تمہاری مہمانی مقدر ہو اور شاید خدا تعالی نے چاہا ہو کہ تمکو مالدار

المتمولين - وقد كنت اعلم انكم من اكرم جرثومة واطهر ارومة ومن ابناء نباة المجد وارباب

کردے - اور مجھے پہلے سے معلوم ہے کہ تم لوگ بڑے خاندان کے آدمی اور اصیل ہو اور نیز رئیسون کے بیٹے اور دولتمندون

الجد والان اراكم بصفر اليد فالقي فى قلبي ان ارحمكم واشفق عليكم واقوم لمواساتكم ودفع

کی اولاد ہو اور اب مین تمکو افلاس کیحالت مین دیکھتا ہون سو میرے دل مین ڈالا گیا جو مین تمپر رحم اور شفقت کرون اور تمہاری ہمدردی

افاتكم وكذلك رفعت شيمتي واستمرت عادتي وخير الناس من ينفع الناس ويعين ذوي

کیلئے کھڑا ہو جاؤن اور اسیطرح میری عادت ہے کیونکہ نیک آدمی وہی ہوتا ہے جو لوگون کو نفع پہنچادے اور مسکین لوگون کی مدد کرے

الفاقات والمساكين - وستجنون عود دعواى وحلاوة جناى واني لمن الصادقين

اور تم عنقریب میرے دعوی کی شاخ کا پھل آزمالوگے اور میرے پھل کی حلاوت تمہین معلوم ہوجایگی اور مین سچا ہون -

فكلوا هنيئا مريئا هذه المائدة الواردة واستقبلوا هذه الدولة الحاردة وخذوا تلك

سو تم اس کھانیکو جو اترا ہے خوب سیر ہوکر مزہ سے کھاؤ اور اس دولت کیطرف رخ کرو جس نے تمہاری طرف آنیکا قصد کیا ہے اور

الغنيمة الباردة شاكرين -

اس مال مفت کو شکر کے ساتھ لے لو -

فاذهبوا سارعين مبادرين الى بيوتكم لتعطوا اجر قنوتكم واتوني

سو اپنے گھرون کیطرف جلدی کرکے دوڑو تاکہ تمکو اس فرمانبرداری کا اجر ملے اور میرے پاس

بما كان عندكم من اثارة مال يبقى من زوال من نوع حلية من ذهب كان او فضة او حلي

وہ سب مال لے آؤ جو از قسم زیور چاندی اور سونے کے تمہارے گھروں میں باقی رہ گیا ہو اور اپنی ہمسایوں اور دوستوں کے بھی زیور لے آؤ

جيرانكم وخلانكم ولا تتركوا شيئا منها وارجعوا مستعجلين - واني اقرء عليها كلمات

اور اپنے گھروں میں کچھ نہ چھوڑو اور پھر جلد واپس آجاؤ اور میں اُن زیوروں پر ایک منتر پڑھوں گا اور چند گھنٹے وہی عمل

كرقية واعكف على هذا العمل الى بضع ساعة فتهيج في الحلى ثورة مزية وكل

کرتا رہوں گا تب زیوروں میں ایک جوش بڑھنے کا پیدا ہوگا اور ہر یک زیور پھولیگا اور بڑھے گا اور ان کا بڑھنا صاف

حلية تربو وتنمو والزيادات فيها تبدو حتى تكون الحلى مائة امثالها - وتنزل عليها

معلوم ہو جائیگا یہاں تک کہ وہ زیور سوگنا ہو جائیگا اور اُسپر کامل برکتیں

بركات بكمالها وتعجب الناظرين -

نازل ہونگی اور دیکھنے والے تعجب کرینگے -

ولا تعجبوا لهذا الحديث فان فيه سر كسر التثليث فلا تسئلوني

اور اس عمل سے کچھ تعجب مت کرو کیونکہ یہ بھی ایک ایسا ہی بھید ہے جیسا تثلیث کا بھید سو تم فلسفیوں

عن دلائل كفلسفيين العمل عجيب والوقت قريب وتكونون من بعد قوم متنعمين فاغتروا

کی طرح اسکے دلائل مت پوچھو - عمل عجیب ہے اور وقت قریب ہے اور تم بعد اسکے جلد مالدار ہو جاؤ گے پس وہ لوگ

بقول الكاذب المكار و حسبوا هذا العمل كالتثليث من الاسرار بما ركزهم حمار الجهل الجذار

اُس فریبی کے بات پر دھوکا کھا گئے کیونکہ جہالت کے گدھا انکو ایسی لات مار چکا تھا جو کاٹنے والی تھی اور لالچ کی

وبترهم سيف الشح البتار فالقت في الضلالة الثانية الضلالات الاولى

تلوار انکو دو ٹکڑے کر چکی تھی سو ایک گمراہی نے انکو دوسری گمراہی میں ڈال دیا -

وتكونت من ظلمة ظلمة اخرى - فمالوا اليه لما كانوا مالوا الى عقائد المسيحيين -

اور ایک اندھیری سے دوسرا اندھیرا پیدا ہوگیا پس اسکی طرف ایسے مائل ہو گئے جیسا کہ وہ مسیحی عقیدوں کی طرف مائل تھے -

قالوا ما نشق عصا امرك وما نلغي تلاوة شكرك وقد اتيتنا من الغيب كملائكة منجيين

اور کہا کہ ہم تیرے حکم کا انکار نہیں کرتے اور تیرے شکر کو ہم نہیں چھوڑینگے اور تو تو ہمارے لئے غیب سے ایسا آیا جیسا کہ فرشتے

فبادروا الى بيوتهم في فكر قوتهم وتنضير سبروتهم وما اشكوا وما تقاعسوا ايل كل منهم

نجات دینے والے اترتے ہیں پھر وہ لوگ اپنے گھروں کی طرف دوڑے اس فکر میں کہ قوت کا سامان ہو جائے اور زمین خشک سرسبز ہو جائے اور کچھ شک نہ کیا

ذهب ليأتي به الذهب وزاب ليزداب وكانوا في سكرة حرصهم كالمجانين ۔ فلما دخلوا

اور نہ تاخیر کی بلکہ ہر ایک انہین سے دوڑا تاکہ سونا لاوے اور جتنی بہین جلدی کی تاکہ وہ کچھ بہار اٹھا لیوے اور اپنی حرص کے نشا مین سودائیون کیطرح ہو رہے تھے

ربوعهم مراحًا قالوا لاهلها انعموا صباحًا ثم قصّوا عليهم القصة وهنّؤهم متبسمين ۔

اور پھر جبکہ وہ اپنے گھرون مین خوش خوش داخل ہوئے تو داخل ہوکر کہنے لگے کہ گڈ مارننگ پھر ان لوگون کو تمام قصہ سے مطلع کیا اور ہنس ہنس کر انکو مبارکبادی دی

فصدقوا قولهم الذين كانوا مثلهم في الجهالة ونظيرهم في الضلالة وكانوا يتغنون

پس ان لوگون نے جو جہالت اور گمراہی مین ویسے ہی تھے انکے باتون کی تصدیق کی اور مارے خوشی کے گانے لگے

فرحين ۔ فنزعوا الحلي من اعضاء نسائهم واذان امائهم وآناف بناتهم وايدي اخواتهم

پھر ان لوگون نے اپنی عورتون کے اعضاء اور اپنی لونڈیون کے کانون اور اپنی بیٹیون کے ناکون اور اپنی بہنون کے

وارجل امهاتهم واشركوا في تلك التجارة نساء اصدقاءهم وازواج احباءهم بل نسوان

ہاتھون اور اپنی ماؤن کے پیرون سے زیور اتارے اور اس تجارت مین ان لوگون کو بھی شریک کر لیا جو انکے دوستونکی عورتین اور انکی

جيرانهم وعذارى اقرانهم وغادروهن كاشجار خالية من ثمار وغادر كل احد بيته

آشناؤنکی بیبیان تھین بلکہ اپنی ہمسائیونکی عورتون اور اپنے ہم مرتبہ لوگونکی کنواریان لڑکیان کو بھی اس تجارت مین داخل کیا اور ان عورتونکو

التقى من الراحة طمعًا في كثرة المال وزيادة الراحة ثم رجعوا مستبشرين ۔ ونبذوا الحلي

ایسی حالتین چھوڑا جیسا کہ درختون سے پھل اتارا جاتا ہے اور ہر ایک نے اپنے گھر کو ستلی کیطرح صفا چٹ چھوڑا اس طمع سے کہ مال بڑھیگا اور بہت آرام ہوگا پھر

امام يديه فرحين فلما راى المكار امتلاء كيسه وانجلاء بؤسه ورى حمقهم وجهلهم

اور اکر اس مکار کے آگے تمام زیور ڈال دیا اور اس حرکت کرنیکے وقت بہت خوش تھے پس جبکہ اس مکار نے دیکھا کہ اسکا تھیلہ بھر گیا اور سختی جاتی

فرح فرحًا شديدًا ووجد نفسه غنيًا صنديدًا قال اعلم انكم ذوو حظ عظيم ومن الفائزين

رہی اور یہ بھی دیکھا کہ یہ لوگ کیسے احمق اور جاہل ہین تو بہت ہی خوش ہوا اور اپنے تئین ایک غنی رئیس کی طرح پایا کہنے لگا کہ مین جانتا ہون کہ تم لوگ بڑے ہی

وستجتنون جنا عملكم وتعلون مطاجملكم وتذكرونني الى ابد الآبدين ۔

خوش قسمت ہو اور انہین سے ہو جو مراد کو پا چکے ہین اور عنقریب تم اپنے عمل کا پھل چنوگے اور اپنے اونٹ پر سوار ہوگے اور ہمیشہ مجھے یاد رکھوگے ۔

ثم قال يا معشر الاخيار واكباد هذه الديار اعلموا ان هذا العمل من الاسرار

پھر کہنے لگا کہ اے نیکون کے ٹولو اور اس ولایت کے جگر گوشو آپ لوگ یقینًا جانین کہ یہ عمل اسرارون سے ہے

وقد وجب اخفاءها من الاغيار ومن اشراط هذه الرقية قرءتها في الزاوية على شاطي الوادي

اور غیرون سے چھپانا اسکا واجب ہے اور اسکی شرطون مین سے ہے جو اسکو گوشہ خلوت مین پڑھین کسی جنگل کے کنارہ پر آس

عند نهر جار فی البادیة وکذلک علمت من المعلمین ـ فهل تاذنوننی ان افعل کذا

جنگل مین جہان نہر بہی جاری ہو اور اسیطرح مجہی اُستادون نی سکہلایا ہی۔ اب کیا آپ لوگ اجازت دیتے ہین کہ مین ایساہی کرون

وارجع الیکم بذهب کامثال الربا لترجعوا الی شرکاءکم بمال ما رئته عین الناظرین

اور ٹیلون کیطرح مال لیکر واپس آؤن تاتم وہ مال لیکر اپنے شریکون کے پاس جاؤ جو کسی آنکہہ نے نہ دیکہا ہو۔ اور عنقریب تم

وستروں قناطیرا مقنطرة من الذهب الخالص والمال الملیح ولا ترون نظیره فی التنجیة

ڈہیرون کے ڈہیر سونا اور خوب صورت مال دیکہو گے اور بجز کفارہ مسیح کے نجات

الا کفارة المسیح ویکفی لدینکم الکفارة ولدنیاکم هذه الامارة فنجوتم فی الدارین من تحریک الیدین ومن

دینے مین اُسکی کوئی نظیر نہین پاؤ گے تمہارے دین کے لئے تو کفارہ مسیح کافی ہے اور تمہاری دنیا کیلئے یہ امیر کفتی ہے سو تم دونو جہان

جهد المجاهدین۔ قالوا الامر الیک والقلب لدیک وانک الیوم لدینا مکین امین ـ

مین محنت اور کوشش کرنے سے آزاد ہو گئے۔ اُنہون نے عرض کیا کہ ہم تیرے حکم کے تابع ہین اور ہمارے دل تیرے پاس ہین اور آج تو ہماری نظر مین بامرتبہ اور امین آدمی ہے

قال طوبی لکم ستفتح علیکم ابواب المسرة وتعطی لکم مفاتیح الدولة بل اعلمکم رقیة

کہا شاباش عنقریب تم پر خوشی کے دروازے کہلین گے اور تمہین دولت کی کنجیان دیجائین گی بلکہ مین تمہین یہ منتر بہی سکہلادونگا

لکی لا تضطربون عند غیبتی ولکی تکون لکم دولة عظمیٰ وملک لا یبلی قالوا لا نستطیع

تا میری عدم حاضری مین تمہین کچہ تکلیف نہ پہنچے اور تا تمہین ایک ایسی دولت ملے جو بہت بزرگ دولت ہو اور ایک ایسا ملک ملے جسکا انتہا نہین اُنہون نے

احصاء شکرک وانک اکبر المحسنین ـ قال جیر ما علمت احدا هذا العمل من قبلکم ولا

کہا کہ ہم تیرا شکر نہین کر سکتے تو سب احسان کرنیوالون سے بزرگتر ہے اُس نے جواب دیا کہ تم یقیناً سمجہو کہ یہ عمل مین نے تم سے پہلے کسیکو نہین سکہایا

اعلم بعدکم قوما آخرین ـ فسألوا عنه سر هذا التخصیص وحکمة تحدید هذا التنصیص

اور نہ بعد تمہارے کسیکو سکہاؤنگا پس اُنہون نے اس تخصیص کا بہید اُس سے دریافت کیا اور اس حکایت کے محدود رکہنے کی حکمت پوچہی

فاقسم بالاقنوم الذی یجیر الجانی انه ضاهاه فی هذه العادة بالاقنوم الثانی ـ وجعلهم

پس اُس نے اس اقنوم کی قسم کہائی جو گنہگار کو گناہ سے خلاصی بخشتا ہے کہ وہ اس عادت مین اقنوم ثانی سے مشابہ ہے یعنی جیسے اقنوم ثانی

کالمسیح من المتفردین ـ ثم شمر ذیله لیطیر کالعقاب فغدا بازعام الذهاب ولا اغتداء

مسیح کیطرح اپنے تعلق سے خاص کر دیا ہے ـ پہر اُس نے اپنا دامن اکہٹا کیا تا کہ عقاب کیطرح اُڑ جائے پس اُس نے چلو جانیکی نیت سے صبح کی ایسی صبح

الغراب وقال لهم عند الفرار یا سادات الامصار وصنادید الدیار سآتیکم الی نصف النهار

کہ کبہی کوّے نے بہی نکی ہو اور بہاگتی کبوقت انکو کہنے لگا کہ اے شہرون کے سردارو اور ولایتون کے رئیسو بل مین دوپہر تک تمہارے

فانتظرونی قلیلاً من الانتظار ولا تاخذکم شئ من الاضطرار فان الرقبة طویلة
پاس آؤں گا سو تمنے کچھ تھوڑے سی میری انتظار کرنا اور نہیں کچھ بیقراری نہ ہو کیونکہ منتر بہت لمبا ہے اور مطلب بہت بڑا ہے
والبغیة جلیلة والطبیعة علیلة والمسافة بعیدة والبرودة شدیدة وما کنت ان
اور مراد بہت بڑی ہے اور طبیعت بیمار ہے اور دور جانا ہے اور سردی بہت پڑتی ہو اور میرا دل نہیں چاہتا کہ
اشق علی نفسی فی ہذا الضعف والنحافة وما اجد فی بدنی قوة قطع المسافة ولانی
اس ضعف اور پیرانہ سالی میں یہ مشقت اپنے پر اُٹھاؤں اور میرے بدن میں یہ قوت ہی نہیں کہ اتنی دور جا سکوں اور میں
نبذت علق الدنیا کلہا وترکت کثرہا وقلہا وما یسرنی الا ذکر المسیح رب العالمین۔
دنیا کے تمام علاقے چھوڑ بیٹھا ہوں اور مجھے بجز اسکے کچھ اچھا دکھائی نہیں دیتا جو مسیح کا ذکر کرتا رہوں جو رب العالمین ہو۔
ولکنی کلفت نفسی لکم بما رئیتکم من قبائل الشرفاء ووجدتکم
مگر میں نے تمہارے لئے یہ کلفت اُٹھائی کیونکہ میں نے شریف قبیلوں میں سے تمہیں پایا اور میں نے دیکھا کہ تم
کالحلال الامراء وفی الضراء بعد النعماء وبما تحققت المصافات وانعقدت المودات
امیروں کے باقیماندہ نشان اور بعد نعمت کے سختی میں پڑے ہوا اور اسلئے بھی کہ ہم میں اور تم میں بہت پیار ہو گیا ہے اور دوستانہ ربط
فہاجت رحمتی وماجت شفقتی وجذبنی بختکم المحمود ونجمکم المسعود فاردت ان
ہو چکا ہے سو میری رحمت اور شفقت تمہارے لئے اُٹھی اور موجزن ہوئی اور تمہاری طالع محمود اور نیک ستارہ نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا
اجعلکم کالسلاطین۔ وسارجع الیکم مع الجنی الملتقط فانتظروا بالقلب المغتبط ستر
سو میں نے چاہا کہ تمہیں بادشاہ کیطرح بنا دوں۔ اور میں عنقریب تازہ چنا ہوا میوہ لیکر تمہارے پاس آؤں گا سو آرزومند دل کے ساتھ میری منتظر رہو عنقریب تم
بیضاء وصفراء الحلیلة جمیلة زہراء وادفیکم کالمبشرین المستبشرین۔ فذہب وترکہم
سونے اور چاندی کو ایسے جلوہ گر دیکھو گے جیسے کہ ایک خوبصورت عورت سامنے آجاتی ہو سو اس نے یہ کہا اور چلا گیا
مغبونین۔ فما فہموا انہ غرّ وطلب المفر وفرحوا بتصور حصول المراد ولبثوا یرقبونہ
اور اُنکو ٹوٹے میں چھوڑ گیا سو اُنہوں نے نہ سمجھا کہ وہ دھوکا دے گیا اور بھاگ گیا اور مراد ملنے کی تصور میں وہ خوش ہوئے اور اُسی جگہ ٹھہر کر ایسے طور سے
رقبة اہلة الاعیاد وینتظرونہ انتظار اہل الوداد متنافسین الی ان تلبست الشمس
اسکی انتظار کرتے رہے جیسا کہ عید کے چاند کی انتظار کیجاتی ہے اور جیسا کہ دوست دوست کا منتظر ہوتا ہو یہاں تک کہ سورج نے گرد دن
کالمتندمین نقابہا وسودت کالمحزونین ثیابہا والغت کالمخدوعین حسابہا واخفت
کیطرح اپنا منہ چھپا لیا اور ماتم زدہ اور سخت غمناک لوگوں کیطرح سیاہ کپڑے پہن لئے اور اپنے وجود کو دھوکا کھانیوالوں کی

(الحاشیہ علی الحاشیہ)

[illegible]

بوجه مُصْفَرٍّ كالمنهوبين ـ فلما طال امد الانتظار وتجاوز الوقت من موعد المكار

اور منہ زرد کے ساتھ ایسا چھپا جیسا کہ وہ لوگ زرد رنگ ہوجاتے ہیں جنکے مال

واضاعوا في رقبه الزمان وبان ان الرجل قد مان نهضوا كالمجانين ـ وسعوا الى

لٹے جاتے ہیں پس جبکہ انتظار کا زمانہ لمبا ہوگیا اور اس مکار کے وعدہ سے وقت بڑھگیا اور جبکہ بہت سا وقت انہوں نے انتظار میں ضایع کیا اور کھل گیا کہ وہ آدمی تو

كل طرف مفتشين ـ وعدوا الى اليمين واليسار مرتعدين بنصول الحلي الكبار وفكر هتك

جھوٹھ بول گیا تو سودائیو نکیطرح اٹھے اور ہر یک طرف تلاش کرتے ہوئے دوڑے اور داہنے بائیں طرف دور ہوئے گئے لٹتے اور بڑے زیوروں کا خیال اور پردہ دری کا

الاستار فلما استيئسوا منه كالثكالى سقطوا كالموتى والكبوا على وجوههم باكين وعرفوا انهم قد خدعوا بل

بھی فکر تھا پس جبکہ اسکی ملنے سے نا امید ہوگئے تو مردہ کیطرح گر پڑے روتے ہوئے اپنے موہوں پر گرے اور سمجھ گئے کہ ہمیں دھوکا دیا گیا بلکہ ہمارا ناک کاٹ گیا

جُدِعوا من القوم قد عوا فضربوا على خدودهم قائلين يا ويلنا انا كنا منهو بين مخدوعين

اور قوم سے ہم ہٹائے گئے تب انہوں نے اپنی گالوں پر یہ کہتے ہوئے طمانچے مارے ہمارے پر واویلا ہم تو لوٹے گئے دھوکا دیئے گئے

ثم القوا على رؤسهم غبار الصحراء وصعد تصارخهم الى السماء وجمعوا الناس حولهم

پھر انہوں نے اپنے سروں پر جنگل کا گھٹا ڈال لیا اور انکی فریاد آسمان تک پہنچ گئی ـ تب قوم انکے پاس دوڑتی ہوئی آئی اور انہوں

من شدة الجزع والفزع والبكاء فجاء هم القوم مهرعين ـ فسئلوا عن بلاء نزل

نے اس بلا سے جو نازل ہوئی اور اس زخم سے جسکا شگوفہ نکلا اور اس مصیبت سے جسنے دلوں کو گلایا اور اس حادثہ سے جسنے بیقراری پیدا کی دریافت کیا

وجُرحٍ ابتزل وعن مصيبة مذيبة للقلوب وداهية مهيجة للكروب واستفسروا

من تفاصيل المصيبة وكيفية القصة فعافوا ان يبينوا خوفا من طعن الناس والخزي

اور مصیبت کی تفصیل دریافت کی اور اس قصہ کی کیفیت پوچھی سو انہوں نے بیان کرنے سے دل چورایا کیونکہ وہ لوگوں کے لعن طعن اور خاص

بين العوام والخواص ومع ذلك كانوا صارخين ـ فقال القوم ما لكم لا ترقى دمعتكم

وعام میں رسوا ہونے سے ڈرے مگر با وجود اسکے فریاد کر رہے تھے پس قوم نے کہا کیا سبب کہ تمہارے آنسو نہیں تھمتے اور تمہاری چیخیں کم

ولا تسكن زفرتكم اظلمتم من قوم عادين لم تسترون الحقيقة وتزيدون الكربة الا ترون الى لوعة كرب المحبين

نہیں ہوتیں کیا تم پر کسی ظالم نے ظلم کیا کیوں تم حقیقت کو چھپاتے اور اپنے دوستوں کی بیقراری کو زیادہ کرتے ہو ـ

فصاحوا صيحة المغبون واستحيوا من اظهار الكمد المكنون ثم بينوا القصة وابدوا الغصة

پس انہوں نے پھر ایک چیخ ماری جو ایک زیاں رسیدہ مارتا ہے اور چھپے ہوئے غم کے ظاہر کرنے سے شرم کی پھر قصہ کو کھولدیا اور غصہ ظاہر کر دیا

وما كادوا ان يبيّنوا ولكن عجزوا عن اصرار المصرّين ـ فلامهم كل احد من العقلاء

اور نہین چاہتے تہے کہ ظاہر کرین لیکن اصرار کرنیوالون کے اصرار سے عاجز آگئے ـ پس ہریک عقلمند نے انکو ملامت کی

ومطرت من كل جهة سهام العذلاء فنكسوا رؤسهم متندمين ـ وقال المعيّرون يا معشر

اور ملامت کرنے والون کے ہریک طرف سے تیر برسے

الحمقاء وائمة الجهلاء الستم علمتم انه جاءكم فقير بادي الخذلان وعليه بردان رثّان

پس انہون شرمندہ ہوکر سر جہکا لئے اور ملامت کرنیوالون نے کہا کہ ای احمقو اور جاہلون کے پیشواؤ ـ کیا تمہین معلوم نہین تہا کہ ایک محتاج

فمن كان في الطمار كيف يهبكم رياش الفخار ويغنيكم من اسراو طار امارئيتم عليه اثر الافلاس

تمہارے پاس آیا جسکی بیعزتی کہلی کہلی تہی اور اسپر پرانی چادرین تہین سو جو شخص آپ ہی پرانی چادرین رکہتا تہا وہ تمہین لباس فاخرہ کہان سے

فكيف شغفتم به الكنتم انعاما او من الناس ثم كانت هذه الخرافات بعيدة من قانون القدرة

دیتا اور کیونکر تمہاری حاجت روائی کرتا کیا تمنے افلاس کے آثار اسمین نہین پائے تہے پہر کیون تم اسکے فریفتہ ہوگئے کیا تم چارپائے تہے

وخارجة من السنن المستمرة فكيف قبلتموها وقائلها ان كنتم عاقلين ـ

یا آدمی تہے پہر قطع نظر اس سے یہ باتین ہی از قبیل خرافات اور قانون قدرت سے بعید تہین اور خدا تعالی کی سنت مستمرہ سے دور تہین پس اگر تم عقلمند تہے

وكيف نسيتم تجارب الحكماء الكنتم انعاما او كنشوان الصهباء مخمورين

اور کیونکر تمنے حکیمونکی تجارب کو فراموش کر دیا کیا تم چارپائے تہے یا شراب سے مست تہے اور تمنے کیونکر جانا کہ

وكيف ظننتم انه صدوق امين مع انه خالف الصادقين اجمعين امارئيتم اطماره اما شاهدتم

وہ صادق اور امین ہے حالانکہ اس نے تمام صادقون کے برخلاف بات کہی کیا تمنے اسکی پورانی چادرین نہ دیکہین کیا تمنے

من قبل قصص المكارين فلا تلوموا احدا ولوموا انفسكم انكم قد اهلكتم نسوانكم واخوانكم

مکارون کے قصے نہین سنے تہے سو تم اپنے آپ کو ملامت کرو نہ کسی دوسرے کو تمنے اپنی بیویون اور اپنے بہائیون اور اپنے

وخلانكم وجيرانكم فليبك على فهمكم من كان من الباكين ـ

دوستون اور اپنے ہمسایونکو ہلاک کر دیا پس چاہیکہ ہریک رونیوالا تمہاری سمجہہ پر روئے ـ ـ

هذا مثل المسيحين وكفارتهم وجهلهم وغرارتهم وما قلنا الا نصاحة

یہ عیسائیون اور انکے کفارہ کی مثال ہے اور انکی نادانی کا نمونہ ہے اور ہمنے محض بندہ نادانون کیلئے یہ نصیحت

لله لقوم جاهلين ـ ولكن المسيح والصالحين من اصحابه مبرؤن من ذلك المثل وخطابه

بیان کی ہے مگر مسیح اور اسکے نیک اصحاب اس تمثیل سے مبرّا ہین اور ہمارا خطاب صرف ان خیانت پیشہ

وما نتوجه الا الى الخائنين الذين سيرتهم سيرة السرحان ولبوسهم لبوس الرهبان وقد

لوگون کیطرف ہے جنکی خصلت بھیڑی کی خصلت اور لباس راہبوں کا لباس ہے اور انکی برگشتگی اور

تبين انكفاءهم وبرح ليلاءهم وتبين انهم من الضالين المضلين ـ ومن وقاحتهم انهم

انکی رات کی سختی ظاہر ہوچکی ہے اور ظاہر ہوچکا ہے کہ وہ گمراہ اور باطل پرست ہین اور انکی کمال بے شرمی

مع جهلهم يصولون على الاسلام ويضلون طوائف الانام ويشيعون انواع الاثام و

ہے کہ وہ باوجود اپنی نادانی کے اسلام پر حملہ کرتے ہین اور لوگونکو گمراہ کررہے اور انواع اقسام کے گناہونکو پھیلا رہے ہین اور

كانوا قوما دجالين فليندموا على بادرة الاعتقاد وليخافوا خسرانهم يوم المعاد وما

وہ ایک دجال قوم ہے پس چاہیکہ اپنی جلدی کے اعتقاد سے پشیمان ہون اور اپنے آخرت کے ٹوٹے سی ڈرین اور مین تو

انا الا نذير من رب العالمين ـ

ایک ڈرانیوالا خدا تعالی کیطرف سی ہون ـ

اني من الله العزيز الاكبر

میں اس خدا کی طرف سی ہون جو بزرگ اور عزت والا ہے

حق فهل من خائف متدبر

یہی بات سچ ہے پس کوئی ہے! جو ڈرے اور سوچے

جاءت مرابيع الهدى ورهامها

ہدایت کے بہاری مہینہ آگئے اور ہلکے ہلکے مینہ تو

نزلت وجود بعدها كالعسكر

اتر آئے اور بڑا مہینہ اسکے بعد ایک لشکر کیطرح آنے والا ہے

جعلت ديار الهند ارض نزولها

ان مینہون کے اترنے کی جگہ ہند کی زمین قرار دی گئی

نصرا بما صارت محل تنصر

مدد کے طور پر کیونکہ عیسائی دین مسلمانون مین پھیلنے کی یہی جگہ ہے

فيها جموع يشتمون نبينا

اس ملک مین ایسے لوگ ہین جو ہمارے نبی صلعم کو گالیان دیتے ہین

فيها زروع من ضلال موثر

اس ملک میں گمراہی کی کھیتیان ہین جو پسند کیگئی ہین

قوم يعادون التقي من خبثهم

وہ ایک قوم ہے جو بوجہ اپنی خبث کے پرہیزگار سے دشمنی کرتی ہے

ويويدون امور ضد تطهر

اور ناپاکی کے باتون کو شائع کر رہی ہین

وتكنست خذات المراد ظبيهم

اور کئی مرتبہ انکے ہرن مجھ سے چھپ گئے

اذ صلت عند تناضل كغضنفر

جبکہ مینے لڑائی کے وقت شیر کیطرح حملہ کیا

منهم خبيث مفسد متفاحش

انہین سے ایک خبیث مفسد بدگو دشنام دہ ہے

اخبرت عنه وليتني لم اخبر

مجھے اسکی اطلاع دیگئی ہے اور کاش کہ نہ دیجاتی یعنے اسکا وجود ہی نہ ہوتا

غول یسب نبینا خیر الورے
ایک شیطان ہی جو ہمارے نبی افضل المخلوقات کو گالیاں دیتا ہی

لکع ولبس بعالم متبحر
سفلہ نادان فرومایہ ہی اور ایسا نہیں ہی کہ کوئی عالم متبحر حقایق کی تہ

یا غول بادیۃ الضلالۃ والھوا
اے گمراہی اور حرص کے جنگل کے شیطان

تھذی ھوا من غیر عین تبصر
تو محض ہوا پرستی سے بکواس کر رہا ہی اور معرفت کی آنکھ تجکو حاصل نہین

قطعت قلب المسلمین جمیعھم
تونے تمام مسلمانون کا دل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا

کم صارم لك یا عبیط وخنجر
ای دروغگو جنگجو ہمین یہ تو بتلا کہ تیری پاس کتنی تلوارین اور خنجر ہین

انا تصبرنا علی اذی اسکم
ہمنے تو تمہارے دکھہ دینے پر بتکلف صبر کیا

والنفس صارخۃ ولم تتصبر
مگر جان فریاد کر رہی ہے اور صبر نہین کر سکتی

انا نری فتنا تذیب قلوبنا
ہم وہ فتنے دیکھہ رہے ہین جو دلوں کو گلاتے ہین

انا نری صورا تھول بمنظر
ہم وہ مونہہ دیکھہ رہے ہیں جو ہمین ڈراتے ہین

جاؤا کمفترس بناب داعس
وہ ایک شکار مارنے والی کیطرح نیزہ مارنیوالے دانتون کو ساتھ لائے

دحسا ککلب نابح متشذر
قوم مین تفرقہ ڈالنیوالے ہین اس کتے کیطرح جو آواز کرتا اور حملہ کرنیکو لپٹے

کانوا ذیابا ثم وجدوا سخلۃ
وہ تو بھیڑیے تہے سو انہون نے جنگل ہین

فی البر منفردا اسیر تحسر
ایک اکیلا برہ یا بچہ ماندگی کا مارا ہوا تہا

ونری بطون المفسدین کانھا
اور مفسدون کے پیٹون کو تو دیکھتا ہے کہ گویا وہ

قرب بما نالوا لکمال تجر
مشکین ہین کیونکہ پیٹ اتنے بڑہ گئے کہ زمین پر لٹک پڑتی ہین

حاذت مطایاھم علی اعناقنا
انہون نے اپنی سواریون کو ہماری گردنون پر سخت دوڑایا

حتی تکسرنا کعظم انخر
یہانتک کہ ہم بوسیدہ ہڈی کیطرح ہوگئے

فاض العیون من العیون کانھا
آنکھون سے چشمے جاری ہوگئے گویا کہ وہ

ماء جری من عندم متعصر
دم الاخوین کا پانی ہے جو اسکے نچوڑنے کیوقت جاری ہی

فنھضت انصحھم وکیف نصاحتی
پس مین گالیان دینے والون کو نصیحت کرنیکے لئے اٹھا

قوما اوابد معجبین کضیطر
اور میرا نصیحت دینا ایسی قوم کو کیا مفید ہو سکتا تہا جو ایک وحشی اور خودبین

قد غودر الاسلام من جھلاتھم
عوام نادان نے انکی باطل وساوس سے اسلام کو ترک کر دیا

وخلت اماعز عن سحاب ممطر
اور وہ پتھریلی زمین برسنے والے بادل سے محروم رہ گئی

شاقت قلوب الناس طعن جباءهم

لوگونکے دلون کو ان ہودجنشینون نے شوق دلایا جو انکی ہنڈیونکے سرپوش کیے

رُجل عمون منجسو عرصاتنا

اندھی جماعتین ہین جو ہمارے ملک کو پلید کررہی ہین

والعین باکیة ولیس بکاءنا

آنکھ تو رو رہی ہے مگر ہمارا رونا کچھہ حقیقت نہین

ان البلایا لایرد رکابها +

بلاؤن کے اونٹ سوارون کو کوئی رد نہین سکتا

انّ المهیمن لایضیع عباده

خدا اپنے بندون کو ضائع نہین کریگا

فتابطوا برجاءهم بتخیّر +

سوانہون نے انکی بلا کو دیدہ دانستہ بغل مین لیلیا

فجئت طوائهم کذیب مُبکر

انکی حوادث ناگاہ ہمپر پڑی اور وہ ایسے آئے جیساکہ بھیڑیا فجر کیوقت شکار

شیئا سوی الفضل المنیر المسفر

بجز اس فضل کے جو روشن کرنیوالا اور صبح کیوقت آنیوالا ہے

الایدا ملک قدیر اکبر +

مگر اُس بادشاہ کے دونون ہاتھ جو قدیر اور اکبر ہے

فافرح ولا تحزن بوقت مضجر

سو تو خوش ہو اور ایسے وقت مین جو دل کو تکلیف دینیوالا ہے غمگین مت ہو

ایّها المتنصّرون والعادون العمون لقد جئتم شیئا ادّا وجُزتم عن القصد

اے عیسایئو اور حد سے تجاوز کرنیوالے اندہو تم ایک عجیب بات لائے اور یقیناً تمنے راہ راست کو چھوڑ دیا تم نے اُس کو

جلّ تعبدون من مات وفات وعظمتم العظام الرفات وغمصتم الصادقین -

خدا پکڑا جو مر گیا اور گذر گیا اور بوسیدہ ہڈیون کی تعظیم کی اور صادقون کا تمنے عیب پکڑا

وفیکم من اذا کُلّم کلم واذا اُسیئم تشلّم تقولون انا لُقّنا الحلم وعُلّمنا السلم ولکنا لانجد فیکم

اور تم مین ایسے شخص بہی ہین کہ جب ہم کلام ہون تو بدگوئی سے دلون کو آزار پہنچاوین اور جب بدی کا جواب نہ دیا جاوے اور برگزید

قارع هذه الصفات وقریع هذه الصفات بل نجدکم حریصین علی الضرّ وراغبین

رکھا جاوے تو اور بہی رخنہ ڈالین اپنی زبان سے تو یہ کہتے ہو کہ ہمکو حلم سکھایا گیا ہے اور صلحکاری کی تعلیم ہوئی ہے مگر ہم تم مین ایسا شخص نہین پاتے

فی ایصال الشرّ تسبّون الاخیار وتلعنون الابرار وتختالون من الزهو وتنصبّون

جو اس تعلیم کے پتھر کو ٹھوکنے والا اور ان صفتون کا مالک ہو بلکہ ہم تو تمکو دکھہ دینے پر حریص پاتے اور شرارت کرنے پر راغب دیکھتے ہین تم نیکون کو گالیان

الی اللّهو وما تنصّرتم الا لتکونوا ذوی جُردٍ مربوطة وجدةٍ مغبوطةٍ ولتمیسوا فی ریاش

دیتے اور راستبازون پر لعنت بھیجتے ہو اور تمہاری نازکی چال مین تکبر بھرا ہوا ہے اور لہو و لعب کیطرف گرے جاتے ہو اور عیسائی ہونیسے تمہاری یہی غرضین

وتخلصوا من فکر معاش وتجدوا ما تشتهی الانفس وتلذّ الاعین ولتجتنوا قطوف

ہین کہ تمہارے طویلون مین گھوڑے ہون اور قابل رشک دولتمندی تمکو حاصل ہو اور لباس فاخرہ مین تم لٹکتے پہرو اور معاش کی فکر سے فارغ ہو جاؤ

اور جو ہ[illegible]

اللذات فارغين — ووالله ان فسق النصارى قد عظم فى الديار واخنوا على الناس

لذتون کے چُنے ہوئی پھل فارغ بیٹھکر کہاؤ - اور بخدا نصاری کا فسق ملکون مین بڑہگیا ہے اور قسم قسم کی ہلاکت مین لوگون کو ڈالدیا ہے

بانواع التبار السحت ابدانهم من اوساخ الذنوب فما مالوا الى الذنوب وبلغ

انکے بدن گناہونکی میل سے میلے ہوگئے مگر اُنہون نے نچاہا کہ پانی کا بہرا ہوا بو کا انکو ملے اور میلون کی کثرت سے

امرهم من كثرة الادران الى الحمام فما عجوا الى الحمام وصاروا بادى الجردة كالانعام فما الوا الى حلل الانعام

انکی نوبت موت تک پہنچی پس اُنہون نے حمام کیطرف رغبت نہ کی اور چارپاؤن کیطرح ننگے ہوگئے اور انعام کے لباس کیطرف توجہ نکی

[illegible]

واحبوا الذهب والايمان فر وذهب فاكبوا على الدنيا خائبين — وكذالك زادت منهم

اور ایمان بھاگ گیا سو دین سے نومید ہوکر دنیا پر گرے اور اسیطرح اُن سے گمراہی کی زہرین پہیلین اور ایمان کی ہوا

سموم الطغيان وركدت ريح الايمان حتى صار الزمان كليلة حالكة الجلباب هامية

تھم گئی یہانتک کہ زمانہ ایسا ہوگیا جیسی کہ اندھیری رات جس کا بادل برس رہا ہے -

الرباب تركوا طريق الخير المأثور ودعوا الى الويل والثبور ثم صار الكذب عادتهم

اُنہون نے اُس بھلائی کے طریق کو چھوڑ دیا جو سلسل چلی آتی تہے اور موت اور ہلاکت کیطرف لوگون کو بلایا جہوٹھ انکی عادت

واشاعة الفسق سيرتهم وتوهين المقدسين خصلتهم ومال الاعانات جرتهم

ہوگیا اور فسق اُنکی سیرت ہوگیا اور پاکون کی توہین کرنا اُنکی خصلت ہوگئی اور چندہ کا روپیہ اُن کا چال ہوگیا

لا يبالون صغيرة ولا كبيرة ولا يتقون جرة ولا جريرة ويفتنون قلوب الناس بانواع الوساوس

نہ صغیرہ سے ڈرین اور نہ کبیرہ سے نہ دلیری سے اور نہ گناہ سے اور لوگون کو قسماقسم کے وساوس سے فتنہ مین ڈالین

وينطقون بالبهتان على رسل الرحمان وشنشنتهم الانتقال من صيد الى صيد

اور خدا تعالی کے پیغمبرون پر بہتان باندہتے ہین اور اُنکی خصلت یہ ہے کہ ایک شکار سے فارغ ہوکر دوسرے شکار کیطرف

والرجوع من كيد الى كيد فتارة يرون النساء وطورا بيضاء وصفراء ومرة مباءهم الغزار

جائین اور ایک مکر سے دوسرے مکر کیطرف رجوع کرین بعض وقت عورتین دکہاتے ہین اور بعض وقت سونا اور چاندی اور کبھی اپنے پانی

واخرى الاشجار والثمار فنشب الجهال فى شبكتهم والفساق فى هوتهم ونسلوا من

کی کثرت اور کبھی درخت اور کبھی پھل سو ان کے جال مین اکثر جاہل پہنس گئے اور اکثر فاسق اُنکے گڑھے مین جا گرے اور وہ

كل حدب مصطادين —

ہریک بلندی سے شکار کرنیکے لئے دوڑے -

انظر الی المتنصرین وذانهم
عیسائیوں کو دیکھو اور ان کے عیبون کو

من کل حدبٍ ینسلون تشذرا
وہ اپنی زیادتیون اور تعدیوں کی وجہ سے ہر یک بلندی سے دوڑے

نشکو الی الرحمان شر زمانهم
ہم انکے زمانہ کے شر سے خدا تعالی کیطرف شکایت لیجاتے ہین

هل من صدوق یوجدن فی قومهم
کیا کوئی راستباز انکی قوم مین پایا جاتا ہے

هم یعبدون الآدمي کمثلهم
وہ اپنے جیسے آدمی کی پرستش کر رہے ہین

الماکرون الکائدون من الهوا
حرص کیوجہ سے مکار اور فریبی ہین

العین باکیة علی حالاتهم
آنکھ ان کے حالات پر رو رہی ہے

مکرٌ علی مکر خیال قلوبهم
ان کے دلون کے خیال مکر پر مکر ہے

انی اراهم کالبنین لغولهم
مین دیکھتا ہون کہ وہ اپنی ابلیس کے لئے بطور بیٹون کے ہین

کیف الرجاء وقد تابّط قلبهم
کیونکر امید کرین حالانکہ انکے دل شرارت کو اپنی بغل مین لئے بیٹھے ہین

بل کذبوا بالحق لما جاءهم
بلکہ جب حق انکے پاس آیا تو انہون نے تکذیب کی

کم من سموم هبّت عند ظهورهم
انکے ظاہر ہونے سے بہت سی گرم ہوائین چلی ہین

وانظر الی مابدء من ادرانهم
اور ان میلوں کو دیکھو جو ان سے ظاہر ہوئین

وینجسون الارض من اوثانهم
اور اپنی بتوں سے زمین کو ناپاک کر رہے ہین

ونعوذ بالقدوس من شیطانهم
اور انکے شیطان سے پاک پروردگار کی پناہ مین آتے ہین

ام هل عرفت الصدق فی بلدانهم
یا تو نے شناخت کیا کہ انکے شہرون مین سچائی بھی ہے

هم ینشرون الفسق في اوطانهم
وہ اپنے وطنون مین بدکاری کو پھیلاتے ہین

والزور کالاثمار فی اغصانهم
اور انکی شاخون مین جھوٹھ پھلون کیطرح موجود ہے

للعقل حسرات علی هذیانهم
اور عقل کو ان کے بکواس پر حسرتین ہین

کذب علی کذب بیان لسانهم
اور ان کی زبان کا بیان جھوٹھ پر جھوٹھ ہے

ان التطهر لا تحل بخانهم
اور پاکیزگی انکے کاروان سرائے مین نہین اترتی

شرارة دخیل جذر جنانهم
اور وہ شرارت انکے دلون کے اندر گھسی ہوئی ہے

وتمایلوا حقدًا علی بهتانهم
اور کینہ سے اپنے بہتانون کیطرف جھک پڑے

کم من جهول صید من ارسانهم
اور انکی رسیون سے بہت جاہل شکار ہو گئے

هم انکروا بحر العلوم بخبثهم
اُنہون نے اپنے خبث سے علمون کے دریا سے انکار کیا

واستغزروا ما كان في كيزانهم
اور جو کچھ اُنکے پیالون مین تہا انکو بہت کچھ سمجھا

لا يعلم النوكے دخيلة امرهم
بیوقوف لوگ اُنکی اصل حقیقت کو نہین جانتے

من غير رقتهم ولين لسانهم
بس اسیقدر جانتے ہیں کہ وہ زبان کے نرم ہین

والله لولا ضنك عيش مقلق
اور بخدا اگر تنگی رزق کسیکو تکلیف نہ دیتی

ما مال مرتد الى اديانهم
تو کوئی مرتد اُنکے دین کیطرف میل نہ کرتا

قد جاءهم قوم بحرص لبانهم
ایک قوم تو اُن کے دودہ کی حرص سے اُن کے پاس آئی

وليفضن ما كان في اردانهم
تاکہ وہ جو کچھہ اُنکی آستینون مین ہے جہاڑ لین

كانوا كذئب البر مكلوم الحشا
وہ جنگل کے بہیڑیے کیطرح بہوک سے خستہ اندرون تہے

من جوعهم فسعوا الى عمرانهم
پس وہ اُن کی آبادی کی طرف دوڑے

قوم سقوا كاس الحتوف بوعظهم
ایک قوم نے تو موت کے پیالے اُنکے وعظ سے پی لئے

قوم خروف في يدي سرحانهم
اور ایک دوسری قوم برّہ کی طرح اِس بہیڑیئے کے ہاتہو نمین ہے

عمت بلاياهم وزاد فسادهم
انکی بلائیں عام ہوگئیں اور اُن کا فساد بڑہ گیا

واشتد سيل الفتن من طغيانهم
اور فتنون کا سیلاب اُنکی بے اعتدالیون سے بہت سخت ہوگیا

يا رب خذهم مثل اخذك مفسد
اے خدا تو ان کو پکڑ جیسا کہ تو ایک مفسد کو پکڑتا ہے

قد افسد الافاق طول زمانهم
ان کے طول زمانہ مین دنیا کو بگاڑ دیا

ادرك رجالا يا قدير ونسوة
اے قادر تو اپنے رحم سے مردون اور عورتون کی جلد خبر لے

رحما ونج الخلق من طوفانهم
اور مخلوق کو اِس طوفان سے نجات بخش

حلت بارض المسلمين جنودهم
اُنکے لشکر مسلمانون کی زمین مین آ اُترے

فسرت غوائلهم الى نسوانهم
اور اُنکی بلاؤں نے مسلمانون کی عورتون تک سرایت کی

يا رب احمد يا اله محمد
اے احمد کے رب اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اِلٰہ

اعصم عبادك من سموم دخانهم
اپنے بندون کو اُنکے دہوُون کی زہرون سے بچالے

يا عوننا انصر من سواك ملاذنا
اے ہمارے مددگار تیرے سوا ہمارا کون جا پناہ ہے

ضاقت علينا الارض من اعوانهم
ہمپر اِن لوگون کے مددگارون سے زمین تنگ ہوگئی

کسّر زجاجتهم الٰهی بالصفا
اے خدا پتھروں سے انکے شیشے کو توڑ دے

سبّوا نبیك بالعناد وكذّبوا
تیرے نبی کو انہوں نے عناد سے گالیاں دیں اور جھٹلایا

یاربّ سحّقهم کسحقك طاغیا
اے میرے رب انکو ایسا پیس ڈال جیسا کہ تو ایک طاغی کو

یاربّ مزّقهم وفرّق شملهم
اے میرے رب انکو ٹکڑے ٹکڑے کر اور انکی جمعیت کو پاش پاش کردے

قد ازمعوا اضلالنا ووبالنا
انہوں نے ہمارا گمراہ کرنا اور وبال میں ڈالنا دلوں میں ٹھان لیا ہے

واذا رمیت فان سهمك قاتل
اور جب تو تیر چلاوے تو تیرا تیر قتل کرنیوالا ہے

صرنا حمولة جورهم وجفاءهم
ہم انکے ظلم کے شتر بار برداری ہوگئے

لولا تعافینا تعاقب سبّهم
اگر ہم انکی گالیوں کا جواب دینے سے کراہت نکرتے

ما یظلم الاشرار الا نفسهم
ظالم کسی پر ظلم نہیں کرتے مگر اپنے نفس پر

ظنوا بان الله مخلف وعدہٖ
انہوں نے خیال کیا کہ خدا تعالیٰ اپنا وعدہ نہیں پورا کریگا

وقبول امر الحق عار عندهم
سو حق کا قبول کرنا انکے نزدیک عار ہے

سود کخافیة الغراب قلوبهم
ان کے دل ایسے سیاہ ہیں جیسے کوے کے وہ پر جو پیٹھ کیطرف ہوتے ہیں

واعصم عبادك من سموم بیانهم
اور ان کے بیان کی زہر سے اپنے بندوں کو بچالے

خیر الورٰی فانظر الٰی عدوانهم
وہ نبی جو افضل المخلوقات ہے سو تو انکے ظلم کو دیکھ

وانزل بساحتهم لهدم مکانهم
اور انکی عمارتوں کو مسمار کرنے کیلئے انکے صحن خانہ میں اتر آ

یاربّ قوّدهم الٰی ذوبانهم
اے میرے رب انکو انکے گداز ہونیکی طرف کھینچ

فاضرب مکایدهم علٰی ابدانهم
سو توان کے مکر انہیں کے جسموں پر مار

حد کاسیاف علٰی شجعانهم
تیز ہے اور تلواروں کی طرح انکے بہادروں پر پڑتا ہے

زمّت رکاب الهجر من وثبانهم
جدائی کے اونٹوں کو انکے حملوں کے سبب سے مہار دیگئی

لرمیت سهم النار عند عثانهم
تو میں انکے دخان کے مقابل پر آگ کی تیر چلاتا

ستری بندم القلب عض بنانهم
سو تو عنقریب دیکھے گا کہ وہ دلی ندامت سے اپنی سرانگشت کاٹینگے

فبغوا بارض الله من طغیانهم
تب وہ خدا تعالیٰ کی زمین میں اپنی بے اعتدالی کیوجہ سے باغی ہوگئے

صعب علی السفهاء عطف عنانهم
اور نادانوں پر حق کیطرف باگ پھیرنا سخت ہوگیا ہے

والخلق مخدوعون من لمعانهم
اور خلقت انکی ظاہری چمک سے دہوکا کہدی ہے

فارقب اذا صاحبتہم بمحبۃ
پر جب تو انکی صحبت اختیار کرے تو تجھے

ولقد دعوت الرب عند تناصلی
اور میں نے اپنی نفس بلہ کیوقت اپنے رب کو بلایا

یا مستغاثی لیس دونک ملجائی
اے میرے مددگار تیرے سوا میری کوئی پناہ نہیں

یا من یعیرنی بموت الٰھہم
اے وہ شخص جو مجھے اسلئے سرزنش کرتا ہے کہ میں انکے مصنوعی خدا عیسٰی

واللہ ان حیات عیسٰے حیۃ
بخدا حضرت عیسٰے کی زندگی ایک سانپ ہے

جعل المہیمن حکمۃ من عندہ
خدا تعالی نے اس بات میں حکمت رکھی ہے

کیف الحیات وقد توفی مثلہ
کیونکر ہو سکتا ہے کہ حضرت عیسٰی زندہ ہوں حالانکہ انسے پہلے

ھل غادر الحتف المفاجیٔ مرسلا
کیا اچانک پکڑنیوالی موت نے کسی رسول کو بھی چھوڑا

اتغیظ ربک لابن مریم حشمۃ
کیا تو اپنے رب کو ابن مریم کیلئے غصہ دلاتا ہے کیا کچھ کمینہ ہے

فاطلب ھداہ وما اخالک تطلب
سو تو اللہ کی ہدایت کو ڈھونڈ اور مجھے امید نہیں کہ تو ڈھونڈے

یا من تظنی البول ماءً باردًا
اے وہ شخص جس نے بول کو ٹھنڈا پانی سمجھ لیا

یا رب ارنی یوم کسر صلیبہم
اے میرے رب صلیب کا ٹوٹنا مجھے دکھلا

حضرت عیسیٰ کی موت کا قائل ہوں

فتنا بدینک عند استحسانہم
بباعث انکے پسند رکھنے کے اپنے دین کے فتنوں کا

واللہ ترسی عند ضرب سنانہم
اور ان کے نیزوں سے بچنے کے لئے خدا میری ڈھال ہے

فانصر وایدنا لہدم قنانہم
پس مدد کر اور انکی پہاڑوں کے توڑنے کیلئے ہماری تائید فرما

افلا تری ما جذ اصل اہانہم
کیا تو دیکھتا نہیں کہ کسر اعتقاد نے انکی بیخکنی کی ہے

تسعی لتہلک کل من فی خانہم
وہ سانپ دوڑتا ہے تا ان سب کو قتل کرے جو انکی سرای میں ہیں

فی موت عیسٰی قطع عرق جنانہم
کہ حضرت عیسٰے کی موت سے ان کا مذہب ذبح کیا جائے

حزب وخیر الخلق بعد زمانہم
جتنے نبی آئے وہ فوت ہو گئے ہیں اور جو سب سے بہتر تھا وہ پیچھے سے آیا

ام ھل سمعت الحیّ من اقرانہم
یا تو نے کبھی سنا کہ انکے ہمعصروں میں سے کوئی زندہ رہا

وتحید عن مولی الی انسانہم
اور مولی کریم سے تو دور ہو کر عیسائیوں کے انسان کیطرف جاتا ہے

فاضاع وکن منہم ومن اخوانہم
پس ضائع ہوا اور عیسائیوں میں سے اور ان کے بھائیوں میں سے ہو جا

اخطاءت امن جہل باستسنانہم
تو نے اپنی نادانی سے خطا کی اور لاغروں کو موٹا خیال کیا

یا رب سلطنی علی جدرانہم
اے میرے رب انکی دیواروں پر مجھکو مسلط کر

فاذا تکلمنا فسیف قولنا

اور جب ہم کلام کرین تو ہماری کلام ایک تلوار ہے

رمح مبید لا کمثل بیانهم

ایک نیزہ ہلاک کرنے والا ہے نہ انکے بیان کیطرح

ولقد امرت من المهیمن بعدما

اور مین خدا کیطرف سے مامور ہون

هاجت دخان الفتن من نیرانهم

اُسوقت کے بعد جو پادریون کی آگ سے دہوئین اُٹھے

ماقلت بل قال المهیمن هکذا

یہہ مینے نہیں کہا بلکہ خدا تعالی نے اسی طرح کہا

ماجئتهم بل جاء وقت هوانهم

مین اُنکے پاس نہیں آیا بلکہ اُنکی ذلت کا وقت آگیا

طورًا احارب باسهام ونانة

کبہی مین اُن سے تیرون کے ساتہہ جنگ کرتا ہون

اهوی باسیاف الی اثخانهم

اور کبہی مین اپنے تلواروں کے ساتھ انکی قتل کثیر کیطرف توجہ کرتا ہون

بمهند صاف الحدید جذمتهم

نہایت عمدہ تلوار سے مینے انکو کاٹ دیا ہے

وعصای قد افنت قوی ثعبانهم

اور میرے عصا نے انکے سانپ کی تمام قوتین فنا کردین

روحی بروح الانبیاء مضمخ

میرا روح انبیاء کی روح سے معطر کیا گیا ہے

جادت علی الجواد من فیضانهم

اور ان کے فیضان کا ایک بڑا مینہ میرے پر برسا

انا نرجع صوتنا بغناءهم

ہم انہین کے گیت کو سرون کے ساتھ گاتے ہین

انا سقینا من کئوس دنانهم

ہم انہین کے پیالون مین سے پلائے گئے ہین

قوم فنوا فی سبل مربع ربهم

وہ ایک قوم ہے جو خدا کی راہ میں فنا ہو گئی

والعمی لایدرون مطلع شانهم

اور اندھے ان کی شان کے مطلع کو نہیں دیکھتے

کم من شریر اهلکوا بعنادهم

بہت شریر ہین جو بوجہ اُنکے عناد کے ہلاک کئے گئے

وردوا مدی بخر وراء کبانهم

اور اپنی بیماری کے بعد ذبح کرنیکی کاردین انہون نے دیکھہ لین

وسیرغم الله القدیر انوفهم

عنقریب خدا تعالی انکی ناکون کو خاک میں ملائیگا

ویری المهیمن ذل داء خنانهم

اور انکی ناک کی بیماری کی ذلت دکہاوے گا

الیوم قد فرحوا برجس تنصر

آج وہ لوگ نصرانیت کی ناپاکی سے خوش ہو رہے ہین

والحق لایخطو الی آذانهم

اور سچائی اُنکے کانون کی طرف قدم نہین بڑہاتی

قوم تمیل مع الهوا افکارهم

یہ ایک قوم ہے جنکی فکر نفسانی خواہش کے ساتہہ جہک پڑتے ہین

وعفت نقوش الصدق من حیطانهم

اور سچائی کے نقش انکی دیوارون سے مٹ گئے ہین

ظهرت كاثر السم ثورة وعظهم
زہر کے اثر کی طرح اِنکے وعظ کا جوش ظاہر ہے

هل شاهدت عيناك قوما مثلهم
کیا ایسی قوم تونے کوئی اور بھی دیکھی

بطريقة سنت لهم آباءهم
اس طریق سے جو انکے باپ دادون نے مقرر کیا ہے

فكأنّ ابواب المكائد كلها
پس گویا کہ تمام فریبون کے دروازے

قد آثروا طرق الضلال تعمّدا
گمراہی کے تمام راہون کو پسند کر لیا

ان الصليب سيكسرن ويدققن
صلیب تو عنقریب ٹوٹ جائے گا

الكذب مجبنة لكل مباحث
جھوٹھ بولنا ہر یک بحث کرنیوالیکے لئے بد دلی کا باعث ہوتا ہے

سم مبيد مهلك فی لبنهم
انکے دودھ مین زہر ہے جو ہلاک کرنیوالی اور مار دینیوالی ہے

فارباء بدينك عند رؤية وجههم
پس جب تو ان کو ملے تو اپنے دین کی نگرانی رکھہ

الموت خير للفتی من خبزهم
جوانمرد کے لئے مرنا انکی روٹی سے بہتر ہے

ونضارة الدنيا تزول بطرفة
اور دُنیا کی تازگی ایک دم مین دور ہو جاتی ہے

النار تسقط كالصواعق عندهم
اگ ان کے پاس بجلی کیطرح گر رہی ہے

رحلت تقاة الخلق من ادجائهم
ان کے مقام سے لوگون کی پرہیزگاری کوچ کر گئی

ام هل سمعت نظيرهم فی ذائهم
یا انکے عیب مین انکی کوئی دوسری نظیر بھی سُنی

يدعوا الی الجهلات صوت كرائهم
ان کا طنبور باطل باتون کیطرف بلا رہا ہے

فتحت لفتنتنا علی زُهبائهم
اُن پر اسلئے کھولے گئے کہ تا ہمارا امتحان ہو

ما زاد خسران علی خسرانهم
جس ٹوٹے مین وہ پڑے ہین اِس سے بڑھکر کوئی اور ٹوٹا نہین

جاء الجياد وزهق وقت اُتانهم
گھوڑے آئے اور گدھیان بھاگین

لكنهم تركوا حياء جنانهم
مگر اُنہون نے تو اپنے دل کا حیا ترک کر دیا

مكر مضلّ الخلق فی هدجانهم
انکی پیرانہ رفتار مین ایک مکر ہی جو خلقت کو گمراہ کرنیوالا ہے

واقنع بشوك من جنی بستانهم
اور اُنکے باغ کے پھل سے بیزار ہو کر کانٹے پر قناعت کر

فاصبر ولا تجنح الی فتانهم
پس صبر کر اور ان کی ایک ساعت کے فتنہ کیطرف مت جھک

فاقنع ولا تنظر الی افنانهم
سو قناعت کر اور انکی شاخون کیطرف نظر مت کر

فتخاف يا مغرور عن احضانهم
پس انکے کنارون سے ای دھوکا کھانیوالی الگ ہو جا

أين المفر من القضاء إذا دنا

تقدیر سے کہاں بہاگیں جب آگئی

يسبون جهالا برقت لفظهم

جاہلوں کو اپنی نرمی سے غلام بنا لیتے ہیں

فلذا تحب مزور ادیارهم

اسی لئے ایک مکار انکے گرجاؤں سے پیار کرتا ہے

ولو انتقدت جموعهم في ديرهم

اور اگر تو انکے گرجاؤں میں انکی جماعتوں کو پرکہے

ما الفرق بين المشركين وبينهم

انہیں اور مشرکین میں فرق کیا ہے

تهوي اليهم كل نكس فاسق

ہر ایک ضعیف فاسق انکی طرف گرتا ہے

في قلبنا وجع وشوك دعابة

ہمارے دل میں ایک درد اور انکے ٹھٹھوں کیوجہ سے ایک کانٹا ہے

ما ان ارى اثر الدلائل عندهم

میں انکے پاس دلائل کا نشان نہیں دیکھتا

قد عاث في الاقوام ذئب شيوخهم

انکے بڈہوں کے بھیڑیے نے قوموں میں تباہی ڈالی

تعريسهم آثار عزم رحيلهم

رات کو اترنا انکی کوچ کی نشانی ہے

عار على الفطن الزكي طعامهم

ایک دانا پاک طبع پر عار ہے کہ ان کا کہانا کہادے

للمرء قرب المؤذيات جميعها

انسان کے لئے تمام موذی جانوروں کا قرب

الا الى رب مزيل فتانهم

صرف خداتعالی کی پناہ ہے جو انکے فتنوں کو دور کریگا

يصبون قلب الخلق من احسانهم

اور اپنے احسانوں سے خلقت کے دل اپنی طرف کہینچتے ہیں

من شحه ميلا الى مرجاهم

اپنے لالچ سے انکے موتی کی خواہش سے

لو جدت سقطا شيخهم كعوانهم

تو انکے بڈہے کو ایسا ہی ردی پائیگا جیسا کہ انکو درمیانی عمر والیکو

بل هم بنوا قصرا على بنيانهم

بلکہ انہوں نے تو مشرکوں کی بنیاد کو ایک محل بنا دیا

ليبيت شبعانا بلحم جفانهم

تا ان کے پیالوں کے گوشت سے پیٹ بہر کے رات گذارے

من نحزهم خبثا وطول لسانهم

کیونکہ انہوں نے اپنی زبان درازی اور خبث سے ہمارے دل کو خستہ کیا

اصبوا قلوب الخلق من عقيانهم

لوگوں کے دل اپنے سونے کی وجہ سے کہینچ لئے ہیں

حدثت فنون الفسق من حدثانهم

اور ان کے جوانوں سے طرح طرح کے فسق پہیلے

يخفون في الاردان حبل ظعانهم

اور اپنی استینوں میں لمبے رسے اسباب باندہنے کے چہپا رکہے ہیں

ضار الخلق الله ماء شنانهم

اور خلق اللہ کیلئے ان پرانی مشکوں کا پانی مضر ہے

خير لحفظ الدين من قربانهم

ان کے قرب سے اپنا دین بچانیکے لئے بہتر ہے

لک کلیوم رب شان معجب

اے میرے رب ہر یک دن تیری عجب شان ہے

نقفی التضرع والبکاء تصبرا

ہم صبر کر کے تضرع اور رونے کو لازم پکڑتے ہین

للہ سہم لا یطیش اذا رمے

خدا کا وہ تیر ہے کہ جب چھوٹا تو خطا نہیں جاتا

انزل جنودک یا قدیر لنصرنا

اے قادر ہمارے لئے اپنا لشکر اوتار

یا رب قد بلغ القلوب حناجرا

اے میرے رب دل حلق کو پہنچ گئے

ان القلوب من الکروب تقطعت

دل بیقراریون سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے

ودع العدا جزر السباع بنتنہم

اور دشمنون کو بھیڑیون کی بکری بنا انکو پکڑین اور نوچ نوچ کر کہاوین

فانصر عبادک رب فی میدانہم

سو تو اپنے بندون کی انکے میدان مین مدد کر

ناوی الی الرحمان من رکبانہم

اور ان کے سوارون سے ہم خدا تعالی کی پناہ لیتے ہین

للحق سلطان علی سلطانہم

اور خدا کا قہر انکے قہر پر غالب ہے

انا لقینا الموت من لقیانہم

کیونکہ ہم انکے ملنے سے موت کو ملے

یا رب نج الخلق من ثعبانہم

اے میرے رب خلقت کو انکے سانپ سے نجات دے

فارحم وخلص روحنا من جانہم

سو رحم کر اور ہماری جان کو انکی دیو سے رہائی بخش

واشف القلوب بخزیہم وہوانہم

اور ہمارے دلون کو انکی رسوائی اور ذلت سے شفا بخش

واعجبنی طریق المعترض الفتان انہ لا یمتنع من الہذیان ویہذی

اور اس فتنہ انگیز معترض کے طریق سے مین تعجب کرتا ہون بکواس سے باز نہین آتا اور شرابیون کی طرح

کمثل النشوان ویقول ان عیسے ہو الروح الذی یوجد ذکرہ فی جمیع مقامات

بکواس کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ عیسے وہی روح ہے جسکا جا بجا قرآن میں ذکر پایا جاتا ہے

القرآن وفی کتب اخری التی ہی من اللہ الرحمن وما ہو الا من الکاذبین۔

اور ایسا ہی دوسری کتابون مین بھی ذکر پایا جاتا ہے جو خدا تعالی کیطرف سے نازل ہوئی تہین حالانکہ وہ اس دعوی مین سراسر جھوٹا ہے

فاعلموا یا معشر الطلاب انہ یسعی الی السراب ولا یخطو الی الصواب وان

بول رہا ہے سوای حق کے طالبو یقیناً سمجھو کہ وہ صرف ریت کی چمک کیطرف دوڑتا ہے جسمین پانی نہین اور حق کیطرف قدم نہین رکھتا

فی کلامہ دجل عجیب وتمویہ غریب وکذب مبین الا یعلم ان الروح نزل علی

اور اسکی کلام مین ایک عجیب قسم کا دجل ہے اور دہوکا دہی اور کہلا کہلا جھوٹ ہے۔ کیا نہین جانتا کہ روح جب کہ حضرت

عیسے کما نزل علے موسیٰ ونبیین آخرین لم یلبس الحق بالباطل کالدجال اللغات

عیسی پر نازل ہوا ایسا ہی حضرت موسیٰ پر نازل ہوا اور ایسا ہی دوسری نبیون پر کیون حق کو ساتھ جھوٹھ ملاتا ہی جیسکہ دجال جہوٹی بری کو

الا یقرء فی الانجیل متی الاصحاح الثالث - واذا السموات قد انفتحت له فری روح اللہ

کیا وہ انجیل متی کے تیسرے باب کو نہین پڑھتا کہ یکدفعہ آسکے لئے آسمانون کے دروازے کھل گئے سو اسنے خدا کی

نازلته مثل حمامة وآتیا علیه .... ثم اصعد یسوع الی البریة من الروح لیجرب

روح کو کبوتر کیطرح اترتے اور اپنے پر آتے دیکھا - پھر یسوع روح سے جنگل کیطرف چلا گیا تا شیطان سے

من الشیطان اللعین - فثبت ان روح القدس نزل علی المسیح کما نزل علی

پس اس سے ثابت ہوا کہ روح القدس مسیح پر ایسا ہی نازل ہوا جیسا کہ

آزمایا جاوے

ابراھیم واسماعیل الذبیح وغیرہ من المرسلین - فاتق رب العباد و فکر لطلب

سو خدا سے ڈر اور حق الامر کی ڈھونڈ ہنے کے

ابراہیم اور اسماعیل اور دوسری نبیون پر

السداد و جتھد لتحصیل الرشاد و تارکا سبل الرقاد وجاھدا ھل یکون النازل

کیا نازل اور

فکر کر اس فکر مین کوشش کر اور نیند کے راہون سے الگ ہو

والمنزل علیه شیئا واحدا کلا بل لابد من ان یکونا شیئین متغائرین کما لایخفی

جیسا کہ

اور منزل علیہ ایک ہی چیز ہو سکتی ہے بلکہ یہ بات ضروری ہے کہ وہ دو متغائر چیزین ہین

علی ذی العینین وعلے سائر العاقلین - فای دلیل اکبر من ھذا لقوم منصفین

پس منصفون کے لئے اس سے بڑھکر اور کونسی دلیل ہوگی

عقلمندون پر پوشیدہ نہین

الذین ینثالون الی الحق موجفین - ولا یترکون الصراط کعمین - وای فرق فی

اور کونسا فرق ان

وہ منصف جو حق کیطرف متوجہ ہوکر دوڑتے ہین اور راہ کو اندھون کی طرح نہین چھوڑتے

الروح النازل علی عیسے والروح الذی اعطے لموسیٰ کلیم رب العالمین الا

اے

دو روح نہین ہے جو حضرت عیسیٰ اور حضرت موسےٰ پر نازل ہوئین

تتفکرون یا معشر الظالمین - وتسقطون علے اراجیف الکاذبین - الا تقرؤن

کیا تم

ظالمو کیا تم کچھ بھی فکر نہین کرتے اور جھوٹوں کے خبرون پر گرے جاتے ہو

فی التورات الاصحاح الحادی عشر وقیل انه قول اصدق القائلین -

توراۃ کے گیارہوین باب مین وہ کلام نہین پڑھتے جسمین کہا گیا ہی کہ اس خدا کا کلام ہی جو اپنی باتون مین سب سے بڑھکر سچا ہے

وهو ان الرب قال لموسىٰ فانزل وانا اكلّم معك واخذ من الروح الذي

اور وہ یہ ہے کہ رب نے موسیٰ کو کہا کہ مین اُتروں گا اور تجھ سے کلام کرونگا اور اُس روح مین سے لونگا جو تجھ پر

عليك واضع عليهم اي علي اكابر امّته وهم كانوا سبعين - وكذالك نزل

ہے اور اُن پر ڈالونگا یعنی بنی اسرائیل کے اکابر پر جو ستر آدمی تھے۔ اور اسی طرح

هذا الروح علي جد عيسىٰ ومرشده داؤد ويحيي وغيرهما من النبيين - ولا حاجة

روح حضرت عیسیٰ کے دادی اور اُنکے مرشد یحییٰ پر بھی نازل ہوئی اور ایسا ہی دوسرے نبیوں پر اور کچھ ضرورت نہین

الي ان نطول الكلام ونضيع الاوقات ونزيد الخصام فان الخواص من النصاري والعوام

کہ ہم اس کلام کو طول دین اور وقت کو ضائع کرین اور جھگڑے کو بڑھا دین کیونکہ نصاریٰ ان تمام باتون کو جانتے

يعرفونه وما كانوا منكرين - فلم لا تشتف ايها الجهول والغبي المعذول

ہین اور منکر نہیں ہین پس اے نادان کیون اپنی نظر کو پہلی کتابون مین عمیق

في كتب الاولين ولم لا تقبل النصيحة وتعادي العقيدة الصحيحة ولا تكون

حد تک نہین پہنچاتا اور کیون نصیحت کو قبول نہین کرتا اور صحیح عقیدے کا دشمن ہو رہا ہے اور ہدایت

من المسترشدين - نعطيك شهدا ينفع وتعدو الي سم منقع اتريد ان

کی راہ پر نہین آتا ہم تجھے ایک شہد پیاس بجھانے والا دیتے ہین اور تو ایک تیز زہر کیطرف دوڑتا ہے

تكون من الهالكين -

تا اُسکو پی لے کیا تیرا مرنیکا ارادہ ہے

واما ما ظننت ان الله يسمّي المسيح في القران روحًا من

اور یہ جو تو نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مین مسیح کا نام روح من اللہ رکھتا

الله الرحمٰن ولا يسميه بشرا ومن نوع الانسان فاعجبني انكم لم لا تانفون من

ہے اور اُسکا نام بشر نہیں رکھتا اور منجملہ نوع انسان اُسکو قرار نہین دیتا سو مجھے تعجب ہے کہ تم لوگ

البهتان ولم لا تستحيون من خرافات وتنضنضون نضنضة الثعبان وما كنتم

کیون بہتان سے کراہت نہین کرتے اور خرافات بکنے کے وقت تمہین کیون شرم نہین آتی اور اژدہا کیطرح زبان

منتهين وتميسون كالسكاري وجدانا ووحدا ولا ترون غورا ولا نجدا

ہلاتے ہو اور باز نہین آتے اور تم مارے غصہ اور غم کے ایسے چلتے ہو جیسا کہ ایک مست چلتا ہے اور نشیب و فراز کو

ولا تخافون هوة السافلين - اجعلتم قرة عيونكم ومسرة قلوبكم في الاكاذيب

کچھ بھی نہین دیکھتے اور گڑھے مین گرنے سے نہین ڈرتے کیا جھوٹھ بولنے مین ہی تمہاری آنکھون کی

وطبتم نفسا بالغاء طلب الحق والقاء حبل الله القريب وكنتم قوما عادين -

ٹھنڈک اور دل کی خوشی ہے اور تم اسباب پر خوش ہوگئے کہ حق کو چھوڑ دو اور خدا کے رسّہ کو جو بہت نزدیک ہے پھینکدو

ويل لكم انكم سقطتم على دمنة واعرضتم عن روضة بل تركتم شجراء وآثرتم مرداء

تمپر افسوس کہ تم ایک مزبلہ پر گرے اور باغ سے کنارہ کیا بلکہ تمنے درختون والی زمین کو چھوڑا اور ویران

ونزلتم عن متن الركوبة واخترتم طريق الصعوبة وقفوتم اثر المبطلين -

بے درخت زمین کو اختیار کیا اور سواری سے تم اُتر بیٹھے اور خرابی اور سختی کا راہ اختیار کر لیا اور باطل پرستون کے پیچھے لگ گئے

وانكنتم تظنون ان القرآن صدق قولكم واعان وقال

اور اگر تمہین یہ گمان ہے کہ قرآن تمہارے قول کی تصدیق کرتا اور تمہین مدد دیتا ہے اور

في شان عيسى روح وقبلتم انه خرج من لدنه فما هذا الا جهل صريح ووهم قبيح وخطاء

عیسے کے بارہ مین کہا ہے کہ وہ اس سے روح ہے اور اس بات کو قبول کر لیا ہے کہ وہ اس سے نکلا ہی تو یہ خیال تمہارا صریح جہل

مبين - ثم ان فرضنا ان قوله تعالى روح منه يزيد شان ابن مريم ويجعله ابن الله

خطا ہے - پھر اگر ہم فرض کرلین کہ روح منہ کا لفظ حضرت عیسیٰ کی شان بڑہاتا ہی اور اسکو ابن اللہ اور بلند تر ٹھہراتا ہے

واعلى واكرم فيجب ان يكون مقام آدم ارفع منه واعظم ويكون آدم اول ابناء

سو اس سے لازم آتا ہے کہ حضرت آدم کا مقام حضرت مسیح سے زیادہ بلند ہو اور پہلا بیٹا خدا تعالی کا حضرت آدم

رب العلمين - فان في شان آدم بيان اكبر من شان عيسى فتفكر في آية فقعوا له ساجدين

ہی ہو کیونکہ حضرت آدم کی شان مین حضرت عیسیٰ کی نسبت زیادہ تعریف بیان کیگئی ہی سو عقلمندونکی طرح لفظ فقعوا له ساجدين

وتدبر كاولي النهى وفكر في لفظ خلقت بيدي ولفظ سويته ونفخت فيه من روحي

مین غور کر اور پھر اس لفظ مین غور کر جو خلقت بیدی اور سویتہ اور نفخت فیہ من روحی ہے

والفاظ اخرى ليظهر عليك جلالة آدم وشانه الاعلى فان منطوق الآية يدل

اور دوسرے لفظون کو بھی سوچ تا کہ تیرے پر حضرت آدم کی شان اعلیٰ ظاہر ہو کیونکہ منطوق آیت کا دلالت کرتا ہی کہ

على ان روح الله نزل في آدم بنزول اجلى حتى جعله مسجود الملائكة ومظهر تجليات

روح اللہ آدم مین اترا تہا اور وہ اترنا بہت روشن تہا یہانتک کہ آدم ملایک کا سجدہ گاہ ٹھہرا اور تجلیات عظمیٰ کا

[illegible]

واقرب الى الله الاغنى واعلم وافضل من الملائكة اجمعين وخليفة الله على الارضين

مظہر بنا اور خدا سے غنی سے بہت قریب ہوا اور افضل ٹہرا اور خدا تعالی کا خلیفہ بنا مگر وہ آیۃ جو حضرت عیسیٰ کی شان مین

واما الاية التی نزلت فی شان عیسیٰ فما تجعله ارفع واعلیٰ ولا اصفی وازکی

نازل ہوئی ہے سو وہ اسکو کچہہ بہت اونچا نہین بناتی اور نہ زیادہ پاک اور صاف بناتی ہے

بل یثبت منه ان عیسیٰ روح من الله وعبده العاجز کاشیاء اخریٰ

بلکہ اس سے تو صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ خدا تعالی کیطرف سے ایک روح ہین جیساکہ دوسری چیزین

ومن المخلوقين ما سجده ابليس بل امره ان يسجد له ومعذلك جرّيه ذلك الخبيث وسجد

خدا تعالی کیطرف سے ہین اور ثابت ہوتا ہے کہ وہ مخلوق ہے شیطان نے اسکو سجدہ نہ کیا بلکہ چاہا کہ وہ شیطان کو سجدہ کرے اور

لآدم الملائکة کلّهم اجمعين - وانّ ادم انبأ الملائکة باسماء سائر الاشياء فثبت

اسکا امتحان لیا اور آدم کو تمام فرشتون نے سجدہ کیا اور آدم نے فرشتون کو تمام چیزون کے نام بتلائے پس ثابت

انه اعلم وسرّه محيط على الارض والسماء ولکن عیسی اقر بانه لا يعلم الساعة

ہوا کہ وہ آن سے زیادہ عالم تہا اور اسکا سر تمام کائنات پر محیط تہا مگر حضرت عیسیٰ نے تو اقرار کیا کہ اسکو قیامت کا علم نہین کہ کب

واشار الى ان الملائکة قد فاقوه علما واکملوا الخوف والطاعة فتفکروا فی هذا ولا تمشوا کقوم عمین

آئیگی اور یہہ بہی اشارہ کیا کہ ملایک اس سے علم اور طاعت افضل ہین سو اس بات کو سوچو اور اندہون کی طرح مت چلو

ثم اذا دققت النظر وامعنت فیما حضر فیظهر علیك ان قوله تعالی روح منه يشابه قوله

پہر اگر تو غور سے دیکہے اور واقعات موجودہ مین غور کرے تو تیرے پر ظاہر ہوگا کہ اللہ جلشانہ کا یہ قول کہ روح منہ ایسا ہی قول

تعالیٰ جمیعا منه فمن الغباوة ان تثبت من لفظ روح منه الوهیت عیسیٰ لا تقرّ من لفظ

ہے جیساکہ اسکا دوسرا قول سو بڑی نادانی کی بات ہے کہ روح منہ کے لفظ سے حضرت عیسیٰ کی خدائی تو ثابت کرے اور

جمیعا منه بالوهیة ارواح الکلاب والقردة والخنازیر واشیاء اخریٰ فان منطوق

جمیعًا منہ کے لفظ سے کتون اور بلیون اور سورون اور دوسری تمام چیزون کی خدائی کا

الآية يشهد على انها جمیعا منه فمت من الندامة انکنت من المستحیین وتفکّروا یا معشر

اقرار نہ کرے کیونکہ منطوق آیۃ کا دلالت کررہا ہے کہ ہر یک چیز جمیعًا منہ مین داخل ہے یعنی تمام ارواح وغیرہ خدا سے

النصاریٰ الیس فیکم رجل من المتفکرین - ولیس لك ان ترفع فی جوابنا الصوت

ہی نکلے ہین پس اب ندامت سے مر جا اگر کچہہ شرم ہے اور اے نصرانی لوگو اسمین غور کرو کیا تم مین کوئی بہی غور کرنے والا

وان تلاقی من فکرک الموت فان مثل الکاذب کمثل روف مدحرج ولا قرار له عند

نہین ہے اور کبہی ممکن نہین جو تو ہمارا جواب دی سکے اگرچہ اسی فکر مین مرجاے کیونکہ جہوٹا آدمی ایک گیند کیطرح گردش مین ہوتا ہی اور سچون

الصادقین۔

کے سامنے اسکو قرار نہین۔

ومن اعتراضات هذا الخائن الضنین انه ذکر فی توزینه الذی

اور اس بخیل خیانت پیشہ کے اعتراضات مین سے ایک یہ ہے جو وہ اپنی کتاب توزین مین

هو عش الشیاطین۔ ان وحی القرآن کان من الشیطان وما کان من الروح

جو شیاطین کا آشیانہ ہے یہ لکہتا ہی کہ وحی قرآن شیطان کیطرف سے تہی اور روح الامین کیطرف سے نہین تہی

الامین واوّل لفظ شدید القوی ولفظ ذو مرّة بالخبث واتباع الهوی

اور شدید القوی اور ذو مرہ کے لفظ کی اُس نے ہوا پرستی کیوجہ سے تاویل کی ہے اور

وبتاویلات بعیدة ومکائد عظمیٰ واذی قلوب المومنین۔ وکذالک ترک

تاویلات بعیدہ اور فریبوں سے کچہہ کا کچہہ بنایا ہے اور مومنون کے دلونکو دُکہہ دیا ہی۔ اسیطرح اُس نے

الحیاء وودّع الارعواء وحسب افضل الرسل کالمجنون۔ وتباعد عن الحق تباعد

حیا کو ترک کیا اور شرم کو رخصت کیا اور افضل الرسل کی نسبت یہ گمان کیا کہ نعوذ باللہ انکو جن کا آسیب تہا۔ اور حق سے

الضبّ من النون وعاد المصلحین اللامّین۔ واعترض علی فصاحة صحف الله

ایسا دور جا پڑا جیسا سوسمار خشک زمین مین رہتی ہی مچہلی سے جو پانی مین رہتی ہی دور رہتی ہی اور نیک کامون کے حامی مصلحون کی دشمنی اختیار کی

القرآن وبلاغة حبل الله الفرقان ظلمًا وزورًا لیرضی قومًا بورًا مع انه کان من

کی اور قرآن شریف کی بلاغت فصاحت پر اعتراض کیا تا ان باتون سے ایک ہلاک شدہ قوم کو خوش کرے حالانکہ یہہ شخص

الجاهلین العمین۔ ووالله انه جهول لا یعلم لسان العرب وطرق بیانه ولیس

جاہل اور اندہون کیطرح ہے اور بخدا یہ شخص سراسر نادان اور زبان عرب سے کچہہ بہی واقف نہین اور سوا زبان درازی کے

فیه جوهر سوی حصائد لسانه ولاجل ذالک لا یوجد فی کتبه شیء من غیر

اسمین کچہہ بہی جوہر نہین اسلئے اسکی کتابون مین بغیر گالیان اور بکواس کے اور کچہہ بہی نہین اور یہہ تو اس سے نہ ہوسکا

سبّه وهذیانه وما وسعه کتمان الحق وتخطیة الاولی الاحق فعدا کالعدا الی التوهین

کہ حق کو پوشیدہ اور اسمین کچہہ نقص ثابت کرے پس وہ لاچار ہوکر دشمنون کیطرح توہین کیطرف دوڑا

وما قرءنا كتابا اغيظ من كتبه وما رئينا عبابا اكثر من عبب كذبه وما سمعنا
اور ہمنے کوئی ایسی کتاب نہین پڑہی جو اُسکی کتاب سے زیادہ غصہ دلانے والی ہو اور نہ کوئی سیلاب دیکہا جو اُسکی جہوٹھ
سبا اكبر من سبه ولا خبا كخبه فناوى الى الله من جبه وهو خير الناصرين
سے زیادہ ہو اور اُسکی گالیون جیسی کسی کی گالیان نہین سنین اور اُسکے فریبون جیسا کسی مین فریب دیکہا پس اُسکی مکاریون سے
ونعوذ به من غوائله ونشكو اليه من رزائله وما نرى ان ينزع عن الغى بغير
ہم خدا تعالی کیطرف پناہ لیجاتے ہین اور وہ سب سے بہتر مددگار ہے اور اس شخص کی بلاؤن سے ہم اُسکی پناہ مانگتے ہین اور اسکی بدیون سے
الكى وكذلك كانت سير المفسدين
ہم اُسکیطرف شکوا لیجاتے ہین اور ہم نہین دیکہتے کہ یہ شخص بغیر کسی داغ کے اپنی گمراہی سے باز آجائے — اور مفسدون کی یہی خصلت ہوا کرتی ہے
وقد صدق فيه اخوه الحنى والودود الوفى القسيس رجب على
اور اس کے بارے مین اُسکے بہائی مہربان اور دوست پادری رجب علی نے سچ کہا ہے چنانچہ کہا
قال قد صنف اخونا عماد الدين كتبا فى رد الاسلام واشاع دلائل التثليث
قول ہے کہ جب سے ہمارا بہائی عماد الدین اسلام کے رد مین کتابین تالیف کرنے لگا اور تثلیث کے دلایل شایع کئے
فى الخواص والعوام فبما كانت دلائله مجموعة الاباطيل بعيدة من تنقيد الدليل
سو اِس سبب سے کہ وہ دلایل مجموعہ اباطیل تہے اور اُن مین کوئی بہی سچی دلیل نہین تہی ہمین بہت
ندمنا غاية الندامة وصرنا هدف الملامة وما وسعنا بعدها استحياء ان نرى
ہی شرمندہ ہونا پڑا اور ہم ملامت کے نشانہ ٹہر گئے اور بعد اسکے ہم مارے شرم کے ایسے ہوگئے کہ اس قابل نہ رہے کہ مسلمانون کو
وجوهنا المسلمين —
اپنا منہہ دکہا سکین —

واما استدلاله من لفظ شديد القوى على الشيطان ووهمه ان
مگر اس شخص کا شدید القوی کے لفظ سے شیطان پر استدلال پکڑنا اور یہ وہم کرنا کہ شدید القوی سے
القوة كلها لهذا الشيطان لا لله ولا للملك الرحمان فلاجل ذلك خص بهذا الاسم فى القرآن
اِسلئے قرآن مین شیطان کا نام ہے کہ تمام قوتین اِسی پہلے برے کو حاصل ہین نہ خدا تعالی کو اور نہ اُسکے کسی فرشتہ کو حاصل ہین سو ہم اسکو اِس
فلا نفهم سر هذه الاقاويل ولا نجد فيها رائحة من الدليل فلعله كذلك قرء فى الانجيل
قول کا بہید نہین سمجہتے اور ہم اسمین کسی دلیل کی بو نہین پاتے پس اُسنے شاید اسیطرح انجیل مین پڑہا ہے

الحاشیہ متعلق صفحہ ۱۰۵ نور الحق الحصّۃ الاُولیٰ

واناتری ان نکتب ھٰھنا بعض مقالات اھل الآراء وآراء اھل الدھاء

اورہم مناسب سمجھتے ہین کہ اس جگہ بعض اہل الراے کے وہ کلمات لکھین جو انہون نے پادری

فی تصانیف عماد الدین فنکتبھا بعباراتھم الاصلیۃ فی اللسان الھندیۃ

عماد الدین کے تصانیف کے بارے مین تحریر فرمائے ہین سو ہم اُنہین کی عبارات نقل کر دیتے ہین

اعنی اُردو ناقلین من رسالۃ عقوبۃ الضالین المطبوعۃ فی نصرۃ المطابع

جو رسالہ عقوبت الضالین مطبوعہ نصرۃ المطابع دہلی مین درج ہین

دھلی فی ردّ ھدایۃ المسلمین وھو ھذا یا معشر المنصفین۔

اورعقوبت الضالین وہ رسالہ ہے جو ایک صاحب نے ردّ ہدایۃ المسلمین مین لکھا ہے اور وہ یہ ہے۔

راے ہند پرکاش مرتسر و آفتاب پنجاب لاہور کہ ان دونون اخبارون کے مالک اہل ہنود ہین

چونکہ پادری عماد الدین صاحب امرتسر مین پادری کا کام کرتے ہین وہین کے اخبار ہند و پرکاش جلد نمبر۲۰ مطبوعہ ۱۴۔ اکتوبر ۱۸۷۲ء صفحہ ۱۰۱ مین جو امرتسر کے اہل ہنود کے طرف سے جاری ہے لکھا ہے کہ کیا پادری عماد الدین کی تصنیفات تاریخ محمدی وغیرہ (وغیرہ سے مراد ہدایۃ المسلمین) کچھ اُس کتاب سے شورش انگیزی مین کمتر ہین کہ جس نے بمبئی کے مسلمانون اور پارسیون کے صدہا سالہ اتفاق اور محبت کو نفاق اور عداوت سے مبدّل کر دیا اور دونو کو یک لخت ہلاکت کا مُنہ دکہایا۔ یہان پادری صاحب کی تصانیف یعنی تاریخ محمدی اور ہدایۃ المسلمین اور تفسیر مکاشفات امن عامہ کی خلل اندازی مین کسلئے ناکام رہین پنجابی مسلمان مفلس کم ہمت اور اکثر جاہل ہین یا وہ انکو سمجھتے نہین اور صرف مسلمانون کا انگریزی گورمنٹ سے دل پھاڑنے کی علت غائی پر تصنیف کیگئی ہین اگر بفرض محال وہ ساری الزامات سچے ہی سمجھے جاوین تاہم بیچارے پادری صاحب کے کام تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۹۴ کے اعتراض سے محفوظ نہین کیون کہ اُنہین ہر ایسے فعل کا رفاہ عام کی نیت سے ہونا مستثنے کیلئے مشروط ہے۔ مندرجہ بالا فقرے ہمنے اخبار آفتاب پنجاب جلد۲ نمبر۹۳ سے انتخاب کئے ہین جس بنا پر اخبار مذکور کے اڈیٹر صاحب نے وہ تمام مضمون لکھا ہے ہم اُس سے صرف منقبس فقرون کی نسبت اپنا اتفاق ظاہر کرتے ہین اور جو شکایت صاحب موصوف پادری عماد الدین کی تصنیفات کے بارہ مین

کرتے ہین بلحاظ ملکی مصلحتون کے ہم اسقدر زیادہ کہتے ہین کہ اُسکی تصنیفات سے جکا حوالہ اوپر درج ہے بلاشبہ ملکی امن
مین خلل پڑسکتا ہے اور وہ کچھہ عجیب ڈہنگ سے مرتب ہوئی ہین کہ جن کو فی الجملہ شرارت انگیز بلکہ شر خیز کہنا ذرا بہی
غیر حق بات نہین - ایسے ایسے ملکی شور و شر کے حقمین جو اس قسم کی کتابون سے پیدا ہوتا ہے بقول وقائع نگار موصوف
کے سرکار کیطرف سے مناسب انتظام لابدہے - ہم بتلاسکتے ہین کہ دانشمند گورنمنٹ نے اس طرح کے معاملات مین دخل دیا ہے
چنانچہ اسی ہندوستان کے اندر لارڈ وُلزلے صاحب سابق گورنر جنرل نے ۱۷۹۸ء مین ہندؤن کی رسم جل پروا کو
حکماً بند کردیا اور ۱۸۲۷ء کے اندر لارڈ ولیم بنٹنگ صاحب گورنر جنرل نے ستی کے قدیم رسم کو قانون مرتب کرکے موقوف
کروادیا - گورنمنٹ اس بات کو معلوم کرے کہ کیون ہندوستان کے مسیحی مصنفون مین سے تمام لوگ پادری عمادالدین
ہی کو انگشت نما کرتے ہین اسکی وجہ ہے کہ وہ بہی یہی چاہتا ہے کہ میری تالیفات سے عام لوگ مذہبی ولولہ مین آکر
اور حرارت سے مغلوب ہوکر بیادائیان کرین اور سرکار مین مفسد شمار ہو جاوین - ہمنے سُنا ہے کہ پنجاب ٹریکٹ
سوسائیٹی کی پبلشنگ کمیٹی نے شورش انگیز کتاب مذکور کے دوسرے حصہ کو اسیوجہ سے نامنظور کیا ہے
کہ اُسمین پہلے حصہ سے زیادہ دلشکن باتین درج ہین اگر یہ بات سچ ہے تو بہت خوب کیا - انتہی تمام ہوئی عبارت ہندوپرکاش

پادری صاحبون کی **شمس الاخبار لکھنؤ** مطبوعہ امریکن مشن پریس ۱۵ - اکتوبر ۱۸۷۵ء نمبر ۱۰ جلد ۷
باہتمام پادری کریون صاحب صفحہ ۹ مین لکھا ہے کہ نیاز نامہ جسکے مصنف صفدر علی صاحب بہادر مسیحی اکسٹرا اسسٹنٹ
کمشنر ضلع ساگر ملک متوسط ہند ہین - عمادالدین کی تصنیفات کے مانند نفرتی نہین کہ جسمین گالیان لکھی ہوئی
ہین اور اگر ۱۸۵۷ء کی مانند پھر غدر ہوا تو اسی شخص کی بدزبانیون اور بیہودگیون سے ہوگا - جب اُن کو باہر پندرہ
روپیہ کو بہی کوئی نہ پوچھے اور مشن مین ستّر روپیہ ماہوار اور کوٹھی ملے جسکے احاطے کے اندر چاہین تو تیل نکالنے کا کولہو
بہی بنالین - ایسے لالچیون کو کیا کہنا چاہیئے انتہیٰ - بعینہٖ نقل کا لاصل -

او استنبط من قصة ابلیس اذا اتی المسیح کالفیل وقادہ بقوتہ العظمی الی بعض
یا اس خیال کو مسیح کے اس قصہ سے استنباط کیا ہے جب شیطان ہاتھی کیطرح اسکے پاس آیا اور ایک بڑے قوت کے ساتھ کئی
جبال الجلیل وجربہ بالاباطیل وما استطاع المسیح ان لایمیل الیہ من قودہ
کے ایک پہاڑ پر اسکو لیگیا اور اپنے اباطیل کے ساتھ اسکی آزمایش کی اور مسیح سے یہ نہوا کہ اسکیطرف جانیسے اپنے تئین روکے
ولا یخطو الی طودہ ویاخذ بفودہ ویزیل لظاہ بجودہ بل مشی تلوہ کالضعفاء
اور اسکے پہاڑ کیطرف قدم نہ اٹھاوے اور اسکے سر کو پکڑلے اور اپنے مینہہ سے اسکی آگ کو نابود کرے بلکہ مسیح تو اسکے پیچھے
المستضعفین فان کان مبدء الوھم ھذا الخیال کما انی اخال فلا ننکر واقعۃ
کمزوروں کیطرح چل پڑا پس اگر اس وہم کا اصل موجب یہی خیال ہے جیسا کہ میں گمان کرتا ہوں پس ہم اس واقعہ سے انکار
المسیح ونؤمن بہ کالامر الصحیح ونقر بان شیطان ذالک المسیح کان شدید القوی فلذالک
نہیں کرتے اور امر صحیح کیطرح اسکو مان لیتے ہیں اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ ایسے مسیح کا شیطان درحقیقت شدید القوی ہی تہا
قادہ الی جبال علی وقال اسجدنی اعطیک دولۃ عظمی وملکا لایبلی وطمع فی ایمان
اسی وجہ سے تو وہ اسکو پہاڑوں کیطرف کہینچ کر لیگیا اور کہا کہ مجھے سجدہ کر تجھے دولت اور بڑا ملک دونگا اور ایک ضعیف
ضعیف غریب ووثب علیہ کذئب رغیب وما ترکہ الا الی حین ولفظ الحین
غریب آدمی کے ایمان میں اس نے طمع کی اور حرص کیوجہ سے بھیڑئے کیطرح اسپر حملہ کیا اور پہر اس سے دوبارہ آنیکا بخت
موجود فی انجیل لوقا بالیقین فلینظر من کان من المرتابین۔ ولاشک ان الشیطان
ارادہ رکھہ کر دور ہوگیا اور حین کا لفظ انجیل لوقا میں بالیقین موجود ہے جسکا جی چاہے دیکھلے اور کچھہ شک نہیں کہ جب شیطان
اذا اتی بعد زمان فعلم التثلیث عند لقاء ثان واھلک الھالکین لان اللقاء کان
دوسری مرتبہ آیا تو اسنے تثلیث سکہلائی اور مرنے والوں کو مارا کیونکہ دوسری مرتبہ
من مواعید الشیطان اللعین واما قیاسہ علی افضل الرسل وخیر الانبیاء فقیاس
آنا شیطان کا وعدہ تہا مگر مسیح کے شیطان شدید القوی کا قیاس آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کرنا قیاس
مع الفارق وبعید عن الحیاء وقد قال نبینا صلی اللہ علیہ وسلم لعمر ما لقیک الشیطان
مع الفارق ہے اور ایسا قیاس حیا سے بعید ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو کہا تہا کہ اگر شیطان
فی فج الاسلک فجا غیر فجک وثبت من ھذا الدلیل ان الشیطان یفر
تجہہ کو کسی راہ میں پاوے تو دوسرا راہ اختیار کرے اور تجھہ سے ڈرے۔ اور اس دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ شیطان

من عمر کالجبان الذلیل واما المسیح فیسمی افضل صحابته شیطانا فی الانجیل فانظر الفرق بینہما
حضرت عمر سے ایک نامرد ذلیل کیطرح بھاگتا ہے لیکن حضرت مسیح نے اپنے بڑے صحابی کو شیطان فرمایا پس خدا کے خوف سے دیکھ کہ ان دونوں باتوں میں

خائفا من الرب الجلیل ولا تبادر الی سبل الشیاطین ثم اذا کانت القوۃ کلہ للشیطان فما
کس قدر فرق ہے اور شیطانوں کی راہ کیطرف مت دوڑ پھر جبکہ تمام تو تین شیطان کیلئے ہی ٹھہریں تو

بال الھکم الضعیف الذی مالہ قبل بھذا السرحان بل تبعہ کالمغلوب والمحتاج
تمہارے اس کمزور خدا کا کیا حال ہے جو اس سے مقابلہ نہ کرسکا بلکہ ایک مغلوب اور حاجتمند کیطرح اسکے پیچھے

ذی الکروب وقادہ الشیطان بمکر عجیب ودعاہ الی اغراض غریبۃ والعجب انہ مع
لگ گیا اور ایک مکر عجیب کے ساتھ شیطان نے اسکو کھینچا اور ایک عجیب دھوکہ کیطرف اسکو بلایا اور تعجب کہ وہ باوجود

دعاوی الالوھیۃ وادلال الابنیۃ تبعہ بحسن الظن وما فھم انہ حول قلب وذو علہ
خدائی کے دعوے اور ابن اللہ ہونیکے ناز کے پیچھے لگ گیا اور نہ سمجھا کہ وہ بڑا حیلہ ساز اور منفتی ہے اور اسکا وعدہ

برق خلب وھو رئیس الکاذبین ۔ وانتم تعلمون ان الیھود کانوا یقولون للمسیح انک
برق بے باران ہے اور وہ جھوٹھوں کا سردار ہے ۔ اور تم جانتے ہو کہ یہود مسیح کو کہا کرتے تھے کہ تو خدا تعالیٰ کیطرف

ماتری الخوارق من الرحمان بل من الشیطان ومعک شیطان من الشیاطین ۔
سے نشان نہیں دکھلاتا بلکہ ایک شیطان کی مدد سے دکھاتا ہے

ثم ان کان ھذا ھو الحق اعنی اذا فرضنا ان القوۃ کلہ للشیطان الذلیل فما جاء
پھر اگر ہم فرض کریں کہ سب قوت شیطان ہی کو ہے تو اس صورت میں

فی الانجیل بکمال التفصیل ان یسوع رجع بقوۃ الروح الی الجلیل لا یکون صحیحا بل
انجیل کا وہ فقرہ صحیح نہ ہوگا جو یسوع گلیل کیطرف روح کی قوت سے گیا تھا بلکہ

کذبا صریحا وتحریف المحرفین ویکون المراد من الروح شیطانا من الشیاطین ۔
کہنا پڑے گا کہ روح سے مراد شیطان ہے ۔

ثم انک ظننت ان القرآن لیس فی بلاغتہ الی حد الاعجاز
پھر تو نے یہ گمان کیا ہے کہ قرآن اپنی بلاغت میں حد اعجاز تک نہیں

بل یوجد فیہ رائحۃ التکلف والاضطرار ولا یمیز رقیق اللفظ من الجزل والجید
بلکہ اسمیں تکلف اور اضطراب کی بو پائی جاتی ہے اور وہ جزل اور رقیق لفظوں سے خالی نہیں

من الهزل وفيه الفاظ وحشية وكلمات اجنبية وليس بعربي مبين۔
اور اسمین وحشی الفاظ اور اجنبی کلمات ہین اور فصیح عربی نہین
اما الجواب فاعلم ان هذا القول منك ومن امثالك اعجب العجائب واعظم
سواب مین تیرا جواب لکھتا ہون پس جان کہ یہ قول تجھسے اورلورون سے جو تیری مانند ہین نہایت عجیب سے
الغرائب ولا یرضی به احد من المنصفین - الا تعلم یا مسکین انك رجل من
اور کوئی منصف اِس سے راضی نہین ہوگا۔ اے مسکین تو تو نادانون مین سے ایک نادان
الجهال وما تدري الا مكائد الضلال ولا تعلم اساليب لسان العرب وطرق بلاغته
آدمی ہے اور بجز گمراہی کے فریبون کے اور کچھ تجھے معلوم نہین اور تجھے کچھ بھی خبر نہین کہ لسان عرب کے
المقال بل اظن انك لا تعرف حرفا من العربية فكيف اجترءت على هذه الغرض
اسلوب کیا ہین اور بلاغت کی راہین کونسی ہین بلکہ مین گمان کرتا ہون کہ تو عربی کا ایک حرف بھی نہین جانتا پس کیونکر
الكريهة انصول ايها الجاهل الكاهل على الذي افحم اكابر بلغاء الزمان واتم الحجة
تونے اس آواز مکروہ پر جرٔت کی اے جاہل کاہل کیا تو اُس کلام پر حملہ کرتا ہے جس نے بڑے بڑے بلغاء زمانہ کو ساکت کردیا
على فصحاء اهل اللسان وخضعت له اعناق الادباء وامن به نوابغ الشعراء
اور زمانہ کے مشہور فصیحون پر اپنی حجت پوری کی اور ادیبون کی گردنین اسکی طرف جھک گئین اور شعراء مین سے بڑی بڑی نابغہ
وجاؤا خاضعين مقرين - ءانت اسبق منهم في معرفت مواد الاقاويل وتمييز
اُسپر ایمان لائے اور اقراری اور فروتن بنکر اسکیطرف رجوع کرلیا کیا زبان شناسی مین تو اُن سے بڑھا ہوا ہے اور صحیح اور غیر صحیح
الصحيح من العليل او انت من المجنونين - الا تعلم انهم كانوا اهل اللسان وقد غذوا
مین فرق کرنے مین تو زیادہ طاقت رکھتا ہے یا تو دیوانہ ہے۔ کیا تجھے خبر نہین کہ وہ لوگ اہل زبان تھے اور خوش تقریری کے
بلبان البيان وكان يصبون القلوب بافانين العبارات وملح الادب ونوادر
دودھ سے پرورش یافتہ تھے اور رنگارنگ کے عبارات اور عجیب اشارات سے دلون کو اپنی طرف کھینچ لیتے تھے اور اِن کو جوان مین
الاشارات وكانوا في هذه السلك وعلم محاسنها من الماهرين الست تعلم ان
کیا تجھے معلوم نہین
اور علم محاسن بیان مین ماہر تھے
القران ما ادعى اعجاز البلاغة الا في الرياغة فان العرب في زمانه كانوا فصحاء العصر
کہ قران نے اعجاز بلاغت کا دعوی کشتی گاہ کے میدان مین کیا ہے کیونکہ عرب اسکے زمانہ مین فصحاء عصر اور

وبلغاء الدهر وكان مدار تفاخرهم على غرر البيان ودرره وثمار الكلام وزهره

اور بلغاء دہر سے تھے اور انکے باہم فخر کرنیکا مدار فصیح اور باآب وتاب تقریرون پر تہا اور نیز کلام کے پہلون اور پہولون

وكانوا يتناضلون بالقصائد المبتكرة والخطب المحبّرة ولكن ما كان لهم ان يتكلموا في

پر ناز کرتے تھے اور انکی لڑائیان نو ایجاد قصیدون اور پاکیزہ خطبون کے ساتھ ہوتی تہین مگر ان کو لطائف حکمیہ

اللطائف الحكمية وما مست بيانهم رائحة المعارف الالهية بل كان مسرح افكارهم

مین بات کرنیکا سلیقہ نہ تہا اور ان کے بیان کو معارف الہیہ کی بو بہی نہین پہنچتی تہی بلکہ انکے فکرون

الى الابيات العشقية والاضاحيك الملهية وما كانوا على ترصيع مضامين الحكم

کا چراگاہ صرف عشقیہ شعرون اور ہنسانیوالے اور غافل کرنیوالے بیتون تک تہا اور مضامین حکمیہ کے مرصع نگاری

قادرين وكانوا قد مرنوا من سنين على انواع النظم والنثر ولطائف البيان

پر وہ قادر نہ تھے حالانکہ وہ ایک زمانہ سے نظم اور نثر اور لطائف بیان کے مشتاق تھے

وسُلّموا وقبلوا في الاقران وكانوا اهل اللسان وسوابق الميادين ـ فخاطبهم

اور اپنے ہمجنسون مین مسلم اور مقبول تھے اور اہل زبان اور میدانون مین سبقت کرنیوالے تہے ـ پس خدا تعالے نے

الله وقال ان كنتم في ريب مما نزلنا على عبدنا فاتوا بسورة من مثله وان

انکو مخاطب کرکے فرمایا کہ اگر تمہین اس کلام مین شک ہو جو ہمنے اپنے بندہ پر اُتارا ہے تو تم بہی کوئی صورت اسکی مانند بنا کر لاؤ

لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التي وقودها الناس والحجارة اعدت للكفرين ـ

اور اگر بنا نہ سکو اور یاد رکہو کہ ہرگز بنا نہین سکو گے سو اُس آگ سے ڈرو جسکے ہیزم افروختنی آدمی اور پتھر ہین اور وہ آگ کافرون کے لئے طیار کیگئی ہے

وقال قل لئن اجتمعت الجن والانس على ان ياتوا بمثل هذا القرآن لا ياتون بمثله

اور فرمایا کہ اگر تمام جن وانس اسبات کیلئے اکٹہے ہو جائین کہ اس قرآن کی کوئی مثل بنا لا دین تو ہرگز نہین لا سکین گے

ولو كان بعضهم لبعض ظهيرا ـ فعجز الكفار عن المقابلة وولوا الدبر كالمغلوبين ـ

اگرچہ ایک دوسرے کی مدد بہی کرین پس کفار مقابلہ سے عاجز آگئے اور مغلوب ہو کر پیٹھین پہیر لین

ولما عجزوا عن النضال في البيان مالوا الى السيف والسنان متندمين مغتاظين

اور جب خوش تقریری کی لڑائیون سے عاجز آگئے تو شرمندہ اور غضبناک ہو کر تلوار اور نیزہ کی طرف جہک گئے

وكثير منهم اسلموا نظرا على هذه المعجزة كلبيد بن ربيعة العامري صاحب المعلقة الرابعة

اور بہت سے انہین سے اعجاز بلاغت قرآن کو تسلیم کرکے ایمان لائے جیسا کہ لبید بن ربیعۃ العامری جو معلقہ رابعہ کا مصنف ہے

فانه ادرك الاسلام وتشرف به وادى الاخلاص التام ومات سنة احدى

اس نے اسلام کا زمانہ پایا اور مشرف باسلام ہوا اور پورا اخلاص کر دکھایا اور سن اکتالیسوین مین فوت

واربعين - وكذلك كثير منهم اقروا بان القرآن مملو من العبارات المهذبة

ہوا اور اسیطرح بہتون نے اُنہین سے قرآن شریف کی بلاغت فصاحت کو قبول کر لیا اور اقرار کر لیا کہ در حقیقت

والاستعارات المستعذبة والافانين المستملحة وللمضامين الحكمية الموشحة بل من

قرآن عبارات پاکیزہ سے پر اور شیرین استعارات سے مالامال اور ملیح تقریرون اور آراستہ اور حکمیہ مضمونون سے بھرا ہوا ہے بلکہ

امعن منهم النظر فسعى الى الاسلام وحضر ودخل فى المؤمنين - فلو كان

جس نے انہین نظر غور کی سو وہ اسلام کیطرف دوڑا اور ایمان والون مین داخل ہوا - پس اگر قرآن فصاحت اور

القرآن متنزلا من اعلى مدارج الكمال فى فصاحت المقال وبلاغة الاقوال لكان

بلاغت کے اعلیٰ مدارج سے متنزل ہوتا تو مخالفون پر بات بہت آسان ہو جاتی -

الامر اسهل على المخالفين - ولقالوا ايها الرجل ان الكلام الذى عرضت علينا

اور وہ کہہ سکتے تھے کہ اے مرد جو کلام تونے پیش کی ہے اور

والحديث الذى آتيته لدينا ليس بفصيح بل ليس بصحيح ولا نجد فيه غير المعانى المطروقة

جو بات تو لایا ہے وہ فصیح نہین ہے بلکہ صحیح بھی نہین ہے اور اسمین معانی مطروقہ

الموارد والكلام الرقيق الركاكة وما جئت بطيب واجلى وفيه الفاظ لكذا وكذا وانك استسقطت فى كلامك وباعدت

الموارد پائی جاتے ہین اور اسمین الفاظ رقیق موجود ہین اور تونے اپنی کلام مین غلطی کی ہے اور مطلب سے

عن مرامك ولست من المجيدين - فلا حاجة الى ان ناتى بمثله من الاقوال ونتوازن

دور جا پڑا ہے اور کوئی نکتہ تیری کلام مین نہین بلکہ اسمین تو ایسے ایسے لفظ ہین پس کچھ حاجت نہین کہ ہم اسکی کوئی نظیر

فى المقال ونتحاذى حذو النعال فاليك عنا وتجاف واترك الاوصاف فان كلامك

بنادین یا اس سے نعل بنعل مقابلہ کرین ہم سے الگ ہو اور اپنی کلام کی تعریفین چھوڑدو کیونکہ تیرا کلام

سقط عند الادباء المشهورين والفصحاء الماهرين ولكنهم ما سروا ذلك المسرى وما قدحوا فى هذا الدعوى

مشہور ادیبون کے نزدیک ردی ہے مگر کفار عرب اس راہ نہین چلے اور اس دعوے مین انہون نے کچھ جرح قدح

بل قبلوا اعلى مراتب بلاغته وعجبوا لعلو شأن فصاحته وقالوا ان هذا الا سحر مبين

نہین کیا بلکہ اونہون نے قرآن کے اعلیٰ مراتب بلاغت کو قبول کر لیا اور اسکی عظیم الشان فصاحت سے تعجب مین رہ گئے اور کہا

واكثرهم آمنوا باعجازه واقرّوا بتناوش بازه وعجزوا عن درك هذا ذره وقالوا كلام

اور اکثر انکے اس قرآنی معجزہ پر ایمان لائے اور اقرار کر لیا کہ اسکے باز کی سخت پکڑ مین ہین اور اسکی حقیقت کے دریافت کے عاجز

فاق كلمات البشر وكله لبّ وليس معه شيءٌ من القشر وعليه طلاوة وفيه حلاوة

رہ گئے اور کہا کہ یہ ایک کلام ہے کہ کلمات بشر پر غالب پڑ گیا اور وہ سارے کا سارا مغز ہے اور اسکے ساتھ چھلکا نہین اور

وهو غدقٌ لا ينفد من شرب الشاربين - وما نبسوا بكلمة فى قدح شانه وما فاهوا

اسپر ایک آب و تاب ہے اور اسمین ایک حلاوت ہے اور وہ ایک بے اندازہ اور بکثرت مصفا پانی ہے جو پینے والون کے پینے سے ختم نہین ہوتا

بكلام فى جرح بيانه ونسوا اجال الفكر فى ميدانه ثم رجعوا مرعوبين نادمين - واكثرهم

اور قرآن کے قدح شان مین وہ کوئی کلمہ منہہ پر نہ لائے اور اسکی جرح مین انہون نے کوئی بات منہہ سے نہ نکالی اور اسکے میدان مین انہون نے فکر کی

كانوا يبكون عند سماعه ويسجدون باكين -

اونٹ دوڑانے تو بہی مگر خوفناک اور شرمندہ ہوکر رجوع کیا اور اکثر انکے قرآن کو سنکر روتے اور سجدہ کرتے تہے -

هذا ما نجد فى القرآن الكريم واحاديث النبىّ الرّؤف الرّحيم

یہ وہ بیان ہے جو ہم قرآن کریم مین پاتے اور نبی رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث

ايماناً وديانةً وصدقاً وامانةً وما نجد كلمة خلاف ذلك من اسلاف النصارى او المشركين

مین پڑہتے ہین اور ہمنے اسکو ایماناً اور دیانتاً اور امانتاً لکہا ہے اور ہم اسکے برخلاف کوئی ایسا قول بہی نہین پاتے جو اسوقت کے نصارا

وكانوا خيراً منكم فى تنقيد الكلمات يا معشر الجاهلين - واما ما ظننت ان فى القرآن

اور مشرکون کے منہہ سے قرآن کے شان کے برخلاف نکلا ہو اور اے نادانو وہ نصاریٰ قرآن کی پرکہ مین تم سے بہتر تہے اور یہ جو تونے خیال کیا

بعض الفاظ غير لسان قريش فقد قلت هذا اللفظ من جهل وطيش وما كنت من

کہ قرآن مین بعض ایسے الفاظ ہین کہ وہ زبان قریش کے مخالف ہین سو یہ بات تیری سراسر جہل اور نفسانی جوش سے ہے اور بصیرت

المتبصرين - اعلم ايها الغبى والجهول الدنىّ ان مدار الفصاحة على الفاظ مقبولة

کی راہ سے نہین - اے غبی اور سفلہ نادان تجہے معلوم ہو کہ فصاحت کا مدار الفاظ مقبولہ پر ہوا کرتا ہے خواہ

سواء كانت من لسان القوم او من كلم منقولة مستعملة فى بلغاء القوم غير مجهولة وسواء

وہ کلمات قوم کی اصل زبان مین سے ہون یا ایسے کلمات منقولہ ہون جو بلغاء قوم کے استعمال مین آگئے ہون اور خواہ وہ ایک

كانت من لغة قوم واحد ومن محاوراتهم على الدوام او خالطها الفاظ استحلاها بلغاء

ہی قوم کے لغت مین سے ہون اور ان کے دائمی محاورات مین ملی ہون یا ایسے الفاظ ان مین ملگئے ہون جو قوم کے بلغاء کو

القوم استعملوها فی النظم والنثر من غیر مخافة اللوم مختارین غیر مضطرین ۔ فلما کان

شیرین معلوم ہوئے اور انہون نے انکے استعمال اپنے نظم اور نثر مین جایز رکھے ہو اور کسی ملامت سے نہ ڈری ہون اور نہ کسی اضطرار سے

مدار البلاغة علی هذه القاعدة فهذا هو معیار الکلمات الصاعدة فی سماء البلاغة

و الفاظ استعمال کئے ہون پس جبکہ بلاغت کا مدار اسی قاعدہ پر ہوا پس یہی قاعدہ اُن عبارات بلیغہ کیلئے معیار ہی جو فصاحت کے آسمان پر

الراعدة فلا حرج ان یکون لفظ من غیر اللسان مقبولا فی اهل البیان بل ربما

چڑہے ہوئے اور بلندی مین گرج رہے ہین پس اسباب مین کچھہ بہی حرج نہین کہ ایک غیر زبان کا لفظ ہو مگر بلغا نے اسکو

یزید البلاغة من هذا النهج فی بعض الاوقات بل یستملحونه فی بعض المقامات ویلتذون

قبول کر لیا ہو بلکہ اِس طریق سے توبسا اوقات بلاغت بڑہ جاتی ہے اور کلام مین زور پیدا ہو جاتا ہے بلکہ بعض مقامات مین

به اهل الافانین ۔ ولکنک رجل غمر جهول ومع ذلک معاند وعجول فلاجل ذلک

اس طرز کو فصیح اور بلیغ لوگ ملیح اور نمکین سمجھتے ہین اور تفنن عبارات کے عشاق اُس سے لذت اٹہاتے ہین مگر تو تو ای معترض

ما تعلم شیئا غیر حقدک وجهلک وما تضع قدما الا فی دحلک ولا تدری ما لسان العرب

ایک غبی اور جاہل ہی اور باوجود اسکے تو جلدباز اور دشمن حق ہی اسی لئے تو بغیر کینہ اور جہل کے اور کچھہ نہین جانتا اور بغیر گڑھے کے

وما الفصاحة ولا نصدر منک الا الوقاحة وما القنت الا سب المطهرین ۔

اور کسی جگہ قدم نہین رکھتا اور تو نہین جانتا کہ زبان عرب کیا شی ہے اور فصاحت کسے کہتے ہین اور صرف بیحیائی تجھہ مین ہے اور کوی لیاقت اور کچھہ

[illegible]

فاترک ایها الغافل سیرة الاشرار واستح وانظر وجهک فی

سوائے غافل شریرون کی خصلت چھوڑ دی اور کچھہ شرم کر اور ذرہ اپنے منہہ کو فکر کے شیشہ مین دیکھہ

مرآة الافکار هل قرأت شیئا فی مدة عمرک من فن الادب او عرفت فی طرق افانین

کہ کیا تو نے مدت عمر مین کبھی فن ادب سے کچھہ پڑہا ہے یہ رنگینی عبارات کے نشیب فراز تجھے معلوم ہین

الوهد والحدب او الفت قط بین کلمتین ونظمت بیتا او بیتین فان ادعیت فات

کبھی تو نے دو عربی کلمون کو جوڑا یا ایک دو بیت بنائے پس اگر تو دعوے کرے تو اس بات کا

ببرهان مبین ۔ وانت تعلم انی خاطبتک فی البراهین اذ صلت علی القران والدین

ثبوت پیش کر اور تجھے معلوم ہے کہ مینے براہین مین ہی تجھے مخاطب کیا تھا جبکہ تو نے قران شریف پر

المتین ۔ وما کان خطابی الا لتبدی علی الناس جهلک الشدید وذهنک البلید

اور دین اسلام پر حملہ کیا تہا اور میرا مخاطب کرنا صرف اسی وجہ سے تہا کہ تا تیرا کند ذہن اور سخت جہل ہونا لوگون پر ظاہر کرون

فقلت ان كنت تزعم انك تعلم العربية فارنا مهارتك الادبية ونحن نقص عليك
پس مینے کہا کہ اگر تو یہ گمان کرتا ہے کہ تو عربی جانتا ہے تو ہمین اپنی مہارت ادبیہ دکہلاؤ اور ہم ایک قصہ کسی زبان مین تجہکو
قصة فى لسان فترجمه فى العربية باحسن بيان ان كنت فيها من الماهرين - وان
سنائینگے اور تجہہ پر واجب ہوگا کہ تو اسکی عبارت کو عربی بناکر دکہلا دے پہر ہم تمہاری بزرگی کے اقراری ہو جائینگے
ترجمت فلك خمسون روبية انعاما ثم نقر بفضلك ونكرمك اكراما ونحسبك من
اور تیری تعظیم کرینگے اور تجہکو متبحر فاضلون مین ہی تسلیم کرینگے۔
الفضلاء المسلمين المتبحرين - ولكنك سكت كالانعام وما ملت الى الانعام وما نبست
مگر تو چارپائون کی طرح چپ ہوگیا اور انعام لینے کیطرف رخ نہ کیا اور تو
بكلمة الخير والشر خوفا من هتك الستر وفضوح الحصر فثبت انك غبى قصير
جواب مین چپ ہی کر گیا نہ کچہہ نیک کہا نہ بد کیونکہ اسمین تیری پردہ دری اور رسوائی تہی پس ثابت ہوا کہ تو ایک غبی
الرسن وما اصابك حظ من اللسن وما حرصت فى الانعام لانك كنت جاهلا
کم استعداد آدمی ہے اور تجہہ کو زبان عربی سے کچہہ بہی حصہ نہین اور تو نے انعام لینے کیطرف رغبت نہ کی کیونکہ تو
كالانعام وما كان لك حظ من العربية بل ما كنت من الماسين فعلمت بعلم قطعى انك لا تعلم العربية ولا
ایک جاہل چارپائون کیطرح تہا اور عالمون مین سے نہین تہا - پس مینے قطعی علم کے ساتہہ جان لیا کہ تو زبان عربی بالکل نہین جانتا
تستطيع ان تخترق فى مسالكها وتنصلت فى سبلها وسككها وما فيك الا حمة لا تسع لا حميم فهم واسع
اور تجہے طاقت نہین کہ اسکے کوچون مین چل سکے اور اسکی تنگ راہون مین گذر کر سکے اور تجہہ مین تو صرف ایسی تشنہ ندہ ہے
فلا تفجس ولا تعل يا اسفل السافلين - ءانت مع جهلك هذا تقدح فى القران
اور ایک قطرہ بہی علم وسیع کے مینہ مین سے تیری پاس نہین ہے پس تو اے اسفل السافلین بزرگ منشی مت دکہلا کیا تو باوجود اپنی اس نادانی کے قران مین
وتزرى على كتاب فاق فصاحته نوع الانسان ولا ترى صورتك ولا تنظر الى مبلغ
جرح قدح کرتا ہی اور اس کتاب کا عیب ڈہونڈہتا ہے جسکی فصاحت نوع انسان کی فصاحتون پر غالب آگئی اور اپنی شکل کو نہین دیکہتا اور اپنے
علمك يا مضيع العقل والدين - وان كنت تحسب نفسك شيئا من الاشياء
اندازہ علم کیطرف نگہہ نہین کرتا اے دین اور عقل کے دشمن یہ تو کیا کرتا ہے - اور اگر تو اپنے نفس کو کچہہ چیز سمجہتا ہے اور خیال کرتا ہی کہ تو بہی
وتظن انك من الادباء فها انا قمت لاستبراء زندك واستشفاف فرندك
ایک ادیبون مین سے ہے پس خبردار ہو جا کہ تیری چہری کی آگ نکالنے کے لئے مین کہڑا ہو گیا ہون اور تیری تلوار کا

وابتدعت هذه الرسالة العجالة فی العربیة لهذه الاغراض الضروریة وهی تحتوی علی

اور اس رسالہ عجالہ کو مینے عربی مین اسی غرض سے تالیف کیا ہے اور یہ رسالہ نادر اور چکیلی بیانون سے پُر

غرر البیان ودرره وملح الادب ونوادره ووشحتها بمحاسن الکنایات وترصیع

ہین جو موتیون کی طرح ہین اور نیز ادب کے نمکین عبارتون پر مشتمل ہے اور مینے اسکو بہت عمدہ کنایات اور نکات لطیفہ

لآلی النکات فی العبارات وفیها کثیر من الامثال العربیة واللطائف الادبیة

موتیون سے موشح اور مرصع کیا ہے اور اسمیں امثال عربیہ بہت ہین اور لطائف ادبیہ بکثرت ہین

والاشعار المبتکرة والقصائد المحبّرة ولم اودعها من الاشعار الاجنبیة بل کلها

اور اسی طرح اشعار نوطرز اور خوبصورت قصیدے بھی اسمین ہین اور مین اس کتاب مین اشعار اجنبیہ

نتائج خاطری وثمار شجراء فکری وما فعلت هذا الا لاسبر به غور عقلك وفي مقدار

نہین لایا بلکہ وہ سب میری طبیعت کے نتیجے اور میری زمین کے پہل ہین اور مینے یہ اسلئے کیا کہ تا تیری عقل کا عمق

فضلك واری مبلغ علمك وعذوبة منطقك واری الخلق اءنك صادق فی

اور تیری فضیلت کا مقدار آزماؤن اور تیرا اندازہ علم اور شیرینی کلام کو دیکھون کیا تو اپنے دعوے مین سچا اور اپنے

دعواك واهل لبلواك وهل لك حق ان تصول علی کتاب الله القرآن وبلاغته وسفر

شور و شر کا اہل ہے اور کیا تجھے حق ہے کہ تو کتاب اللہ قرآن پر حملہ کرے اور خدا تعالی کے صحیفون کی

الله الرحمان وریاغته کما انت زعمت او من الکاذبین الدجالین وانی الهمت من ربی

بلاغت اور آسکے میدان کشتی گاہ کی نسبت نکتہ چینی کرے سو مینے چاہا کہ دیکھون کہ تو اپنے دعوون مین سچا ہے یا تو جھوٹون مین سے

انك لا تقدر علی هذا النضال ویبدی الله عجزك ویخزیك ویثبت انك اسیر فی

ہے اور مجھے خدا تعالی کیطرف سے الہام ہوا ہے کہ تو اس مقابلہ پر قادر نہین ہوگا اور خدا تعالی تیرا عجز ظاہر کردیگا اور تجھے رسوا کردیگا اور

تیه الضلال ولو اجتمعت قومك معك علی هذا الخیال فترجعون مغلوبین هذا

ثابت کریگا کہ تو گمراہی مین اسیر ہے اور اگرچہ تیری قوم اس خیال مقابلہ مین تجھ سے متفق ہو جاوے مگر آخر تم مغلوب ہو جاؤگے یہ با وجود

مع اعترافی بان هذه الرسالة لیست سباق الغایات فی توشیح المقال بل قصنتها

میرے اس اقرار کے ہے کہ یہ رسالہ اپنی بلاغت مین کوئی اعلے درجہ کے کمال پر نہین بلکہ مینے جلد جلد اسکو گھسیٹ دیا ہے

علی جناح الاستعجال واعلم ان الاتیان بمثلها امر هیّن علی الادباء بل یکفی فی هذا

اور مین جانتا ہون کہ اسکی نظیر بنانا ادیبون پر بہت ہی آسان ہے بلکہ انکی ادنی التفات

ادنى التفات البلغاء فان اتسعت في الادب فليس من التعجب ان تقول احلى وافصح مما قلنا

ادنی التفات اسکی نظیر بنانے کیلئے کافی ہے پس اگر تو فن ادب مین وسیع مہارت رکہتا ہے تو کچہ تعجب نہین کہ

الى اسبوع مع انك تؤلف بتائيد جموع لانك لست من اعانتهم بممنوع واني

اس سے زیادہ ترشیرین اور زیادہ تر فصیح بنالیوے اور تجہکو یہ اجازت بہی حاصل ہے کہ تو اپنے تمام گروہ کے ساتہہ ملکر لکہے

ما اتخذت معينا في رسالتي هذه وقلت ما قلت من عند نفسي من فضل ربي

کیونکہ ہماریطرف سے ان سے مدد لینی کی تجہکو ممانعت نہین اور مینے اس رسالہ مین کسی دوسرے سے مدد نہیں لی اور جو کچہ مینے

في ايام معدودة كالمقتضبين ومع ذلك اني امهلك واخوانك وجميع خلانك

کہا وہ خدا تعالی کے فضل سے چند دنون مین حاضر نویس کیطرح اپنی طرف سے کہا ہے اور باوجود اسکے مین تجہکو اور تیری بہائیون اور

وقومك واعوانك الذين يقولون انا نحن المولويون الى شهرين كاملين من يوم

تیرے دوستون اور تیری قوم اور تیرے مددگارون کو جو کہتے ہین جو ہم مولوی ہین دو کامل مہینون کی مہلت دیتا ہون اور

الاشاعة لترى كمال البراعة فان اتيتم بمثلها في هذه المدة التي هي اقل الآجال

یہ مہلت اشاعت کی تاریخ سے ہے تا کہ تم اپنا کمال بلاغت دکہلاؤ پس اگر تم اس رسالہ کی مثل بنا لاؤ اور اس مدت مین جو بڑی

وتوازنتم في كل انواع المقال ونرى ان قولكم يحاذي حذو النعال فلكم خمسة

وسیع مدت ہے تمنے ہر یک مماثلت اور موازنت کے لحاظ سے رسالہ بنا کر پیش کر دیا اور ہمنے دیکہہ لیا کہ نعل بنعل تمنے مقابلہ کر دکہلایا تو اس

آلاف روبية انعاما منا وعدا موكدا بقسم الله ذي الجلال وان لم تطمئن بالايمان

صورت ہم تمہین پانچہزار روپیہ انعام دینگے یہ وعدہ اللہ جلشانہ کی قسم کے ساتہہ موکد ہے اور اگر تجہے ایمانی قسمون پر

الايمانية فنجمع ذهب الشرط في خزينة الحكومة البريطانية لتكون من المطمئنين

اعتبار نہ آوے پس ہم خزانہ انگریزی مین روپیہ جمع کرا دینگے تا کہ تجہے اطمینان ہو

ونعاهد الله محلفين ان نعطي العدو حقه عند ظهور غلبته ولو تخلفنا فكنا كاذبين

اور ہم خدا تعالی کی قسم کہاتے ہین کہ فریق ثانی کو اسکا حق اسکے غلبہ کے وقت فی الفور دیدینگے اور اگر ہمنے تخلف کیا تو ہم جہوٹے

ونجعل الحكومة البرطانية حكما لهذه القضية ومخيرا في هذه الخطة ولها ان

ٹہہرینگے اور ہم حکومت انگریزی کو اس مقدمہ کے فیصلہ کرنیکے حکم مقرر کرتے ہین اور حکومت انگریزی کو اختیار ہوگا

تعطي انعامنا كلمن بارى كلامنا وارى بوفق شرطنا نثرا كنثرنا ونظما كنظمنا في القدر

کہ ہمارا انعام اسکو دیدے جو مقابلہ کے وقت پورا اترا آوے اور ہمارے شرط کے موافق نظم اور نثر بنا لیوے نظم اپنے قدر اور

والعذوبة والبلاغة والفصاحة والتزام الحق والحكمة هذا عهدنا ولعنة الله على

بلاغت اور التزام حق اور حکمت ہین نظم کے مانند ہو اور نثر کے مانند ہو اور خدا کی لعنت اُنپر جو عہد کو پورا نہ کرین

الناكثين - وللنصارى ان يتعاونوا لهذه المقابلة ويقوموا متفقين لتلك المعركة

اور نصارا کا اختیار ہوگا کہ اس مقابلہ مین ایک دوسرے کو مدد دیوین اور سب متفق ہوکر اس معرکہ کیلئے اُٹھین اور بعض

ويكون بعضهم لبعض ظهيرا ويستفسر الجاهل خبيرا وليطلبوا لانفسهم كل نصير

بعض کی پشت پناہ بنجائین اور ایک جاہل باخبر آدمی سے پوچھہ لے اور دور و نزدیک سے ہر یک مددگار اور

ومعين وبعيد وقريب ومسيحهم الذي هو رب في اعينهم ولا رب الا الله قيوم

اپنے لئے بلالین اور مسیح سے بھی مدد لین جو انکی نظر مین خدا ہے اور کوئی خدا نہین بجز اسکے جو قیوم

العالمين - وليستمدوا من روحهم الذي كان يعلم الالسنة ان كانوا صادقين

العالمین ہے اور چاہیئے کہ اپنے اس روح القدس سے بھی مدد لین جو بولیان سکھاتا تہا اگر سچے ہین۔

هذا ما رضينا عليه من طيب نفسنا وانشراح صدرنا ورضينا

یہ وہ بات ہے جسپر ہم اپنے دل کی خوشی اور انشراح صدر سے راضی ہوگئے اور ہم اس بات پر

بالحكومة البريطانية ان تكون حكما بيننا وبينهم فان تجد هؤلاء الذين

بھی راضی ہوگئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مین اور ہمارے مخالفون مین حکم بنجائے پس اگر گورنمنٹ ان لوگون کو اپنے

يصولون على بلاغة القران وفصاحته ويقولون انا نحن المولويون كعلماء المسلمين

قولون مین صادق پاوے جو قران شریف کے فصاحت اور بلاغت پر حملہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم بھی مسلمانون کے

ولسنا من السفهاء الجاهلين ولنا يد طولى في تنقيد جيد القول وهزله وتنقيح

علماء کی طرح مولوی ہین اور نادان نہین ہین اور فصاحت اور عدم فصاحت مین فرق کرنیکے لئے ہم مین مادہ ہے

رفيق اللفظ وجزله صادقين في هذا الامتحان وسابقين في هذا الميدان فلتعطهم

اور گورنمنٹ دیکھے کہ وہ اس میدان مین درحقیقت پیش دستی لیجانے والے ہین پس لازم ہوگا کہ گورنمنٹ ہمارا

انعامنا وليكذب كلامنا وليشع كمال علمهم في الديار والبلدان وليشتهر فضائلهم

انعام اُنکو دے اور ہمین کاذب خیال کرے اور اُنکے کمال علم کو ملکون اور ولایتون مین مشہور کرے اور دنیا

الى اقاصي البلدان ولتكتب اسماءهم في الفاضلين - وان لم تجدهم من العلماء الادباء

کنارون تک اُنکے فضائل مشتہر کردے اور اُنکے نام فاضلین مین لکھ لے اور اگر گورنمنٹ انکو ایسا نہ پاوے بلکہ

بل وجدتہم معشر الجہلاء والسفہاء بعیدین من ہذا الزلال مبعدین عن مثل ہذا الکمال فنرجو من جلیل

ان کو ایک جاہلوں کا گروہ پاوے جو اس قسم کے کمالات سے دور و مہجور ہیں پس ہم حکومت برطانیہ

الحکومۃ البریطانیۃ ان تمنع بعد ہولاء الکذابین من ان یسمّوا انفسہم مولویّین

کے عدل اور انصاف سے امید رکھتے ہیں کہ بعد اسکے ان کذابوں کو اس بات سے منع کرے کہ اپنی تئین

ویصولوا علٰی بلاغۃ کلام اللہ مع کونہم جاہلین

مولوی کے نام سے موصوف کریں اور باوجود جاہل ہونیکے قرآن کریم کی بلاغت پر حملہ کریں

واول مخاطبنا فی ہذہ الدّعوۃ ومدعونا لہذہ المعرکۃ

اور اس دعوت میں ہمارا اول مخاطب اور اس معرکہ میں ہمارا اول مدعو پادری

صاحب التوزین عماد الدین فانہ ینکر بلاغۃ القرآن وفصاحتہ ویری فی کلّ

عماد الدین ہے کیونکہ وہ قرآن شریف کی فصاحت اور بلاغت سے انکاری ہے اور اپنی ہر ایک کتاب

کتاب وقاحتہ ویقول انّی عالم جلیل ذہین وان القرآن لیس بفصیح بل لیس بصحیح

میں بیحیائی دکھلاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں ایک عالم بزرگ ہوں اور قرآن فصیح نہیں ہے بلکہ صحیح ہی نہیں ہے

وما اریٰ فیہ بلاغۃً ولا اجد براعۃً کما زعم ہو الزاعمین ۔ ویقول انی ساکتب تفسیرہ

اور میں اسمیں کوئی بلاغت نہیں دیکھتا اور نہ فصاحت جیسا کہ خیال کیا گیا ہے اور کہتا ہے کہ میں عنقریب تفسیر شائع

وکذالک نسمع تقاریرہ فہو یدعی کمالہ فی العربیۃ ویسبّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کرونگا اور ایسی ہی اور باتیں ہم اسکی سنتے ہیں اور وہ کمال عربی دانی کا دعویٰ کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بباعث

بکمال الوقاحۃ والفریۃ ویتزرّی علی کتاب اللہ وعلی فصاحتہ کانہ عم امرالقیس

بیشرمی اور دروغگوئی کے گالیاں نکالتا ہے اور قرآن شریف کی فصاحت کے ایسے دعویٰ سے اور غرور سے عیب جوئی کرتا ہے کہ

او ابن خالتہ ویسمی نفسہ مولویًّا ویمشی کالمستکبرین

گویا وہ امرالقیس کا چچا یا خالہ زاد بھائی ہے اور اپنا نام مولوی رکھتا ہے اور متکبروں کی طرح چلتا ہے۔

ثم بعد ذالک نخاطب کل متنصر ملقب بالمولوی الذی

پھر اسکے بعد ہم ہر ایک کرشتان کو جو اپنے تئین مولوی کے نام سے موسوم کرتا ہے مخاطب

کتبنا اسمہ فی الہامش وندعوا کلّہم للمقابلۃ ولہم خمسۃ الاف انعامًا منّا

کرتے ہیں اور ان سب کے نام ہمنے حاشیہ میں لکھدئے ہیں اور ہم ان سب کو مقابلہ کیلئے بلاتے ہیں اگر وہ ایسی کتاب بنا دیں

ح

مولوی کرم الدین
مولوی نظام الدین
مولوی الٰہی بخش
مولوی حبیب اللہ خان
مولوی نور الدین
مولوی اسد علی
مولوی عبد السمیع
مولوی عصام الدین
مولوی حسام الدین
مولوی نظام الدین
مولوی قاضی صفدر علی
مولوی عبد الرحمان
مولوی حسن علی
وغیرہ وغیرہ

اذا انوا بکتاب کمثل ھذا الکتاب کما کتبنا من قبل فی ھذا الباب والمھلۃ

تو ہماری طرف سے انکو پانچہزار روپیہ انعام ہے جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہین اور بالمقابل کتاب تالیف کرنیوالون کے لئے ہماری

منا ثلثۃ اشھر للمعارضین فان لم یبارزوا ولن یبارزوا فاعلموا انھم کانوا من

طرف سے تین مہینہ مہلت ہے اور اگر مقابل پر نہ آوین اور ہرگز نہ آوینگے پس یقیناً جانو کہ وہ جھوٹے

الکاذبین۔

ہین۔

واعلموا ان ھذا الانعام فی صورۃ اذا انوا برسالۃ کمثل رسالتنا

اور یاد رکھنا چاہئیے کہ یہ انعام اس صورت مین ہے کہ جب بالمقابل رسالہ بعینہ ہماری اس رسالہ

وعجالۃ کمثل عجالتنا واثبتوا انفسھم کماثلین ومشابھین۔ واما اذا ابوا وولوا الدبر

کے مشابہ ہو اور مماثلت اور مشابہت کو ثابت کرین لیکن اگر بنانے سے انکار کرین اور

کالثعالب وما استطاعوا علی ھذہ المطالب وما ترکوا عادۃ توھین القرآن

لومڑیون کیطرح پیٹھین دکھلادین اور ان مطالب پر قدرت نہ پاسکین اور نہ توہین قران شریف کی

وما امتنعوا من قدح کتاب اللہ الفرقان وما تابوا من ان یسموا انفسھم مولویین وما

عادت کو چھوڑین اور کتاب اللہ کی جرح و قدح سے باز نہ آوین اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

ازدجروا من سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین وما ازدجروا من قولھم

دشنام دہی سے رکین اور نہ اس بیہودہ گوئی سے اپنے تئین روکین کہ قران فصیح نہین

ان القرآن لیس بفصیح وما ترکوا سبیل التحقیر والتوھین فعلیھم من اللہ الف

ہے اور نہ توہین اور تحقیر کے طریق کو چھوڑین پس انپر خدا تعالیٰ کیطرف

لعنۃ فلیقل القوم کلھم اٰمین۔

سے ہزار لعنت ہے پس چاہیئے کہ تمام قوم کہے کہ آمین۔

۱ لعنت ۲ لعنت ۳ لعنت ۴ لعنت ۵ لعنت ۶ لعنت

۷ لعنت ۸ لعنت ۹ لعنت ۱۰ لعنت ۱۱ لعنت ۱۲ لعنت

۱۳ لعنت ۱۴ لعنت ۱۵ لعنت ۱۶ لعنت ۱۷ لعنت ۱۸ لعنت

۱۹ لعنت ۲۰ لعنت ۲۱ لعنت ۲۲ لعنت ۲۳ لعنت ۲۴ لعنت

۲۵ لعنت ۲۶ لعنت ۲۷ لعنت ۲۸ لعنت ۲۹ لعنت ۳۰ لعنت ۳۱ لعنت
۳۲ لعنت ۳۳ لعنت ۳۴ لعنت ۳۵ لعنت ۳۶ لعنت ۳۷ لعنت ۳۸ لعنت
۳۹ لعنت ۴۰ لعنت ۴۱ لعنت ۴۲ لعنت ۴۳ لعنت ۴۴ لعنت ۴۵ لعنت
۴۶ لعنت ۴۷ لعنت ۴۸ لعنت ۴۹ لعنت ۵۰ لعنت ۵۱ لعنت ۵۲ لعنت
۵۳ لعنت ۵۴ لعنت ۵۵ لعنت ۵۶ لعنت ۵۷ لعنت ۵۸ لعنت ۵۹ لعنت
۶۰ لعنت ۶۱ لعنت ۶۲ لعنت ۶۳ لعنت ۶۴ لعنت ۶۵ لعنت ۶۷ لعنت
۶۸ لعنت ۶۹ لعنت ۷۰ لعنت ۷۱ لعنت ۷۲ لعنت ۷۳ لعنت ۷۴ لعنت
۷۵ لعنت ۷۶ لعنت ۷۷ لعنت ۷۸ لعنت ۷۹ لعنت ۸۰ لعنت ۸۱ لعنت
۸۲ لعنت ۸۳ لعنت ۸۴ لعنت ۸۵ لعنت ۸۶ لعنت ۸۷ لعنت ۸۸ لعنت
۸۹ لعنت ۹۰ لعنت ۹۱ لعنت ۹۲ لعنت ۹۳ لعنت ۹۴ لعنت ۹۵ لعنت
۹۶ لعنت ۹۷ لعنت ۹۸ لعنت ۹۹ لعنت ۱۰۰ لعنت ۱۰۱ لعنت ۱۰۲ لعنت
۱۰۳ لعنت ۱۰۴ لعنت ۱۰۵ لعنت ۱۰۶ لعنت ۱۰۷ لعنت ۱۰۸ لعنت ۱۰۹ لعنت
۱۱۰ لعنت ۱۱۱ لعنت ۱۱۲ لعنت ۱۱۳ لعنت ۱۱۴ لعنت ۱۱۵ لعنت ۱۱۶ لعنت
۱۱۷ لعنت ۱۱۸ لعنت ۱۱۹ لعنت ۱۲۰ لعنت ۱۲۱ لعنت ۱۲۲ لعنت ۱۲۳ لعنت
۱۲۴ لعنت ۱۲۵ لعنت ۱۲۶ لعنت ۱۲۷ لعنت ۱۲۸ لعنت ۱۲۹ لعنت ۱۳۰ لعنت
۱۳۱ لعنت ۱۳۲ لعنت ۱۳۳ لعنت ۱۳۴ لعنت ۱۳۵ لعنت ۱۳۶ لعنت ۱۳۷ لعنت
۱۳۸ لعنت ۱۳۹ لعنت ۱۴۰ لعنت ۱۴۱ لعنت ۱۴۲ لعنت ۱۴۳ لعنت ۱۴۴ لعنت
۱۴۵ لعنت ۱۴۶ لعنت ۱۴۷ لعنت ۱۴۸ لعنت ۱۴۹ لعنت ۱۵۰ لعنت ۱۵۱ لعنت
۱۵۲ لعنت ۱۵۳ لعنت ۱۵۴ لعنت ۱۵۵ لعنت ۱۵۶ لعنت ۱۵۷ لعنت ۱۵۸ لعنت
۱۵۹ لعنت ۱۶۰ لعنت ۱۶۱ لعنت ۱۶۲ لعنت ۱۶۳ لعنت ۱۶۴ لعنت ۱۶۵ لعنت
۱۶۶ لعنت ۱۶۷ لعنت ۱۶۸ لعنت ۱۶۹ لعنت ۱۷۰ لعنت ۱۷۱ لعنت ۱۷۲ لعنت
۱۷۳ لعنت ۱۷۴ لعنت ۱۷۵ لعنت ۱۷۶ لعنت ۱۷۷ لعنت ۱۷۸ لعنت ۱۷۹ لعنت
۱۸۰ لعنت ۱۸۱ لعنت ۱۸۲ لعنت ۱۸۳ لعنت ۱۸۴ لعنت ۱۸۵ لعنت ۱۸۶ لعنت
۱۸۷ لعنت ۱۸۸ لعنت ۱۸۹ لعنت ۱۹۰ لعنت ۱۹۱ لعنت ۱۹۲ لعنت ۱۹۳ لعنت
۱۹۴ لعنت ۱۹۵ لعنت ۱۹۶ لعنت ۱۹۷ لعنت ۱۹۸ لعنت ۱۹۹ لعنت ۲۰۰ لعنت
۲۰۱ لعنت ۲۰۲ لعنت ۲۰۳ لعنت ۲۰۴ لعنت ۲۰۵ لعنت ۲۰۶ لعنت ۲۰۷ لعنت
۲۰۸ لعنت ۲۰۹ لعنت ۲۱۰ لعنت ۲۱۱ لعنت ۲۱۲ لعنت ۲۱۳ لعنت ۲۱۴ لعنت
۲۱۵ لعنت ۲۱۶ لعنت ۲۱۷ لعنت ۲۱۸ لعنت ۲۱۹ لعنت ۲۲۰ لعنت ۲۲۱ لعنت
۲۲۲ لعنت ۲۲۳ لعنت ۲۲۴ لعنت ۲۲۵ لعنت ۲۲۶ لعنت ۲۲۷ لعنت ۲۲۸ لعنت
۲۲۹ لعنت ۲۳۰ لعنت ۲۳۱ لعنت ۲۳۲ لعنت ۲۳۳ لعنت ۲۳۴ لعنت ۲۳۵ لعنت
۲۳۶ لعنت ۲۳۷ لعنت ۲۳۸ لعنت ۲۳۹ لعنت ۲۴۰ لعنت ۲۴۱ لعنت ۲۴۲ لعنت
۲۴۳ لعنت ۲۴۴ لعنت ۲۴۵ لعنت ۲۴۶ لعنت ۲۴۷ لعنت ۲۴۸ لعنت ۲۴۹ لعنت
۲۵۰ لعنت ۲۵۱ لعنت ۲۵۲ لعنت ۲۵۲ لعنت ۲۵۳ لعنت ۲۵۴ لعنت ۲۵۵ لعنت
۲۵۶ لعنت ۲۵۷ لعنت ۲۵۸ لعنت ۲۵۹ لعنت ۲۶۰ لعنت ۲۶۱ لعنت ۲۶۲ لعنت

۲۶۳ لعنت ۲۶۴ لعنت ۲۶۵ لعنت ۲۶۶ لعنت ۲۶۷ لعنت ۲۶۸ لعنت ۲۶۹ لعنت
۲۷۰ لعنت ۲۷۱ لعنت ۲۷۲ لعنت ۲۷۳ لعنت ۲۷۴ لعنت ۲۷۵ لعنت ۲۷۶ لعنت
۲۷۷ لعنت ۲۷۸ لعنت ۲۷۹ لعنت ۲۸۰ لعنت ۲۸۱ لعنت ۲۸۲ لعنت ۲۸۳ لعنت
۲۸۴ لعنت ۲۸۵ لعنت ۲۸۶ لعنت ۲۸۷ لعنت ۲۸۸ لعنت ۲۸۹ لعنت ۲۹۰ لعنت
۲۹۱ لعنت ۲۹۲ لعنت ۲۹۳ لعنت ۲۹۴ لعنت ۲۹۵ لعنت ۲۹۶ لعنت ۲۹۷ لعنت
۲۹۸ لعنت ۲۹۹ لعنت ۳۰۰ لعنت ۳۰۱ لعنت ۳۰۲ لعنت ۳۰۳ لعنت ۳۰۴ لعنت
۳۰۵ اللعنت ۳۰۶ اللعنة ۳۰۷ اللعنة ۳۰۸ اللعنة ۳۰۹ اللعنة ۳۱۰ اللعنة ۳۱۱ اللعنة
۳۱۲ اللعنة ۳۱۳ اللعنة ۳۱۴ اللعنة ۳۱۵ اللعنة ۳۱۶ اللعنة ۳۱۷ اللعنة ۳۱۸ اللعنة
۳۱۹ اللعنة ۳۲۰ اللعنة ۳۲۱ اللعنة ۳۲۲ اللعنة ۳۲۳ اللعنة ۳۲۴ اللعنة ۳۲۵ اللعنة
۳۲۶ اللعنة ۳۲۷ اللعنة ۳۲۸ اللعنة ۳۲۹ اللعنة ۳۳۰ اللعنة ۳۳۱ اللعنة ۳۳۲ اللعنة
۳۳۳ اللعنة ۳۳۴ اللعنة ۳۳۵ اللعنة ۳۳۶ اللعنة ۳۳۷ اللعنة ۳۳۸ اللعنة ۳۳۹ اللعنة
۳۴۰ اللعنة ۳۴۱ اللعنة ۳۴۲ اللعنة ۳۴۳ اللعنة ۳۴۴ اللعنة ۳۴۵ اللعنة ۳۴۶ اللعنة
۳۴۷ اللعنة ۳۴۸ اللعنة ۳۴۹ اللعنة ۳۵۰ اللعنة ۳۵۱ اللعنة ۳۵۲ اللعنة ۳۵۳ اللعنة
۳۵۴ اللعنة ۳۵۵ اللعنة ۳۵۶ اللعنة ۳۵۷ اللعنة ۳۵۸ اللعنة ۳۵۹ اللعنة ۳۶۰ اللعنة
۳۶۱ اللعنة ۳۶۲ اللعنة ۳۶۳ اللعنة ۳۶۴ اللعنة ۳۶۵ اللعنة ۳۶۶ اللعنة ۳۶۷ اللعنة
۳۶۸ اللعنة ۳۶۹ اللعنة ۳۷۰ اللعنة ۳۷۱ اللعنة ۳۷۲ اللعنة ۳۷۳ اللعنة ۳۷۴ اللعنة
۳۷۵ اللعنة ۳۷۶ اللعنة ۳۷۷ اللعنة ۳۷۸ اللعنة ۳۷۹ اللعنة ۳۸۰ اللعنة ۳۸۱ اللعنة
۳۸۲ اللعنة ۳۸۳ اللعنة ۳۸۴ اللعنة ۳۸۵ اللعنة ۳۸۶ اللعنة ۳۸۷ اللعنة ۳۸۸ اللعنة
۳۸۹ اللعنة ۳۹۰ اللعنة ۳۹۱ اللعنة ۳۹۲ اللعنة ۳۹۳ اللعنة ۳۹۴ اللعنة ۳۹۵ اللعنة
۳۹۶ اللعنة ۳۹۷ اللعنة ۳۹۸ اللعنة ۳۹۹ اللعنة ۴۰۰ اللعنة ۴۰۱ اللعنة ۴۰۲ اللعنة
۴۰۳ اللعنة ۴۰۴ اللعنة ۴۰۵ اللعنة ۴۰۶ اللعنة ۴۰۷ اللعنة ۴۰۸ اللعنة ۴۰۹ اللعنة
۴۱۰ اللعنة ۴۱۱ اللعنة ۴۱۲ اللعنة ۴۱۳ اللعنه ۴۱۴ اللعنه ۴۱۵ اللعنة ۴۱۶ اللعنه
۴۱۷ اللعنه ۴۱۸ اللعنة ۴۱۹ اللعنه ۴۲۰ اللعنة ۴۲۱ اللعنة ۴۲۲ اللعنة ۴۲۳ اللعنة
۴۲۴ اللعنة ۴۲۵ اللعنه ۴۲۶ اللعنة ۴۲۷ اللعنه ۴۲۸ اللعنه ۴۲۹ اللعنه ۴۳۰ اللعنه
۴۳۱ اللعنه ۴۳۲ اللعنه ۴۳۳ اللعنه ۴۳۴ اللعنه ۴۳۵ اللعنه ۴۳۶ اللعنه ۴۳۷ اللعنه
۴۳۸ اللعنه ۴۳۹ اللعنه ۴۴۰ اللعنه ۴۴۱ اللعنه ۴۴۲ اللعنه ۴۴۳ اللعنه ۴۴۴ اللعنه
۴۴۵ اللعنة ۴۴۶ اللعنة ۴۴۷ اللعنة ۴۴۸ اللعنة ۴۴۹ اللعنة ۴۵۰ اللعنة ۴۵۱ اللعنة
۴۵۲ اللعنه ۴۵۳ اللعنة ۴۵۴ اللعنة ۴۵۵ اللعنه ۴۵۶ اللعنة ۴۵۷ اللعنة ۴۵۸ اللعنة
۴۵۹ اللعنه ۴۶۰ اللعنه ۴۶۱ اللعنة ۴۶۲ اللعنه ۴۶۳ اللعنة ۴۶۴ اللعنه ۴۶۵ اللعنة
۴۶۶ اللعنه ۴۶۷ اللعنة ۴۶۸ اللعنة ۴۶۹ اللعنة ۴۷۰ اللعنه ۴۷۱ اللعنة ۴۷۲ اللعنة
۴۷۳ اللعنه ۴۷۴ اللعنه ۴۷۵ اللعنه ۴۷۶ اللعنه ۴۷۷ اللعنه ۴۷۸ اللعنه ۴۷۹ اللعنه
۴۸۰ اللعنه ۴۸۱ اللعنه ۴۸۲ اللعنه ۴۸۳ اللعنه ۴۸۴ اللعنه ۴۸۵ اللعنة ۴۸۶ اللعنه
۴۸۷ اللعنه ۴۸۸ اللعنة ۴۸۹ اللعنه ۴۹۰ اللعنه ۴۹۱ اللعنة ۴۹۲ اللعنة ۴۹۳ اللعنه
۴۹۴ اللعنه ۴۹۵ اللعنه ۴۹۶ اللعنه ۴۹۷ اللعنه ۴۹۸ اللعنه ۴۹۹ اللعنه ۵۰۰ اللعنه

اللعنة ٥٠١ اللعنة ٥٠٢ اللعنة ٥٠٣ اللعنة ٥٠٤ اللعنة ٥٠٥ اللعنة ٥٠٦ اللعنة ٥٠٧
اللعنه ٥٠٨ اللعنه ٥٠٩ اللعنه ٥١٠ اللعنه ٥١١ اللعنه ٥١٢ اللعنه ٥١٣ اللعنه ٥١٤
اللعنه ٥١٥ اللعنه ٥١٦ اللعنه ٥١٧ اللعنه ٥١٨ اللعنه ٥١٩ اللعنه ٥٢٠ اللعنه ٥٢١
اللعنه ٥٢٢ اللعنه ٥٢٣ اللعنه ٥٢٤ اللعنه ٥٢٥ اللعنه ٥٢٦ اللعنه ٥٢٧ اللعنه ٥٢٨
اللعنة ٥٢٩ اللعنة ٥٣٠ اللعنة ٥٣١ اللعنة ٥٣٢ اللعنة ٥٣٣ اللعنة ٥٣٤ اللعنة ٥٣٥
اللعنة ٥٣٦ اللعنة ٥٣٧ اللعنة ٥٣٨ اللعنة ٥٣٩ اللعنة ٥٤٠ اللعنة ٥٤١ اللعنة ٥٤٢
اللعنة ٥٤٣ اللعنة ٥٤٤ اللعنة ٥٤٥ اللعنة ٥٤٦ اللعنة ٥٤٧ اللعنة ٥٤٨ اللعنة ٥٤٩
اللعنة ٥٥٠ اللعنة ٥٥١ اللعنة ٥٥٢ اللعنة ٥٥٣ اللعنة ٥٥٤ اللعنة ٥٥٥ اللعنة ٥٥٦
اللعنة ٥٥٧ اللعنة ٥٥٨ اللعنة ٥٥٩ اللعنة ٥٦٠ اللعنة ٥٦١ اللعنة ٥٦٢ اللعنة ٥٦٣
اللعنه ٥٦٤ اللعنه ٥٦٥ اللعنه ٥٦٦ اللعنه ٥٦٧ اللعنه ٥٦٨ اللعنه ٥٦٩ اللعنه ٥٧٠
اللعنة ٥٧١ اللعنة ٥٧٢ اللعنة ٥٧٣ اللعنة ٥٧٤ اللعنة ٥٧٥ اللعنة ٥٧٦ اللعنة ٥٧٧
اللعنه ٥٧٨ اللعنه ٥٧٩ اللعنه ٥٨٠ اللعنه ٥٨١ اللعنه ٥٨٢ اللعنه ٥٨٣ اللعنه ٥٨٤
اللعنة ٥٨٥ اللعنة ٥٨٦ اللعنة ٥٨٧ اللعنة ٥٨٨ اللعنة ٥٨٩ اللعنة ٥٩٠ اللعنة ٥٩١
اللعنة ٥٩٢ اللعنة ٥٩٣ اللعنة ٥٩٤ اللعنة ٥٩٥ اللعنة ٥٩٦ اللعنة ٥٩٧ اللعنة ٥٩٨
اللعنة ٥٩٩ اللعنة ٦٠٠ اللعنة ٦٠١ اللعنة ٦٠٢ اللعنة ٦٠٣ اللعنة ٦٠٤ اللعنة ٦٠٥
اللعنة ٦٠٦ اللعنة ٦٠٧ اللعنة ٦٠٨ اللعنة ٦٠٩ اللعنة ٦١٠ اللعنة ٦١١ اللعنة ٦١٢
اللعنة ٦١٣ اللعنة ٦١٤ اللعنة ٦١٥ اللعنة ٦١٦ اللعنة ٦١٧ اللعنة ٦١٨ اللعنة ٦١٩
اللعنة ٦٢٠ اللعنة ٦٢١ اللعنة ٦٢٢ اللعنة ٦٢٣ اللعنة ٦٢٤ اللعنة ٦٢٥ اللعنة ٦٢٦
اللعنة ٦٢٧ اللعنة ٦٢٨ اللعنة ٦٢٩ اللعنة ٦٣٠ اللعنة ٦٣١ اللعنة ٦٣٢ اللعنة ٦٣٣
اللعنة ٦٣٤ اللعنة ٦٣٥ اللعنة ٦٣٦ اللعنة ٦٣٧ اللعنة ٦٣٨ اللعنة ٦٣٩ اللعنة ٦٤٠
اللعنة ٦٤١ اللعنة ٦٤٢ اللعنة ٦٤٣ اللعنة ٦٤٤ اللعنة ٦٤٥ اللعنة ٦٤٦ اللعنة ٦٤٧
اللعنة ٦٤٨ اللعنة ٦٤٩ اللعنة ٦٥٠ اللعنة ٦٥١ اللعنة ٦٥٢ اللعنة ٦٥٣ اللعنة ٦٥٤
اللعنة ٦٥٥ اللعنة ٦٥٦ اللعنة ٦٥٧ اللعنة ٦٥٨ اللعنة ٦٥٩ اللعنة ٦٦٠ اللعنة ٦٦١
اللعنة ٦٦٢ اللعنة ٦٦٣ اللعنة ٦٦٤ اللعنة ٦٦٥ اللعنة ٦٦٦ اللعنة ٦٦٧ اللعنة ٦٦٨
اللعنة ٦٦٩ اللعنة ٦٧٠ اللعنة ٦٧١ اللعنة ٦٧٢ اللعنة ٦٧٣ اللعنة ٦٧٤ اللعنة ٦٧٥
اللعنة ٦٧٦ اللعنة ٦٧٧ اللعنة ٦٧٨ اللعنة ٦٧٩ اللعنة ٦٨٠ اللعنة ٦٨١ اللعنة ٦٨٢
اللعنة ٦٨٣ اللعنة ٦٨٤ اللعنة ٦٨٥ اللعنة ٦٨٦ اللعنة ٦٨٧ اللعنة ٦٨٨ اللعنة ٦٨٩
اللعنة ٦٩٠ اللعنة ٦٩١ اللعنة ٦٩٢ اللعنة ٦٩٣ اللعنة ٦٩٤ اللعنة ٦٩٥ اللعنة ٦٩٦
اللعنة ٦٩٧ اللعنة ٦٩٨ اللعنة ٦٩٩ اللعنة ٧٠٠ اللعنة ٧٠١ اللعنة ٧٠٢ اللعنة ٧٠٣
اللعنة ٧٠٤ اللعنة ٧٠٥ اللعنة ٧٠٦ اللعنة ٧٠٧ اللعنة ٧٠٨ اللعنة ٧٠٩ اللعنة ٧١٠
اللعنة ٧١١ اللعنة ٧١٢ اللعنة ٧١٣ اللعنة ٧١٤ اللعنة ٧١٥ اللعنة ٧١٦ اللعنة ٧١٧
اللعنة ٧١٨ اللعنة ٧١٩ اللعنة ٧٢٠ اللعنة ٧٢١ اللعنة ٧٢٢ اللعنة ٧٢٣ اللعنة ٧٢٤

٤٢٥	٤٢٦	٤٢٧	٤٢٨	٤٢٩	٤٣٠	٤٣١	
٤٣٢	٤٣٣	٤٣٤	٤٣٥	٤٣٦	٤٣٧	٤٣٨	
٤٣٩	٤٤٠	٤٤١	٤٤٢	٤٤٣	٤٤٤	٤٤٥	
٤٤٦	٤٤٧	٤٤٨	٤٤٩	٤٥٠	٤٥١	٤٥٢	
٤٥٣	٤٥٤	٤٥٥	٤٥٦	٤٥٧	٤٥٨	٤٥٩	
٤٦٠	٤٦١	٤٦٢	٤٦٣	٤٦٤	٤٦٥	٤٦٦	
٤٦٧	٤٦٨	٤٦٩	٤٧٠	٤٧١	٤٧٢	٤٧٣	
٤٧٤	٤٧٥	٤٧٦	٤٧٧	٤٧٨	٤٧٩	٤٨٠	
٤٨١	٤٨٢	٤٨٣	٤٨٤	٤٨٥	٤٨٦	٤٨٧	٤٨٨
٤٨٩	٤٩٠	٤٩١	٤٩٢	٤٩٣	٤٩٤	٤٩٥	٤٩٦
٤٩٧	٤٩٨	٤٩٩	٨٠٠	٨٠١	٨٠٢	٨٠٣	٨٠٤
٨٠٥	٨٠٦	٨٠٧	٨٠٨	٨٠٩	٨١٠	٨١١	٨١٢
٨١٣	٨١٤	٨١٥	٨١٦	٨١٧	٨١٨	٨١٩	٨٢٠
٨٢١	٨٢٢	٨٢٣	٨٢٤	٨٢٥	٨٢٦	٨٢٧	٨٢٨
٨٢٩	٨٣٠	٨٣١	٨٣٢	٨٣٣	٨٣٤	٨٣٥	٨٣٦
٨٣٧	٨٣٨	٨٣٩	٨٤٠	٨٤١	٨٤٢	٨٤٣	٨٤٤
٨٤٥	٨٤٦	٨٤٧	٨٤٨	٨٤٩	٨٥٠	٨٥١	٨٥٢
٨٥٣	٨٥٤	٨٥٥	٨٥٦	٨٥٧	٨٥٨	٨٥٩	٨٦٠
٨٦١	٨٦٢	٨٦٣	٨٦٤	٨٦٥	٨٦٦	٨٦٧	٨٦٨
٨٦٩	٨٧٠	٨٧١	٨٧٢	٨٧٣	٨٧٤	٨٧٥	٨٧٦
٨٧٧	٨٧٨	٨٧٩	٨٨٠	٨٨١	٨٨٢	٨٨٣	٨٨٤
٨٨٥	٨٨٦	٨٨٧	٨٨٨	٨٨٩	٨٩٠	٨٩١	٨٩٢
٨٩٣	٨٩٤	٨٩٥	٨٩٦	٨٩٧	٨٩٨	٨٩٩	٩٠٠
٩٠١	٩٠٢	٩٠٣	٩٠٤	٩٠٥	٩٠٦	٩٠٧	٩٠٨
٩٠٩	٩١٠	٩١١	٩١٢	٩١٣	٩١٤	٩١٥	٩١٦
٩١٧	٩١٨	٩١٩	٩٢٠	٩٢١	٩٢٢	٩٢٣	٩٢٤
٩٢٥	٩٢٦	٩٢٧	٩٢٨	٩٢٩	٩٣٠	٩٣١	٩٣٢
٩٣٣	٩٣٤	٩٣٥	٩٣٦	٩٣٧	٩٣٨	٩٣٩	٩٤٠
٩٤١	٩٤٢	٩٤٣	٩٤٤	٩٤٥	٩٤٦	٩٤٧	٩٤٨
٩٤٩	٩٥٠	٩٥١	٩٥٢	٩٥٣	٩٥٤	٩٥٥	٩٥٦
٩٥٧	٩٥٨	٩٥٩	٩٦٠	٩٦١	٩٦٢	٩٦٣	٩٦٤
٩٦٥	٩٦٦	٩٦٧	٩٦٨	٩٦٩	٩٧٠	٩٧١	٩٧٢
٩٧٣	٩٧٤	٩٧٥	٩٧٦	٩٧٧	٩٧٨	٩٧٩	٩٨٠
٩٨١	٩٨٢	٩٨٣	٩٨٤	٩٨٥	٩٨٦	٩٨٧	٩٨٨
٩٨٩	٩٩٠	٩٩١	٩٩٢	٩٩٣	٩٩٤	٩٩٥	٩٩٦
٩٩٧	٩٩٨	٩٩٩	١٠٠٠				

واشهد الاحرار والاسارى انى اضع البركة واللعنة امام النصارى اما البركة

اور مین آزادون اور قیدیون کو گواہ کرتا ہون کہ مین آج برکت اور لعنت نصاری کے آگے رکھتا ہون برکت

فینالهم برکة الدنیا عند مقابلة الکتاب وینالون انعاما کثیرا مع الفتح والغلاب

سے مراد دنیا کی برکت ہے کہ مقابلہ کیوقت انکو حاصل ہوگی اور وہ بہت سا انعام مع فتح اور غلبہ کے پائین گے

اوینالهم برکة الاخرة عند التوبة وترك توهین القرآن وترك صفت السرحان واما

یا برکت سے مراد آخرت کی برکت ہے کہ توبہ اور ترک توہین قران سے انکو ملیگی مگر لعنت انپر صرف اس حالت مین

اللعنة فلا یرد علیهم الا عند اعراضهم عن الجواب ومع ذالك عدم امتناعهم عن

وارد ہوگی کہ جب بالمقابل رسالہ نہ بناسکین اور باوجود اسکے قرآن شریف کی توہین اور تکفیر سے بھی

الشتم والسب والقدح فی کتاب الارباب رب العالمین ۔

باز نہ آوین

واعلم ان کل من هو من ولد الحلال ولیس من ذریة البغایا

اور جاننا چاہیئے کہ ہر ایک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتون اور

ونسل الدجال فیفعل امرا من امرین اما کف اللسان بعد وترك الافتراء والمین

دجال کے نسل مین سے نہین ہے وہ دو باتون مین سے ایک بات ضرور اختیار کریگا یا تو بعد اسکے دروغگوئی

واما تالیف الرسالة کرسالتنا وتصنیع المقالة کمقالتنا ولکن الذی ما ازدجر من القدح فی بلاغة

اور افترا سے باز آجائیگا یا ہمارے اس رسالہ جیسا رسالہ بنا کر پیش کریگا مگر وہ شخص کہ جس نے نہ تو ہمارے رسالہ جیسا

القرآن وما امتنع من الانکار من فصاحة الفرقان فعلیه کلما قلنا وکتبنا فی

رسالہ بنایا اور نہ قران کریم کی جرح قدح سے باز آیا اور نہ فصاحت قرانی پر حملہ بیجا کرنے سے اپنے تئین روکا پس اُس پر

هذا القرطاس وعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین

وہ سب باتین وارد ہونگی جو ہم اس رسالہ مین لکھ چکے ہین اور اسپر خدا تعالی کی لعنت اور نیز اُسکے تمام فرشتون اور آدمیون کی ہو

فلیقل القوم کلهم آمین آمین آمین

پس چاہیئے کہ ساری قوم کہے آمین آمین آمین

القصيدة في فضائل القرآن و شان كتاب الله الرحمان

قصیدہ قران کے فضایل اور کتاب اللہ کی شان مین

لما اري الفرقان مبسمه ... تردّى من طغى
جب قران نے اپنی شکل دکھلائی تو ہریک طاغی نیچے گر گیا

واذا اری وجها ... بانوار الجمال مصبّغا
اور جب قران نے اپنا ایسا چہرہ دکھایا جو انوار جمال سے رنگین تہا

من كان ذا عين النهى ... فالى محاسنه صغى
جو شخص عقلمند تہا وہ قران کے محاسن کیطرف مایل ہو گیا

عين المعارف كلّها ... آتاه حبّ مبتغى
تمام معارف کا چشمہ خداتعالی نے قران کو دیا

اقبل عيون علومه ... او اعرض مستولغا
اسکے علموں کے چشمے قبول کر۔ یا ہچیا بیباک کی طرح کنارہ کر

ما غادر القران في ... الميدان شابا بزغا
قران نے میدان مین کسی ایسے جوان کو نہ چہوڑا جو جوانی مین بہرا ہوا تہا

قد انكروا جهلا وما ... بلغوه علما مبلغا
مخالفون نے جہل سے انکار کیا اور اسکے مقام بلند تک انکا علم نہ پہنچ سکا

نور على نور هدى ... يوما فيوما في الشغا
اسکی ہدایتین نور علی نور ہین اور دن بدن وہ نور زیادتی مین ہے

فيها العلوم جميعها ... وحليبها للمرء تغا
اسمین تمام علم ہین اور اسمین علوم کا دودہ ہے جو اسکے لئے جو اوسکا حصہ کہا رہا ہے

اعطى الورى بدلائه ... ماء امعنا سيغا
اسنے اپنے ڈولون کے ساتہہ خلقت کو پانی خوشگوار پلایا

من كان نابغ وقته ... جاء المواطن الثغا
جو شخص اپنے وقت کا فصیح اور جلد گو تہا وہ کند زبان ہو کر میدان مین آیا

فدرى لمعارضاته ... الغا الفصاحة او لغا
تو معارض سمجہہ گیا کہ وہ قران کے معارضہ مین فصاحت بلا سے دور ہے اور لغو ہے

الا الذي من جهله ... ابغى الضلالة او بغى
ہان وہ باقی رہا جو گمراہی کا مددگار بنا اور ظلم اختیار کیا

لا ينبئنّ بحره ... الذخار كلبا مولغا
اور اسکے بحر ذخار سے اس کتے کو خبر نہین دی جاتی جسکو منہ ڈالنے کی عادت ہو

واتبع هداه او ... اعصه ان كنت ملغا متغا
اور اسکی ہدایت کا فرمانبردار ہو جا۔ یا اگر تو احمق فحش گو اور دین کو تباہ کرنیوالا ہے تو نافرمانی کر

قتل العدا رعبا وان ... بار العدو مسبّغا
دشمنون کو اپنے رعب سے قتل کیا اگرچہ دشمن زرہ پہنکر آیا

حتى انثنوا كالخاسئين ... واضرموا نار الوغا
یہانتک کہ مقابلہ سے نومید ہو گئے اور جنگ کی آگ کو بہڑکایا

من كان منكر نوره ... قد جئته متفرغا
اور جو شخص اسکے نور کا منکر ہے مین اسکی لئے فارغ ہو کر آیا ہون

فيها المعارف كلها ... وقليبها بل ابلغا
اور اسمین تمام معارف اور ان کا کنوان بلکہ اس سے زیادہ ہے

اروى الخلائق كلهم ... الا لئيما ابدغا
اور تمام خلقت کو سیراب کیا بجز اسکے جو لئیم اور بدی سے آلودہ تہا

من جاءه متبخترًا واري مدى او مبزغا

جو شخص اسکے آگے تکبر سے خرامان آیا اور اپنی کاردین اور نشتر دکہلائے

فتراه مغلوبًا على ترب الهوان ممرّغا

پس تو اسکو دیکہیگا کہ وہ مغلوب ہوگیا اور ذلت کے خاک پر لیٹا

سيف يكسر ضرس من بارا وجاء متغشغا

وہ ایک تلوار ہے جو اسکے دانت توڑتی ہے جو اسکے مقابل پر آیا

اسد يمزق صول له ان راغ جمل اورغا

وہ ایک شیر ہے جو اسکا حملہ اس اونٹ کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے جس نے اسکی طرف منہ کیا

ويل لكفار لديغ لايفارق ملدغا

اس کافر مارگزیدہ پر واویلا ہے جو اس جگہ سے علیحدہ نہیں ہوتا جہان سے کاٹا گیا

ويل لمن بزغت له شمس فعادا مبزغا

اس شخص پر واویلا ہے جسکے لئے سورج چمکا اور پہر وہ مطلع الشمس سے دشمنی کرنے لگا

من فرّ من فيضانه الاعلى وما افرغا

جو شخص اسکے فیضان سے اور فیضان شدہ باتون سے بہاگا

ماكان قلبا تائبا بل كان لحما اسلغا

وہ رجوع کرنیوالا دل نہین تہا بلکہ وہ ایک ایسا گوشت تہا جو گداز نہ ہوا

واما قول المعترض الفتان ان **ذی مرّة** اسم الشيطان وقال

مگر معترض فتنہ انگیز کا یہ قول کہ ذی مرہ شیطان کا نام ہے اور جو اسنے کہا

ان المرّة هي مادة الصفراء وباطل كل ما يخالفه من الآراء فهذا كله كذب ودجل وتلبيس

کہ مرہ مادہ صفرا کو کہتے ہین اور اسکے برخلاف ہر ایک رائے باطل ہے پس یہ اسکا تمام کذب اور دجل اور تلبیس

ونعوذ بالله من الدجالين المفتنين - بل الامر الصحيح الذي يوجد نظائره في كلمات

ہے اور دجالون اور فتنہ انگیزون سے خدا کی پناہ بلکہ وہ امر صحیح جسکی نظیرین اہل زبان کے بلیغون اور

بلغاء لسان العرب ونوابغ ذوی الادب ان اصل المرة احكام الفتل وادارة الحبل

فصیحون کے کلمات مین پائی جاتی ہین یہ ہے کہ تاگہ کو جب بٹ دیکر پختہ کرتے ہین تو اس پختہ کرنیکا

عند الوصل كما قال صاحب تاج العروس شارح القاموس ثم نقلوا هذا اللفظ من الاحكام

نام مرہ ہے اور مرہ کے معنون کا اصل یہ ہے کہ اس قدر تاگہ کو بٹ چڑہایا جائے اور مروڑا جائے کہ وہ پختہ ہو جائے جیسا کہ یہی معنے صاحب

والادارة الى نتيجته اعني الى القوة والطاقة فان الحبل اذا احكم فتله فلابد من ان

تاج العروس شارح القاموس نے کئے ہین پہر اس لفظ کو مروڑنے اور بٹ چڑہانیسے منتقل کرکے اسکی نتیجہ کیطرف لے آئے یعنے قوت اور طاقت کیطرف

يتقوى بعد ان يشتد ويستوى ويكون كشئ قوي متين - ثم نقل منه الى العقل كنقل

جو بٹ چڑہانیکے بعد پیدا ہوتی ہے کیونکہ جب تاگہ کو بٹ چڑہایا جاوے پس بضروری امر ہے کہ بٹ چڑہانیکے بعد اسمین قوت اور طاقت پیدا ہو جاوے

الحقل الى الحقل لان العقل طاقة تحصل بعد امرار مقدمات واحكام مشاهدات

پہر یہ لفظ عقل کے معنون کیطرف منتقل کیا گیا جیسا کہ حقل کا لفظ جو بمعنے زمین خوش پاکیزہ ہے حقل یعنے کہیت کو سبزہ کیطرف منتقل ہو گیا

تجليها الحس المشترك من الحواس باذن رب الناس واحسن الخالقين ـ ثم نقل هذا
کیونکہ عقل بہی ایک طاقت ہی جو بعد محکم کرنے مقدمات اور پختہ کرنے مشاہدات کے پیدا ہوتی ہے اور حس مشترک اُن مشاہدات کو
اللفظ فی المرتبة الرابعة الی مزاج من الامزجة اعنی الصفراء التی ھی احدی الطبائع
حواس سے باذن رب الناس لیتی ہے ـ پھر یہ لفظ مرتبہ رابعہ ایک بدنی مزاج کیطرف منتقل کیا گیا یعنے صفرا کی طرف جو طبائع اربعہ
الاربعة لشدة قوتها ولطافة مادتها ولکونها مصدرا فعال قوية وموجبا لجرءة
میں سے ایک ہے کیونکہ صفرا اپنی شدت اور قوت اور لطافت مین باقی اخلاط سے بڑہکر ہے اسیواسطے صاحب اسکا مصدر
وشجاعة وكل امر يخالف عادات الجبان ويوافق سير الشجعان فتفكر انكنت من الطا لبين
افعال قویہ اور جری اور شجاع ہوتا ہے اور اُس سے ایسے امر صادر ہوتے ہین جو بزدلی کے مخالف ہین پس تو فکر کر اگر طالب حق ہے
واما نظيره فی اشعار بلغاء الجاهلية ونبغاء الازمنة الماضية
لیکن اگر تو جاہلیت کے نامی شعرا و فصحا کے اشعار مین سے اسکی نظیر طلب کرے پس
فکفاك ما قال امرء القيس فی قصيدته اللامية
تیرے لئے ایک شعر امرؤ القیس کے قصیدہ لامیہ کا کافی ہی کیونکہ اُسنے کہا ہے

دریر كخذروف الوليد امره تتابع كفيه بخيط موصّل

امرّہ یعنے بٹ دیا اور مروڑ دیا
وكذلك بيت لعمرو بن كلثوم التغلبی الّذی هو نابغ فی اللسان العربی وقال فی
اسی طرح عمرو بن کلثوم تغلبی کا ایک شعر ہے اور وہ بہی اپنے وقت کا بدیہہ گو شاعر تہا ـ اور اُس نے
القصيدة الخامسة من السبع المعلقة ونحن نكتبه نظير المعنی الادارة وهو هذا ـ
یہ شعر قصیدہ خامسہ سبع معلقہ مین کہا ہے کہ امرّت یعنی چکر دیا جائے اور پہرایا جائے

تری اللحز الشحیح اذا اُمرّت علیه لماله فیها مهینا

ومن عجائب لفظ المرّة اشتراكه فی العربية والهندية فی معنی الادارة واحكام الفتل
اور لفظ مرہ کے عجائبات مین سے یہ ہے کہ وہ اپنے معنی بٹ دینے اور مروڑ دینے مین عربی اور ہندی مین مشترک ہے
بالمبالغة فان الهنديين يقولون للامرار ـ مروڑنا كما لا يخفی علی الهنديين ـ وهذا ثبوت
کیونکہ ہندی لوگ امرار کو مروڑنا کہتے ہین جیساکہ ہندیون پر پوشیدہ نہین اور یہ صریح

صریح من غیر شائبة المین لاستخراج اصل حقیقة الذی هو دائر بین اللسانین

ثبوت بغیر شائبہ کسی تاریکی کے ہے اور اس اصل حقیقت کا استخراج اس سے ہوتا ہے جو دو زبانوں میں دائر ہے اور اسمین ایک

وفیه نکتة تسر المحققین۔

نکتہ ہے جو محققین کو خوش کرتا ہے

واما لفظ ذی مرة بمعنی العقل فان کنت تطلب منا نظیرہ مع تصحیح

لیکن لفظ ذی مرہ جو بمعنے عقل کے آتا ہے اگر تصحیح نقل کے لئے اسکی نظیر معلوم کرنا

النقل فاعلم ان صاحب تاج العروس شارح القاموس فسر لفظ ذی مرة بمعنے

پس جاننا چاہیئے کہ صاحب تاج العروس نے جو شارح قاموس ہے لفظ ذی مرہ کو بمعنے ذی عقل تفسیر کیا ہے

ذی الدهاء وقال یقال انه لذو مرة ای عقل فی مثل العرب العرباء وان لم یکفک

اور تمثیل کے طور پر کہا ہے کہ عرب کے لوگ کہتے ہیں کہ انه لذو مرة اور مراد اس سے انه لذو عقل رکھتے ہیں اور اگر تیرے لئے

هذا المثل مع انه هو الاصل وتطلب منا نظیرا آخر من الایام الجاهلیة والازمنة الماضیة

یہ مثال کافی نہ ہو حالانکہ وہ کافی ہے اور تو ایام جاہلیت کا کوئی شعر اسکی تائید میں طلب کرے تو یہہ

فاقرء هذا البیت من صاحب القصیدة الرابعة من السبع المعلقة وکان من نبغاء

بیت غور سے پڑھ جو سبعہ معلقہ میں سے چوتھے قصیدہ کا شعر ہے جس کا مؤلف ادبا زمان اور فصحاء

الزمان وفی البلاغة امام الاقران وزاد عمرہ علی مائة وخمسین۔ وهو هذا

اقران میں سے تہا اور ڈیڑھ سو برس کی عمر تک پہنچا تہا

رجعا بامرهما الی ذی مرة　　حصد ونجح صریمة ابرامها

وہ دونوں ذی مرہ کیطرف یعنی ذی عقل کیطرف متوجہ ہوئے اور قصد کو پختہ کرنیسے مقاصد حاصل ہوجایا کرتے ہیں

واعلم ان هذه القصائد معروفة بغایة الاشتهار کالشمس فی نصف النهار وقد اجمع

اور جاننا چاہیئے کہ یہ قصائد غایت درجہ پر مشہور ہیں جیسے سورج دوپہر کیوقت اور تمام جماعت

کافة الادباء وجهابذ الشعراء علی فضلها وکمال براعتها واتفق عامة البلغاء علی

فصیح شعراء نے اسپر اتفاق کیا ہے کہ یہ اشعار فصاحت اور بلاغت کے اعلےٰ درجہ پر ہیں

حسنها ونباهتها واختارها الحکومة الانکلیزیة لطلباء مدارسها وسبقاء کوالجها

اور اسکے حسن اور خوبی پر شعرا کا اتفاق ہے اور گورنمنٹ انگریزی نے اس کتاب کو اپنے مدارس تعلیمیہ میں کالجوں کے پڑھنے والوں

وشرباء كيا لجها لتكميل القارئين۔ ولا ينكرها الا الذي مثلك غبي وشقي كعمين

اور علوم ادبیہ کے پیالے پینے والون کیلئے انکی تکمیل تعلیم کی غرض سے داخل کیا ہے اور اس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا بجز اس شخص کے جو تیری جیسا غبی اور شقی اور اندرون کا سیاہ ہو —

هذا ما اوردنا لالزامك وافحامك من نظائر المتقدمين وكلام

یہ وہ نظایر شعراء متقدمین ہین جن سے تیرا الزام اور افحام مقصود ہے مگر وہ امر

المشهورين المقبولين واما ما يظهر من سياق كلام الله وسباقه ومن عقد درر حقاقه

جو کلام الہی کی سیاق سباق اور اُسکے موتیون کے لڑیون کے حقہ سے معلوم ہوتا ہے

فهو طريق اقرب من ذلك للمسترشدين۔ فانه تعالى كما وصف روح القدس

تو وہ طریق ہدایت طلبون کے لئے بہت قریب ہے۔ کیونکہ اللہ جلشانہ نے جیساکہ روح القدس کو

بقوله ذو مرّة كذلك وصفه في مقام آخر بذي قوة فقال ذُو قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ

ذی مرہ کے ساتھ موصوف کیا ہے اسی طرح دوسرے مقام مین ذی قوۃ کے ساتھ منسوب کیا ہے اور کہا ہے کہ ذو قوۃ عند

مَكِينٍ۔ فقوله في مقامٍ ذو مرّة وفي مقام ذُو قُوَّة شرح لطيف يا فا ينين البيان۔

ذی العرش مکین۔ پس خدا تعالی کا ایک مقام مین جبرائیل کو ذو مرّۃ کہنا اور دوسرے مقام مین ذو مرّہ کی جگہ ذو قوۃ کہدینا یہ ذو مرہ

وكذلك جرت سُنّة الله في القرآن فانه يفسر بعض مقاماته ببعض اٰخر ليزيد الاطمينان

کے معنی کی ایک شرح لطیف ہے جو تبدیل بیان سے کیگئی ہے اور اسیطرح قران کریم مین اللہ جلشانہ کی یہی سنت جاری ہے کہ بعض مقامات قرآن

وليعصم كتابه من تحريف الخائنين۔

انکے بعض آخر کیلئے بطور تفسیر ہین تا کہ خدا تعالی اپنی کتاب کو خیانت کرنیوالون کی تحریف سے بچاوے

ولقد ذكر الله تعالى في كتابه المحكم وسفره المكرم صفات اخرى

اور خدا تعالی نے اپنی محکم کتاب اور بزرگ صحیفون مین روح القدس کے اور صفات

للروح الامين وبين عبارته وصدقه وامانته وقربه من رب العالمين فلا يحسبه

بھی بیان کئے ہین اور اسکی پاکیزگی اور اسکی سچائی اور اسکی امانت اور اسکے قرب کا ذکر کیا ہے پس اُسکو شیطان

شيطانا الا الذي هو شيطان لعين۔

وہی سمجھے گا جو خود شیطان ہے۔

ومن اعتراضات هذا العاصي الغافل عن يوم يوخذ المجرمون

اور منجملہ اعتراضات اس سرکش کے جو قیامت کے دن سے غافل ہے

بالنواصی انہ یظن کان القران اخطاء فی بیان مذہب النصاری وعقائدہم ومافہم
ایک یہ ہے کہ وہ گمان کرتا ہے کہ گویا قران کریم نے مذہب نصاری کے بیان کرنے اور اُنکے عقیدون کی تفسیر
مقصد عمائدہم وعزا الیہم ما یخالف عقیدۃ المسیحیین ۔ فاعلم ان بیانہ ہذا بہتان
مین غلطی کی ہے اور گویا قران شریف نے نصاری کے عماید کے مطلب کو نہین سمجھا اور اُنکی طرف وہ امر منسوب کیا جو انکے عقاید کے
عظیم وکذب مبین ۔ والحق ان القرآن لما جاء کانت النصاری فرقا متفرقین
مخالف ہی پس جاننا چاہئے کہ یہ بیان اسکا سر اسر بہتان اور صریح جہوٹھ ہی اور حق یہ ہے کہ جب قران کریم نازل ہوا تو نصاری کئی فرقے
فبعضہم کانوا یعبدون المسیح وبعضہم معامہ وبعضہم کانوا یسجدون لتصاویرہما
تہے اور بعض حضرت مسیح اور انکی والدہ کی پرستش کرتے تہے اور بعض انکی تصویرون کے بہی پوجاری تہے اور انکی ایسی پرستش
ویعبدونہما کعبادۃ رب العالمین ۔ وکان اللجاج بینہم قد احتد والحجاج قد اشتد
کرتے تہے جیسی خدا تعالی کی کرنی چاہئے اور ان مین باہم لڑائیان اور جہگڑے بہت تیز ہو رہی تہی اور وہ
وکان کلہم قوما ضالین ۔ الا قلیلا منہم کانوا موحدین مع بدعات اُخری وکانوا
سب کے سب گمراہ تہے ۔ مگر تہوڑے آدمی اُنمین سے موحد بہی تہے مگر اونہون نے اور اور بدعات
کالعمین ۔ فبین القران ما رای ویکتہم وسکتہم ببیان اجلی وقال انتم تعبدون انسانا
ساتھ ملا رکہی تہین اور اندہون کیطرح تہے سو قران نے جو دیکہا بیان کر دیا اور ظاہر ظاہر بیان سے انکو ملزم اور لاجواب
من دون اللہ الاغنی وما تعبدون ربکم الاعلی فما برءوا انفسہم بل سکتوا کالمفحمین المقرین
کیا اور اپنے لفظون فرمایا کہ تم لوگ خدا تعالی کے سوا انسان کی پرستش کرتے ہو اور اپنے رب اعلی کی تم پرستش نہین کرتے پس وہ لوگ
فوقعت علیہم الحجۃ وقام البرہان وثبت انہم کانوا یعتقدون کما بین القران وکانوا
اپنے نفس کو اس الزام سے بری نہ کر سکے بلکہ وہ ایسے ساکت ہوئے جیسا کہ وہ شخص ساکت ہوتا ہی جسپر الزام وارد ہوتا ہی یا اقراری ہو جاتا ہی پس اُنپر
مشرکین ۔ ثم جاء بعدہم قوم آخرون من النصاری وقرءوا کتب الفلسفۃ فبہتوا وصاروا
حجت واقع ہوئی اور دلیل قایم ہو گئی اور اُنکی خاموشی سے ثابت ہو گیا کہ وہ ایسا ہی اعتقاد رکہتے تہے جیسا کہ قران نے فرمایا اور در حقیقت مشرک تہے
کالسکاری وردوا انفسہم فی الشرک کالاساری فتاسفوا علی مذہبہم متندمین
پہر بعد ان لوگون کے گذر جانیکے بعد دوسرے نصاری دنیا مین ظاہر ہوئے اور وہ اپنے باپ دادون کے آثار پر قایم تہے پس اونہون نے فلسفہ کی
نفکروا لاصلاح ما فسد وترویج ما کسد فقتلوا کیف فکروا وذکروا وما بدلوا الا الاحلل
کتابین پڑہین اور اُنکے مسایل سے عادت پکڑی اور اسکو چون سے خونریز ہو گئے اور اپنے تئین دیکہا کہ اپنے مذہب مین غلطی کی بلکہ نافرمانی کی

المقال مع اتحاد المآل فتعساً لقوم ظالمين - وغشيهم ما غشيهم من آفات الضلال
مگر خدا نے انپر تباہی ڈالی انہون نے اصلاح کیلئے صرف مکارانہ تدبیرین سوچین اور ناپاک عقایدین سے کچہہ بہی نہ بدلا یا صرف تقریر کا پیرایہ بدل دیا
وتلاقوا فی مآل الاقوال وما کانوا مستشفین - اسخطوا المولی لیرضوا عبیدہ ونسوا
باوجودیکہ مآل ایک ہی تہا سو ظالمونکو ہلاکی ہو کیسی گمراہیونکی آفتون نے انکو گہیر لیا اور مآل قول مین اپنے پہلے بہائیون مین متحد ہو گئے
وعیدہ ومواعیدہ ونبذوا وراء ظہورہم تعلیم النبیین - ولا شک انہم اتخذوا عیسی
اور نعمیق نظر سے نہ دیکہا - مولی کو ناراض کر دیا تا کہ اسکے بندونکو راضی کرین اور خدا تعالی کے وعدے اور وعید بہلا دئے اور نبیون کی تعلیمونکو اپنے
الہاً من دون رب العالمین - وہو عندہم مالک یوم الدین ویقولون لا اثر یومئذ
پیٹہ کے پیچہے پہینکدیا اور کچہہ شک نہین کہ انہون نے حضرت عیسی علیہ السلام کو من دون اللہ خدا بنایا ہے اور وہی انکے نزدیک سزا جزا کا مالک
معہ من البشریۃ مع کونہ مجسماً ومرکباً من العظم واللحم کالآدمیین ہذہ عقیدتہم وعقیدۃ
اور کہتے ہین قیامت کے دن اسکے ساتہ بشریت مین سے کوئی صفت نہ ہوگی یعنی سر اسر وہ خدا ہی ہوگا باوجود اسکے جو اسکے تئین جسم بہی ہو اور
الذین غلسوا قبلہم فی مبادی الایام امام اعین الاسلام ثم فی ہذا الزمن انفتحت
ہڈیان اور گوشت بہی جیسا کہ انسانون مین ہوتا ہے یہ انکا عقیدہ ہے اور اُن لوگونکا عقیدہ جو ان سے پہلے شب تاریک مین چلے اور اسلام کی
اعینہم وقلت ظلمتہم بما شاعت فیہم العلوم العقلیۃ والحکم الفلسفیۃ فرءوا سوءۃ
آنکہون کے آگے اپنا فساد ظاہر کیا پہر جیسا کہ ہم لکہ چکے ہین اس زمانہ مین انکی آنکہین کہلین اور تاریکی کچہہ کم ہوئی کیونکہ اس زمانہ مین علوم
مذہبہم واستحالۃ مطلبہم فبادروا الی التاویلات مخافۃ من الملامات والتشنیعات
عقلیہ اور حکم فلسفیہ شایع ہو گئے سو انہون نے اپنے مذہب کے اور اپنے مطالب کے محالات کو مشاہدہ کیا پس وہ تاویلات کیطرف دوڑے
وتخوفاً من کلمات المستہزئین - لان الفطرۃ الانسانیۃ تابی من قبول ہذہ العقیدۃ
تا ملامتون اور تشنیعون اور ٹہٹہا کرنیوالون سے اپنا بچاؤ کرین کیونکہ انسانی فطرت اس کمینہ عقیدہ اور خرافات ردیہ
الدنیۃ والخرافات الردیۃ التی ہی بدیہۃ البطلان عند الرجال والنسوان خصوصاً
کے قبول کرنیسے انکار کرتی ہے کیونکہ وہ مردون اور عورتون کے نزدیک بدیہی البطلان ہے خصوصاً
فی ہذہ الایام التی مالت العقول السلیمۃ الی التوحید وہبت من کل طرف ریاح
اس زمانہ مین جبکہ عقول سلیمہ توحید کیطرف مایل ہو گئی ہین اور ہر ایک طرف سے تنزیہ الہی کی ہوا
التنزیہ للہ الوحید وکسدت سوق المشرکین - فانی لہم ان یخفوہا بعد اظہارہا
چل رہی ہے اور مشرکون کے بازار کس مپرسون کا مصداق ہو گئے ہین مگر اب یہ کہان ممکن ہے کہ وہ لوگ ان عقاید کو انکے شایع ہونیکے

ونشرها وازاحة قشرها ایخفون امرا اُشیع فی البلاد والارضین - ومثل الذین

بعد پوشیدہ کر سکین کیا وہ ایسے امر کو پوشیدہ کر سکتے ہین جو ملکون اور زمینون مین مشہور ہو گیا - اور وہ لوگ

بدّلوا الطیبات بالخبیثات وترکوا الحسنات وبادروا الی السیئات ولا یتقون

جنہون نے طیبات کو خبیثات کے ساتھ بدل ڈالا اور بدیون کی طرف دوڑے اور اپنی لغزشون

الله فی اخفاء العثرات وتاویل الخرافات کمثل رجل کان یاکل البراز من مدة مدیدة

کو پوشیدہ کرنے اور خرافات کی تاویل مین خدا تعالی سے نہین ڈرتے انکی مثال ایسی ہے جیسے اس شخص کی جو نجاست

ویحسبه من اغذیة لطیفة جدیدة ولا یتنبه علی انه رجس وقذر لا من اطعمة

کھایا کرتا تھا اور ایک مدت سے اسکا یہی کام تہا اور اس نجاست کو اغذیہ لطیفہ جدیدہ مین سے سمجھتا تھا اور اس بات سے خبردار نہین تہا کہ یہ

الآدمیین - فلاقاه رجل لطیف نظیف ومعذلک زکی وظریف فراٰه یاکل

تو پلیدی اور گوہ ہے نہ کہ انسانونکی غذا - پس ایک شخص ایسا اسکو ملا جو باریک بین اور پاک طبع تہا اور نیز زیرک اور ظریف بہی تہا پس

الغائط فانّبه کما یؤنّب الحکم المایط وقال ما تفعل ذلک اتاکل البراز یا براز الخبیثین

اس پاک طبع نے اس شخص کو دیکہا جو گوہ کہا رہا ہے تب اسنے اسکو ایسی سرزنش کی جیسے ایک حاکم ظالم کو سرزنش کرتا ہے اور کہا کہ ایسا مت کر

فتندم وفکر فی نفسه کیف ینزح برص هذه الملامة وکیف ینجو من شناعة الندامة

کیا تو گوہ کھاتا ہے ای خبیثون کے گوہ - پس وہ شرمندہ ہوا اور اپنے دل مین سوچنے لگا کہ اس ملامت کے داغ کو کیونکر دور کرون

فنحت جوابا کالذین یرون اجاجهم کماء معین - وقال انی ما اکل البراز وما کنت

اور اس ندامت کے عیب سے کیونکر نجات پاؤن پس اسنے ان لوگون کیطرح جو تکلف سے اپنے شور آب کو عمدہ اور میٹھا پانی ظاہر کرنا چاہتے ہین

ان اختار فما ابالی الافراز وما اوعزت الی هذا الامر الذی هو اکبر المکروهات

ایک جواب گھڑا اور کہا کہ مین گوہ نہین کھاتا اور نہ اسکو کہاتا کرتا ہون سو مین کسی کے ڈرانیکی پرواہ نہین رکہتا اور مینے اس امر کیطرف

وان هو الا تهمة متاع ذی البهتانات وانی من المبرئین - وان العدو ما

جو اکبر المکروہات ہے ہرگز پیش قدمی نہین کی اور یہ صرف ایک دروغگو بہتان طراز کی تہمت ہے اور مین اس سے بری ہون - اور دشمن

عرف الحقیقة ونسی الطریقة فانی آکل اجزاء اغذائیة التی تنفصل من الهضم

معترض نے حقیقت کو نہین سمجھا اور طریقہ کو بہول گیا کیونکہ مین اُس اجزاء غذائیہ کو کہاتا ہون جو ہضم معدے

المعدی باذن خالق الاشیاء وتدفعها الطبیعة الی بعض الامعاء فتخرج من المبرز

سے باذن خالق الاشیاء الگ ہوتی ہین اور پھر طبیعت انکو بعض امعا کیطرف رد کرتی ہے پس وہ فضلات مبرز

المعلوم مع قليل من الصفراء فهذا شيء اٰخر وليس ببراز كما هو زعم الاعداء بل هو
معلوم سے نکلتے ہین اور تہوڑا سا صفرا انکے ساتہہ ہوتا ہے پس یہ تو اور چیز ہے گوہ نہین ہے جیسا کہ دشمنون نے خیال کیا ہے
غذاء اُعدّ لمثلنا الطيبين۔
بلکہ یہ تو ایک غذا ہی جو ہماری جیسے پاکون کیلئے تیار کیگئی ہے۔

فاتقوا هذا المثال وفكروا في سوانح المسيح وفيما قال وكلما قال
پس اس مثال سے ڈرو اور مسیح کے سوانح مین غور کرو اور ان باتون مین جو اس نے فرمائین
عيسى نبي الله فهو طيب ولكن تعسا للذي لا يفهم الاقوال وانا نبكي على احال
اور جو کچہہ عیسیٰ نبی اللہ نے فرمایا تہا وہ تو پاک تعلیم تہی مگر اُن پر واویلا جنہون نے ان باتون کو نہ سمجہا اور تعلیم کو بدل دیا
الظالمين والموذين الكاملين بل ندعو الله ان يهديهم ويرحمهم وهو خير الراحمين
اور ہم ظالمون کے حال پر اور دکہہ دینے والون اور دل خستہ کرنیوالون پر روتے ہین بلکہ دعا کرتے ہین کہ خدا انکو ہدایت دے اور انکو معاف کرے
ووالله انا لا نضحك بل نبكي على حالكم انكم تسترون الامر وتتكلفون ايها الجائرون
اے ظالمو تمہین کیا ہوا کہ تم سمجہتے نہین اور ہم تمہین دکہلاتے ہین اور تم دیکہتے نہین اور ہم تمہین دیتے ہین اور تم لیتے نہین
ما لكم لا تفهمون وانا نريكم فلا تنظرون ونعطيكم فلا تاخذون وتفترون الكذب
اور تم جہوٹہ باندہتے ہو اور شرم نہین کرتے اور تمہین جگایا جاتا ہے اور تم جاگتے نہین کیا تم اُس سے
ولا تستحيون وايقظكم الموقظون فلا تستيقظون الا تتقون الذي اليه ترجعون
ڈرتے نہین جسکی طرف تم پہیرے جاؤگے یا تم یہ سمجہتے ہو کہ تمہین چہوڑا جائیگا
او ظننتم انكم من المتروكين۔

وقد قلت آنفا ان القرآن ما بيّن حال النصارى على نهج واحد بل
اور مین ابہی کہہ چکا ہون کہ قرآن نے نصارا کا حال ایک طور سے بیان نہین کیا بلکہ
جعل بعضهم على بعض كشاهد وقال ان بعضهم يعبدون المسيح ويتخذونه الها عمدا
بعض کو بعض کا گواہ ٹہرا دیا ہے اور کہا کہ بعض مسیح کی عبادت کرتے ہین اور اُسکو عمدا خدا بنا رکہا ہے
وبعضهم يعبدون معه امه ويحمدونها حمدا وفيهم فرقة قليلة يعبدون الله ويحسبونه
اور بعض انکی ساتہہ اسکی ماں کی بہی پرستش کرتے ہین اور اسکے حمد مین مشغول ہین اور تہوڑا سا فرقہ ایسا بہی ہے جو موحد ہے اور

رحیما و رحمانا و یحسبون المسیح بشرا و انسانا و هذہ الفرق الثلثۃ کانوا فی عہد

خدا تعالی کو رحیم و رحمان سمجھتے ہین اور مسیح کو صرف بشر اور انسان سمجھتے ہین اور یہ تینون فرقے نبی صلی اللہ علیہ

نبینا صلی اللہ علیہ وسلم موجودین - والقرآن قرء علیہم الی قرون ومئین

وسلم کے زمانہ مین موجود تھے اور صدہا سال انپر قران پڑھا گیا مگر کوئی انہین سے

نما قال احد منہم ان القران یعزو الینا ما یخالف عقائدنا و تعالیم عمائدنا

معترض نہ ہوا کہ قران ہماری طرف ایسے عقاید منسوب کرتا ہے جو ہمارے عقاید کے مخالف ہے اور کسینے

ولا یفہم سرّ اقانیمنا و یخطی فی بیان تعالیمنا و ان کنت تظن انہ قال احد مثل ہذہ

نہ کہا کہ قران ہمارے اقنومون کے بھیدون کو نہین سمجھتا اور ہماری تعلیمون کے بیان مین خطا کرتا ہے اور اگر

الاقوال او وجدت کتابا شاہدا علی ہذا المقال فاخرج لنا کتابک ان کنت من

تیرا گمان ہے کہ کسینے ایسا کہا ہے یا تو نے کوئی ایسی کتاب دیکھی ہے کہ جو ان باتون پر شاہد ہو تو تیری پر واجب ہے

الصادقین - وان لم تستطع فاتق اللہ ولا تتبع آراء قوم فاسقین -

پر وہ کتاب پیش کرے اگر تو سچا ہے اور اگر تو پیش نکر سکے تو خدا تعالی سے ڈر اور فاسقون کی راؤن کی پیروی مت کر

واعلموا انکم قد فہمتم فی انفسکم فی ہذا الزمان الذی ہو

اور تم خوب یاد رکھو کہ تمنے اِس زمانہ مین جو تدبر اور امعان کا زمانہ ہے اپنے دلون مین

زمان التدبّر والامعان ان عقاید کم خرافات وفیہا آفات وتضحک علیکم الصبیان

سمجھ لیا ہے کہ تمہارے عقاید محض خرافات ہین اور اُن مین ایسے آفات ہین جن پر لڑکے

والنسوان فتریدون ان تلقوا علیہا رداء التاویلات لعلکم تخلصون من الملامات

اور عورتین بھی ہنستی ہین پس تم چاہتے ہو کہ اُنپر تاویلون کی چادر ڈالدو تا کہ تم ملامتون اور لعنتون سے

ومن لعن اللاعنین - فزینتم الباطل لتدحضوا بہ الحق وکنتم قوما مسرفین -

بچ جاؤ پس تمنے باطل کو آراستہ کیا تا کہ تم حق کو اُسکے ساتھ باطل ٹھہراؤ اور تم ایک حد سے

واما خبث عقائدکم فلیس شیئ یخفی علی الناس او یخفی من عین کیس ذی الفہم

نکلنے والی قوم ہو اور تمہارے عقیدون کا ناپاک ہونا ایسی شے نہین ہے جو لوگون پر پوشیدہ رہ سکے یا ایک دانا کی آنکھ

والقیاس الستم تعبدون عیسی فی ہذا الزمان کما کنتم تعبدون فی ایام نزول

اور قیاس سے چھپ سکے کیا تم حضرت عیسی کی اِس زمانہ مین پرستش نہین کرتے جیسا کہ نزول قران کیوقت پرستش

القرآن الستم تمجدونه وتقدسونه وتعظمونه كمثل الله العالمين - الستم تقولون
کرتے تھے کیا تم خدا تعالی کیطرح اسکی تمجید اور تقدیس اور تعظیم نہین کرتے - کیا تم یہ نہین کہتے کہ ہر ایک
انّ كل امر فوض الى عيسٰى وهو الله في الاولىٰ والاخرىٰ وهو الذي ترجعون اليه
امر عیسے کو سپرد کیا گیا ہے اور وہی خدا اس جہان اور اس جہان مین ہے اور وہی ہے جسکی طرف رجوع دیے جاؤ گے
وتحضرون لديه ويحكم بينكم كملك اكرم واعظم وتعرفونه بصورته انه ابن مريم
اور جس کے پاس حاضر کئے جاؤ گے اور جو تم مین بادشاہ کیطرح فیصلہ کریگا اور تم اسکو اس کی صورت کے ساتھ پہچان لوگے
فموتوا ندامةً يا معشر المشركين - وكيف تخفون شركم وقد ظهرت الاسرار وبدت
کہ ابن مریم ہے سوای مشرکو شرمندگی سے مر جاؤ - اور تم اپنے شرک کو کیونکر چھپا سکتے ہو حالانکہ بھید ظاہر ہو گئے اور
الاخبار واشعتم عقائدكم بالاستعجال وزففتم زفيف الرال وانا عرفناكم وعرفنا
خبرین آشکارا ہو گئین اور تمنے جلدی سے اپنے عقاید شایع کر دیئے اور ایسی دوڑ کر جیسا شتر مرغ کا بچہ دوڑتا ہی اور ہمنے
الكيد والفن فكيف نحسن بكم الظن بعد ما كنا عارفين - انكم قوم تضلون الناس تلبيسا
تمکو پہچان لیا اور تمہارا فریب بھی پہچان لیا پس ہم کیونکر تم پر نیک ظن کرین بعد اسکے جو ہم شناسا ہو گئے تم وہ قوم ہو جنہون نے خلق اللہ
ليميلوا الى جهلاتكم ويقبلوا خزعبلاتكم ويجيئوكم كمسحورين - وانا سمعنا منكم
کو مکرون کے ساتھ گمراہ کر دیا تاکہ تمہاری باطل باتون کیطرف وہ میل کرین اور تمہاری خرافات کو قبول کرین اور جادو زدہ لوگون کیطرح
سب نبيّنا مع الافتراء والمين - وأحرقنا بالنارين وما نشكو الا الى الله وهو
تمہارے پاس آجائین اور ہمنے تمسے نبی صلعم کی نسبت گالیان سنی اور افترا اور جھوٹ سنا اور ہم دو قسم کی آگ سے جلائے گئے یعنی ایک دشنام اور دوسرے افترا
خير الناصرين -
سو ہم کسیکے پاس شکایت نہین کرتے اور محض اللہ تعالی کیطرف شکایت لیجاتے ہین اور وہ خیر الناصرین ہے -

القصيدة الفريدة التي يهدّ خفاء الاف وزيل غين العين ويا خذ الصّاد ولو علا القاف

قصیدہ نادرہ جو دیت کے تو دون کو ویران کرتا ہی اور آنکھ کی تاریکی کو دور کرتا ہی اور منہ پھیر نیوالے کو پکڑ لیتا ہی اگرچہ کوہ قاف پر چڑھ جاوے

ترلتم ايها النوكي طريق الرشد تزديرا	على عيسى افتريتم من ضلالتكم دفارا
اے نادانو تمنے رشد کا طریق محض دروغ آرائی کی جہت سے چھوڑ دیا	اور عیسی علیہ السلام پر تمنے اپنی گمراہی سے کئی جھوٹ باندھے

فقلتم انه المختار احياءً وتدميرا

پس تمنے کہا کہ وہی مارنے اور زندہ کرنیکا مختار ہے

قد اغتاظ الاب الحاضي فقام الابن تذكيرا

باپنے اپنے غصہ کو افروختہ کیا پس بیٹا نصیحت دینے کیلئے اُٹھا

احب الوالد المغتال اهلاكا وتخسيرا

باپ خونی نے لوگوں کو مارنا اور ہلاک کرنا پسند کیا

وقلتم انه رد الامور اليه توقيرا

اور تمنے کہا کہ سب اختیارات اُسکو دئے گئے

وقلتم انه الحامي ونبغي منه تخفيرا

اور تمنے کہا وہی مددگار ہے اور ہم اس سے مدد مانگتے ہیں

وما في نورنا ريب ولن تخفوه تغييرا

اور ہماری نور میں کوئی دھبا نہیں ہے پس تم انکو ایسا پوشیدہ نہیں کر سکتے

وهذا قولنا حق وطهرناه تطهيرا

اور یہ ہماری بات حق ہے اور پاک کی گئی ہے

ومن تلبيسهم قد حرفوا الالفاظ تفسيرا

اور انکی ایک تلبیس یہ ہے کہ تفسیر میں تحریف کرتے ہیں

هو الله الذي قد قدر الاشياء تقديرا

وہی خدا ہے جس نے تمام چیزوں کی تقدیریں مقرر کیں

فما نفعت نصائحه فقبل الابن تعزيرا

مگر بیٹے کی نصیحت نے اُسکو کچھ فائدہ نہ پہنچایا اور بیٹے نے تکالیف کو منظور کیا

فجاء الابن كالمنجي ونادى الخلق تبشيرا

پس بیٹا نجات دہندہ آیا اور اُسنے لوگوں کو خوشخبری سنائے

كان اباه قد شاخ وناب الابن تغييرا

گویا اُسکا باپ بوڑھا ہو گیا اور بیٹے کو اپنا قائم مقام کر دیا

وهذا كله شرك فدع كذبا وتسحيرا

اور یہ سب شرک ہے پس جھوٹھ اور دھوکہ دینے کو چھوڑ دو

فهل حر يخاف الله لما جئت تحذيرا

اور کیا تم میں کوئی آزاد ہے کہ اللہ سے ڈرے جبکہ میں ڈرانیکو لیے آیا

ولكن النصارى آثروا خبثا وخنزيرا

مگر نصاری نے خبث اور خنزیر اختیار کیا ہے

وقد بانت ضلالتهم ولو القوا المعاذيرا

اور اُنکی گمراہی ظاہر ہو چکی اگرچہ اب عذر پیش کریں

الاعلان تنبيها لكل من صال على القران من النصارى وغيرهم من اهل العدوان

قد كتبنا من غير مرة ان القران الكريم قد جمع التعاليم واكمل التفهيم وانه مشتمل على علوم الاولين والآخرين وهو بعلومه كالبحر لا كحياض وفاق كل لجة بذيل فضفاض وفيه نور اصفى من نور العين ونقي من

من الدرن والشين صحف مطهرة فيها كتب قيمة وحكم معجبة مع حسن بيان وبلاغة ذى شان
تسر الناظرين وهو اعجاز عظيم بفصاحة كلماته وبلاغة عباراته وزوغة معارفه وباكورة نكاته ولكن
النصارى واتباعهم انكروا هذا الكمال - ونحتوا الشكوك وزينوا الاقوال - وجاؤا بمكر مبين - فقال
بعضهم ان القرآن فصيح ولا ننكر الفصاحة - ولا نختار الوقاحة - ولكن تعليمه ليس بطيب ونظيف
ولا يوجد فيه من وعظ لطيف - بل هو يامر بالمنكر وينهى عن المعروف - وكلما علم فهو سفسطة
كالمريض المأووف ولا يصلح للصالحين - اقول كلما هو قلتم فهو كذب صريح - ولا يقول كمثله الا الذى
هو وقيح او من المفترين - انكم لا تستطلعون بعيون الصدق والسداد - ولا تسلكون الا مسالك
العناد وما تعلمون الا طرق الاعتساف - وما غذيتم بلبان الانصاف - وما اراكم الا ظالمين -
اعرفتم حقيقة القرآن - مع كونكم محرومين من علم اللسان - ومبعدين من سكك العرفان -
اتظننتم البحر سرابا مستورا - مع كونكم عميا وعورا - لا تعلمون حرفا من العلوم العربية - ولا تملكون فتيلا
من البساتين الادبية - بل اراكم كاخى عيلة الماشين فى ظلام ليلة ثم تلك الدعاوى مع مفاقر
الجهل والضلال والانكار من شمس العلوم بانواع المكائد والاحتيال كبر عظيم وفسق قديم فسبحان
ربنا كيف يمهل الفاسقين -
ايها الجهلاء انتم تصولون على كلام قد اودعت سر المعارف اسرته ومأثورة سمعته
وشهرته ومشهورة عصمته وطهارته وسلم نضارته ونضرته واشتهر تأثيره وقوته فلا ينكره الا من نسيت
فطرته - الا ترون الى قصر شاده القرآن والى علوم اكملها الفرقان - والى انوار انزع فيه الرحمان
والله لا نظير له فى احياء الاموات ونفخ الروح فى العظام الرفات جاء فى وقت انقراض جيل
الصلحاء وظهر بعد اكفهرار الليلة الليلاء ووجد الخلق كمعروق العظم واخ العيلة او كنائم فى الليلة فنور
وجه الناس ولا كانارة النهار وناولهم مالا كثيرا من درر العلم وانواع الانوار فانظر هل ترى مثله
فى تاثير ثم ارجع البصر هل ترى من نظير انسيت ظلمات ايام الانجيل اما جاءك خبر من ذلك الجيل
كيف كانت احاطت الضلالات على كل زمان ومكان اما لاحظت او ما سمعت من ذى عرفان
كانهم كانوا انخطوا الى اللحد ونكثوا كل ما عاهدوا من العهد واكلتهم ضلالاتهم كميت اكلته الدود
ورم ايمانهم كمثل ما نخر العود اما قرأت احوال تلك الازمان الست تذكرها وعيناك تهملان

فاي شيء نور الزمن بعد الظلام وذكر الله بعد ذكر الاصنام وجاء بشرب من تسنيم بعد حميم داع
الى الحمام فاعلم انه هو القران المبارك الذي نجا الخلق من موت الاجترام وانشر الاموات من الرجام
وانزل الجود بعد ايام الجهام فمن هنا نفهم وجوه ضرورة القران ومنافعه لنوع الانسان ولكنك
لا تترك الادلال بانجيلك والاغترار بصحت عليك ولا تتوب من اقاويلك فها انا ادعوك
للنضال وللتفريق بين الهدي والضلال مستيعذا بالله من شر الدجال فهل لك ان تتصدى
لهذا المضمار ليستبين حقيقة الاسرار انك تريد ان تفوض مجد القران وبنيانه ونريد ان نمزق
الانجيل ونريك ادرانه ووالله انا من الصادقين ولسنا من الكاذبين المزورين ووالله ان
انجيلكم الموجودة غبار ونباب ودمار وليس معلم الحكمة بل سامر وبهذا رفتنز هيد ومدحه
عار وجرحه جبار وانا لا نجد فيه خيرا بل شرا وضيرا ونعوذ بالله من شره وكمال ضرره وغولق
على عقل المادحين - كتاب مضل يدعوا الناس الى المخطورات بل المهلكات ويفتح عليهم ابواب
الهنات والسيئات والاباحات وعبادة الاموات ويجعلهم من المشركين - واشئام فى بعض المقالات
واليمن فى الاخرى وما تمالك ان يقصد فى مشيه ويختار وسطا كذوى النهى ولاجل ذلك طعنوا
فيه فلاسفة القوم ووخزوه باسنة اللوم وقالوا لا حاجة الى ردّه فانه كاف لرد نفسه ونراهم قائمين
على قوهتهم وهم من النصارى ومن اكابر عصبيتهم بل من حكمائهم لا كمثل هؤلاء من جهلتهم ونجد كثيرا منهم ملبين
داعي الاسلام افضل الرسل وخير الانام وخاتم النبيين -

فيا ايها الاعداء من النصارى وفى الشرك كالاسارى لم تتكلمون كالسكارى
وتلبسون الحق بالباطل وتهربون من الذى بارابارزوا للنضال انكنتم من اهل الكمال ومن الصادقين
واعلموا ان تحقيق الحق من كرم الطبع والصول من غير حق من سير السبع فعزروا عن اللدغ والقدغ وهلموا
الى التناضل والتلع ونحن نحكم بعض حكمائكم فى هذا الامر ونعاهد الله انا نقبل كلما حكموا من غير
العذر فهل لكم ان تبرزوا لنا تعاليم الانجيل وكلما هو فيه من لطائف الاقاويل وكذلك نكتب لكم معارف
القرآن ودقائق صحف الله الرحمان فيزنهما الحكم بميزان العقل والدهاء ويحكم بين الخصماء فان كنا نحن
المغلوبين فنقبل لانفسنا ان نعذب كالمجرمين ونقتل كالفاسقين الكاذبين - وان كنا من الغالبين
فلا نطلب من المتنصرين الا ان يكونوا من المسلمين -

فيا عدو الحق انك مدحت الانجيل فهرفت ونحت الفرية فاغربت واطرفت فهل بعد
الدعاوي فرار وبعد الاقرار انكار فاين تفر وقد جاء وقت افتضاحك فلا تستر وجهك بوشاحك
ولك من الورق الغين ان كنت تثبت فضل الانجيل بغير المبين واني لك هذا يا رئيس المزورين - ايها
النصارى ما انتصرتم لتنوير العين بل لجمع العين وجذبات الاجوفين وتركتم تكاليف الصلاح لمطايب
الجفان ولذات الراح وتمدحون في قلوبكم مربع اللذات لا تعليم عيسى وطريق النجات وتستوكفون الاكف
بذم الطيبين ليرشح على يد كم اناء قسيسين - ويلكم انكم تركتم من عظم وجل واعرضتم عن الوبل
واستسقيتم الطل وما فكرتم في عيسى وصرفتم العمر بعيسى ولعل - اروني كتابا تعلقتم باهدابه او اسمعوا
معنى محاسن الفرقان ونحن نجيبه ولو بوا من ذكر محاسن الانجيل ولطائف ادابه اهو يثنيا به الفرقان
في بيان النكات او يحاذي في الدرجات او يتوازن في دقايق الكلمات كلا ان القران قد انفرد
في كمال الصفات ومعارف الالهيات واراءة الوسط الذي هو من اعظم الحسنات فما للبدر التام
وجنح الظلام انعظمون الكتاب الذي مملو من المنكرات وجاز عن القصد ودعا الى السيئات اغتررتم
بزخرفة محاله ومدحتموه قبل اختبار حاله مع انكم رأيتم انه لا يعلم طرق الكمالات ولا سبل المجاهدات
الموصلة الى رب الكائنات ولا يفصل احكام الرب ولا يرغب في العبادات بل يدعو الناس الى التنعم
والراح والراحة ويذهب حرارة الايمان ويغادر بينهم انقى من الراحة - فاذكروا الموت ايها الغافلون
وشمروا ايها المقصرون - وحققوا ولا تتبعوا الظنون وتدبروا وامعنوا كاهل الانظار ولا تجالسوا
كتجالس الطرار وقوموا واسمعوا قول من جاء من حضرة الغفار ولا تنصلتوا انصلات الفرار ولا تؤثروا
حر الظهيرة على برد الصبح وسير الحديقة واكل الثمار قوموا الاستثمار السعادة واتوني بصدق الارادة
واعلموا ان الله يعلم ما تأتمرون وما تظهرون وما تخافتون وقد غمرتكم مواهبه في الدنيا فلم تنسون
الاخرة كالمتمردين - اتخيرتم الدنيا وما هي الا دار فانية وعجوزة زانية وسترجعون الى الله رب
العالمين - فتتفارقون شهواتكم كمفارقة القشر اللب وتحرقون بنار الحسرت والحب وتدخلون
في غيابة الجب مخذولين - وما كتبت الا لاستبراء زندكم واستشفاف فرندكم ولاكشف ما
التبس على الناس وانجي الخلق من الوسواس الخناس فانزعوا عن الغي وارجعوا منتشركم الى الطي
فان العاقل يقبل الحق ولا يتاخر من عصا ولا يحتاج الى العصا اتريدون ان تمسكوا رمق الانجيل

وقد مزقه سيف الله الجليل فلا تعرضوا كالضنين البخيل ولا تعثوا في الارض مفسدين - اتريدون
ان تنزعوا ما هو ثابت وترقعوا ما مزق الله واوهى فلا تحاربوا الله كالمجانين - وغلسوا في صباح الله وبادروا
الى الحق كاهل الصلاح وكالعباد السابقين - وادخلوا البستان واتركوا النيران وانظروا
الروح والريحان واقتطفوا واتقوا الشوك والشيطان انكم لا تمهلون كما لم تمهلوا
آباءكم فلم قست قلوبكم وطاعنت اهواءكم وسينصر الله عبده ودينه
ولن تضروه شيئا ولن تستطيعوا ان تطفئوا نور الله ولو متم
جهدا وسعيا وهذا آخر كلامنا وخاتمة جولان اقلامنا
وكفاك انك من اهل التقاة ومن الطالبين
والحمد لله اولا وآخرا وظاهرا وباطنا
وهو نعم المولى ونعم النصير

فكر في قولي يا من اكفرني وحرك قدمك لله الواحد ودع التذكر للمعاهد

ايها العزيز اقص عليك قصتي ان استمعت - وحبذا انت لو اتبعت - قد سمعت كلام
الذين بادروا الى تكفيري - فاوضح لك الآن معاذيري - وان شئت فكن عذيري - او من اللائمين
اني امرء من المسلمين اومن بالله وكتبه ورسله وخير خلقه خاتم النبيين - لست من الذين يجترون
على خلاف المأثور من خير الكائنات - بل من الذين يخافون ربهم ويطهرون الخطرات - بيد اني
اعطيت مقامات الرجال - وعلمني ربي فهداني الى احسن المقال - وجعلني مهدي الوقت ومن
المجددين - فما فهم المكفرون كلامي وكفروني قبل التدبر في مرامي - فقلت والله لست بكافر
ويعلم ربي اسلامي - فما تركوا قول التكفير - بل اصروا على ما فعلوا وظلموا في التقرير والتحرير - وقالوا كافر
كذاب - ونتربص عليه العذاب - والله يعلم انهم من الكاذبين المفترين او الجاهلين المستعجلين

اذ ترتيب على الله بعد ما افنيت عمري فى مساعى الدين حتى جاوزت الخمسين - وحمانى مقلة ربي
من سبل الشياطين - وما كانت منيتي فى مدت عمري الا حماية دين خير الانام واعلاء كلمة
الاسلام وكفى بالله شهيدا وهو خير الشاهدين -

يارب يارب الضعفاء والمضطرين - الست منك نقل وانك خير
القائلين - كثر اللعن والتكفير - ونسبت الى التزوير - وسمعت كله ورئيت يا قدير فافتح بيننا بالحق
وانت خير الفاتحين - ونجني من علماء السوء واقوالهم وكبرهم وولائهم ونجني من قوم ظالمين -
وانزل نصرا من السماء - وادرك عبدك عند البلاء - ونزل رجسك على الكافرين - وصير كاذلة مطرود
القوم - ومورد اللوم فانصرنا كما نصرت رسولك ببدر فى ذالك اليوم - واحفظنا يا خير الحافظين
انك الرب الرحيم كتبت على نفسك الرحمة فاجعل لنا حظا منها وارا النصرة وارحمنا وتب علينا
وانت ارحم الراحمين - رب نجني مما يقصدون - واحفظني مما يريدون وادخلني فى المنصورين -
رب فرج كربي واحسن منقلبي واظفرني بقصوى طلبي وارني ايام طربي وكن لى يا ربي يا عالم همي واربي
وصافني وماشني يا الله المستضعفين - لذني كل اخ الترهات - وكفرني كل اسير الجهلات وما
بقى لي الا ان اتجع حضرتك واطلب عونك ونصرتك يا قاضى الحاجات لعلك ترد نهاري
بعد ان صغت شمسي للغروب - وضجر القلب من الكروب - ووالله ما تاوهي لفوت ايام السرور
ولا للتنعم والحبور - بل للاسلام الذى صال عليه الاعداء - وافلت شموسه وطالت الليلة الليلاء
وظهرت المداجاة فى فرق الاسلام - والتفرقة فى امة خير الانام - واما الكفار واحزاب اللئام
فقد انتظموا فى سلك الالتيام - والحسرت الثانية ان فينا العلماء والفقهاء والادباء ولكنهم
فسدوا كلهم واحاطت عليهم البلاء الا ما شاء الله رب فارحم وتقبل منا دعاءنا واليك الشكوى والتجاء
يقولون انا نحن اعلام الدين - وعماد الشرع المتين - ولكني ما رأيتهم احدا الذي مقول جرى خادم
دين نبينا المحب والولي بل سقطوا فى الشهوات والاهواء والدعاوى والرياء وما احد اكثرهم
الا فاسقين - وكنت اخال فى ريق زماني انهم او اكثرهم من اعواني - ولكنهم ولوا دبرهم عند الابتلاء
وكان هذا قدرا مقدرا من حضرة الكبرياء فالان افردت كافراد الذى يبيت فى البيداء او كالذى
يقعد فى اهل الوبر وسكان الصحراء فالان قلت حيلتى وضعفت قوتى وظهر هوانى على قومي

وعشيرتي ولا حول ولا قوة الا بك يارب العالمين اليك انبت وعليك توكلت وبك
رضيت رب فاستر عوراتي وآمن روعاتي ولا تذرني فردا وانت خير الوارثين - بيدك البذل
والعطاء والعز والعلاء واذا اتيت فلا ياتي البلاء واذا نزلت فلا يزل الضرّاء واشهد ان
لا اله الا انت ولا رافع الا انت ولا دافع الا انت عليك توكلت وبحضرتك سقطت وانت
كهف المتوكلين - احسن الي باحسنتي ولا اعلم غيرك من المحسنين وصل وسلم على رسولك
ونبيك محمد وعظم شانه وارالخلق برهانه انا جئناك لدينه باكين تعلم ما في قلوبنا وتنظر
ما في صدورنا وانا معك طمعا وما ندخر عنك صدقا وروعا وما كنا ان نهتدي
لولا ان هديتنا وما وجدنا الا ما اعطيتنا فلا حمد الا لك ويرجع اليك
كل حمد الحامدين - انك رب رحيم وملك كريم فمن جاءك
ووالاك واحبك وصافاك فلا تجعله من الخائبين -
فبشرى لعبا دانت ربهم وقوم انت مولاهم سبقت رحمتك
غضبك ولا تضيع عبادك المخلصين
فالحمد لك اولا واخرا وفي
كل حين -

